"اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے ضرور ایک شخص (مہدی) کو بھیجے گا جو میرے اہل بیت (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد) سے ہوگا۔ اس کا نام میرے نام جیسا، اور اس کے والد کا نام بھی میرے والد والا ہوگا۔" (حدیث نبوی ﷺ)

ظہورِ امام مہدیؒ

ایک اٹل حقیقت

تحقیق و تخریج کے ساتھ اضافہ شدہ جدید ایڈیشن

تالیف

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

"اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے ضرور ایک شخص (مہدی) کو بھیجے گا جو میرے اہل بیت (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد) سے ہوگا۔ اس کا نام میرے نام جیسا، اور اس کے والد کا نام بھی میرے والد والا ہوگا۔" (حدیث نبوی ﷺ)

تالیف
فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

مکتبہ کتاب و سنت
ریحان چیمہ - ڈسکہ

ظہورِ امام مہدی

ایک اٹل حقیقت

تالیف
فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

اشاعت ____ 2021ء
تعداد ____ 1000

ناشر
مکتبہ کتاب و سنت
ریحان چیمہ، ڈسکہ

فہرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کچھ اس کتاب کے بارے میں!

ظہورِ امام مہدی کے مسئلہ میں بہت سے لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے۔ان میں سے بعض وہ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کو ایک ہی شخصیت قرار دیتے ہیں۔بعض وہ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی (ظہورِ امام مہدی) کا مصداق حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو ٹھہراتے ہیں۔ایک گروہ وہ ہے جو اپنے امام منتظر محمد بن حسن عسکری کو مہدی بنانے پر تلا ہوا ہے۔بعض انتہا پسند وہ بھی ہیں جو آئے دن مہدی ہونے کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں، جب کہ اس سلسلہ کی دوسری انتہا یہ ہے کہ بعض نے سرے سے ہی امام محمد مہدی کا انکار کر دیا ہے۔کچھ نے تو اس سلسلہ کی واردشدہ احادیث پر اعتراض یا ان کا انکار کر کے، اور کچھ نے محض اس خیال سے کہ نہ ہی اس پیشگوئی کا تذکرہ ہوگا اور نہ ہی کوئی مہدی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے گا، حالانکہ یہ (ثانی الذکر) طرزِ عمل بہت سے حقائق کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔مثلاً اگر جھوٹے مدعیانِ نبوت بھی پیدا ہوتے رہے ہیں، یا آئندہ اگر کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے گا، تو اس بنا پر حضرات انبیاء علیہم السلام کے وجود اور ان پر ایمان لانے سے انکار تو نہیں کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مولانا محمد منیر قمر صاحب کو، کہ انہوں نے زیرِ نظر کتاب میں ان تمام دعاوی کا محققانہ نوٹس لیتے ہوئے ان کا واضح ردّ کرنے کے ساتھ ساتھ درست موقف و عقیدہ ''ظہورِ امام مہدی۔ایک اٹل حقیقت'' کو دلائل و براہین کی روشنی میں خوب مجلّٰی و منور فرما دیا ہے۔موصوف کی اس سلسلہ میں وسعتِ نظر اور عرق ریزی کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے قرآن مجید سے بھی مذکورہ مؤقف کے حق میں اشارات ذکر کیے ہیں، احادیثِ صحیحہ سے بھی حجت پکڑی ہے، احادیثِ مہدی کو متواتر کہنے والے آئمہ و علماء کا بھی تذکرہ کیا ہے، ان احادیث کے راوی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی گنوانے کے علاوہ دیگر رواۃ اور ان احادیث کے ناقلین آئمہ و محدثین رحمہم اللہ اور علمائے کرام کا تعارف بھی کروایا ہے،

ظہورِ امام مہدی کے حق میں لکھی گئی کتب و رسائل سے بھی آگاہی مہیا فرمائی ہے، اور پھر آخر میں کبار اہلِ علم کے اقوال اور سعودی عرب کے دار الافتاء کی دائمی کمیٹی کے فتاویٰ بھی درج کر دیئے ہیں۔

مؤلف موصوف کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ کسی بھی مسئلہ میں اپنا فیصلہ دوسروں پر زبردستی نہیں ٹھونستے، بلکہ موافق و مخالف دلائل کے مکمل احاطہ اور پھر ان پر نقد و نظر کے بعد نتیجہ اخذ کرنے کے لیے اپنے قارئین کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب میں بھی انہوں نے یہی حکیمانہ رویہ اپنایا ہے، چنانچہ کتاب کے مطالعہ کے بعد کسی شخص کے لیے یہ تسلیم کیے بغیر کوئی چارۂ کار باقی نہیں رہتا کہ ''امام مہدی نبیٔ اکرم ﷺ کے اہلِ بیت سے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے آپ ﷺ ہی کے اسمِ گرامی اور ولدیت والے ایک صالح شخص ہوں گے۔ وہ آخر زمانہ میں، جب کہ یہ زمین ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، ظاہر ہو کر اسے عدل و انصاف سے معمور کر دیں گے!''

دعا ہے اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف کو احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کی مزید توفیق ارزانی فرمائے اور دینِ حقہ کے سلسلہ میں ان کی محنتوں، کاوشوں اور ریاضتوں کو شرفِ قبولیت بخشے، آمین، ثم آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ!

اکرام اللہ ساجد کیلانی

سابق نائب مدیر ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور

(حال یکے از اصدارات جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرفِ گفتنی

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحمدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَمَّا بَعْدُ:

قارئینِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

علاماتِ قیامت وقربِ قیامت کی نشانیوں میں سے ہی ایک یہ بھی ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ کی آل اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور آگے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے نبیٔ اکرم ﷺ کے اسمِ گرامی اور آپ ﷺ کی ہی ولدیت والے ایک نیک شخص ''امام مہدی'' کے لقب سے ظہور پذیر ہوں گے اور یہ دنیا جو ظلم وستم اور جور و جفا سے بھر چکی ہوگی، اسے عدل وانصاف اور امن وآشتی سے معمور کردیں گے۔ اوران کا دورِ خلافت کم وبیش سات (۷) سال ہوگا۔

جمہورِ علماء اہلِ سنت کا عقیدہ تو یہی ہے اور اسی کی تائید بعض قرآنی آیات سے اشارۃً اور بکثرت احادیثِ مبارکہ سے صراحتاً بھی ہوتی ہے جو کثیر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ اور انہیں کبارمحدِّثینِ کرام وآئمہ عظام کی ایک جماعت نے باسند روایت کیا ہے۔ اور بے شمار اہلِ علم نے اپنی کتب میں نقل کرکے انہیں دلیل بنایا ہے، جس کی تفصیل آپ آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔

ایسے مسئلہ کے بارے میں کسی قسم کا کوئی اختلاف تونہیں ہونا چاہیئے تھا لیکن معروف مورّخ علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کے اشہبِ قلم نے ٹھوکر کھائی اوران سے امام مہدی کے بارے

میں وارد ہونے والی احادیث پر طعن واعتراض صادر ہو گیا۔'' [1]

علامہ موصوف اگرچہ علمِ حدیث میں تو کوئی ڈگری شمار نہیں ہوتے جیسا کہ تفصیلی گفتگو آگے آ رہی ہے، لیکن چونکہ وہ ایک معروف عالم ومورخ اور ماہرِ فلسفۂ تاریخ گزرے ہیں۔ لٰہذا بعد میں آنے والے بعض دوسرے لوگوں خصوصاً ماضی قریب کے بعض مصنّفین نے بھی تحقیق وجستجو کیے بغیر محض انہی کے کلام سے متاثر ہو کر احادیثِ مہدی پر ان کے طعن وتنقید کو قبول کر لیا بلکہ امام مہدی کی شخصیت وظہور سے انکار بھی کر دیا ہے۔ ان کے خیالات کا مطالعہ کرنے اور ان سے متاثر ہو جانے والے لوگوں کی صحیح سمت راہنمائی کرنے کے لیے یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے تاکہ انہیں پتہ چل سکے کہ امام مہدی کے متعلق وارد ہونے والی احادیث میں سے اگرچہ کچھ ضعیف احادیث بھی ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے انکار کرنا بھی ممکن نہیں کہ اس موضوع کی کتنی ہی صحیح اور حسن درجہ کی احادیث، ان کی متابعات وشواہد اور صحیح آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں جو مسئلہ زیرِ بحث کے اثبات کے لیے بہت کافی ہیں اور کم وبیش پچیس (۲۵) صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی سینکڑوں احادیث میں سے ہم نے صرف انہیں احادیث کا انتخاب کرنے کی کوشش کی ہے جو محدّثینِ کرام کے نزدیک صحیح یا کم از کم حسن درجہ کی اور قابلِ احتجاج واستدلال ہیں۔

وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلَہُ الشُّکْرُ عَلٰی ذٰلِكَ

اَن گنت رحمتیں نازل ہوں علّامہ یوسف بن یحییٰ بن علی بن عبد العزیز المقدسی الشافعی السلمی رحمہ اللہ پر جنہوں نے "عقد الدرر فی اخبار المنتظر۔ وھو المھدی علیہ السلام'' نامی کتاب مرتب فرمائی، جس میں انہوں نے اس موضوع اور اس کے متعلقات کو ثابت کرنے کے

---

[1] علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ سے احادیث پر طعن ونقد تو صادر ہوا مگر وہ ظہورِ امام مہدی کے بالکلیہ انکار کے قائل بھی نہیں لگتے کیونکہ وہ خود لکھتے ہیں:

''تمام ادوار میں جمیع مسلمانوں کے مابین یہ بات مشہور رہی ہے کہ آخر زمانہ میں اہل بیت میں سے ایک آدمی کا لازماً ظہور ہوگا جو دین کی تائید ونصرت اور عدل گستری کرے گا اور اسلامی ممالک کا حاکم ہو جائے گا اور ان کا نام ولقب ''مہدی'' رکھا جائے گا''۔

(دیکھیے مقدمہ ابن خلدون ص ۳۶۷ عربی قدیم ص ۵۵۵ طبع جدید)

لیے پانچ سو کے قریب احادیث و آثار جمع کر دیئے ہیں۔جن میں صحیح وحسن اور ضعیف سبھی قسم کی احادیث موجود ہیں۔

اور شیخ مہیب بن صالح بن عبد الرحمن البورینی حفظہ اللہ کو بھی اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس کتاب کی تحقیق وتخریج کی اور غالب مقامات پر صحیح وضعیف احادیث کی نشاندہی کر کے اسے مکتبہ المنار (الزرقاء اردن، ۱۴۰۵ھ م ۱۹۸۵ء) سے شائع کروایا۔

ہم نے اپنی اس زیرِ نظر کتاب میں اگر چہ کئی دیگر کتب ومصادر سے بھی استفادہ کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے اکثر مواد کی جمع وترتیب اور تحقیق وتخریج میں ہمارا اعتماد زیادہ تر علّامہ موصوف کی مذکورہ کتاب اور شیخ موصوف کی محنتوں کے نچوڑ پر ہی ہے۔علّامہ ڈاکٹر عبد المحسن حمد العبّاد حفظہ اللہ (سابق وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی) کی دو کتابوں "الرد علٰی من کذب بالاحادیث الصحیحة الوارده فی المهدی" اور "عقیده اهل السنه و الاثر فی المهدی المنتظر [1]" طبع اول ۱۴۰۲ھ مطابق الرشید مدینہ منورہ۔

اسی طرح علّامہ الشیخ حمود بن عبد اللہ التویجری رحمہ اللہ کی کتاب "الاحتجاج بالاثر علٰی من انکر المهدی المنتظر" طبع دوم ۱۴۰۶ھ، ۱۹۸۶ مکتبہ دار العلیان۔ بریدہ سعودی عرب۔ شیخ محمد اسماعیل المقدّم حفظہ اللہ کی کتاب "المهدی۔ حقیقة۔ لاخرافة طبع مکتبة التربية الاسلاميه لاحياء التراث القاهره۔مصر ۱۴۱۱ھ م ۱۹۹۸ء والدمام سعودی عرب ۱۴۱۱ھ، ۱۹۹۱ء کے متعلقہ مقامات سے بھی ہم نے بھر پور استفادہ کیا ہے۔

---

[1] یہ کتابیں شیخ عبد اللہ بن زید آلِ محمود رحمہ اللہ (رئیس امور اسلامیہ ومحاکم شرعیہ۔قطر) کی کتاب "لامهدی ينتظر" طبع الدوحہ۔قطر کے رد کے طور پر لکھی گئی تھیں۔اپنی اس کتاب کی تالیف کے دوران میں نے رئیس محکمہ شرعیہ۔ام القیوین (متحدہ عرب امارات) فضیلۃ الشیخ صالح بن محمد الفہد حفظہ اللہ (اصلاً سعودی از زُلفی قرب القصیم) کو خط لکھا اور مکتبۂ محکمہ میں شیخ آلِ محمود رحمہ اللہ کی کتاب کے متعدد نسخوں کے موجود ہونے کی اطلاع دے کر ان سے ایک نسخہ طلب کیا تا کہ دورانِ تالیف وہ کتاب پیشِ نظر رکھ سکوں تو میرے خط کے جواب میں شیخ موصوف حفظہ اللہ نے اپنے مکتوبِ گرامی کے ساتھ ہی اس کتاب کا ایک نسخہ بھی ارسال فرما دیا۔ جزاه اللهخيرًا فی الدنيا والآخرة.

تالیف وکتابت سے فارغ ہوکر ہم اپنی یہ کتاب پریس میں دینے ہی والے تھے کہ انہی دنوں میں (ربیع الاول ۱۴۲۰ھ، جون ۱۹۹۹ء) ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب بستوی رحمہ اللہ کا مقالہ کتابی شکل (دوجلدوں) میں چھپ کر مارکیٹ میں آ گیا۔لہٰذا اس سے استفادہ کا بھی موقع مل گیا۔فجزاہ اللّٰہ خیرا۔

ناسپاسی ہوگی اگر شہباز الدین چوہدری منی ایکسچینج فراڈ کیس کے متاثرہ افراد میں سے جناب ابولبیب سید اقتدار حیدر حفظہ اللہ (جامعۃ الملک فیصل سابقاً جامعۃ الدمام وحالیاً امریکہ) کا شکریہ ادا نہ کروں، جن کی ترغیب وتحریص بلکہ تحریک کا نتیجہ ہماری یہ کتاب ہے۔[1]

اس موضوع کے ساتھ ان کے کمالِ شغف کا یہ عالم ہے کہ دورانِ تالیف وترتیب وہ مسلسل اور موقع بموقع تشریف لاتے اور استفسار کرتے کہ ''کام'' کہاں تک پہنچا ہے۔

یہ کتاب پہلی مرتبہ پاکستان میں شائع ہوئی، پھر ایک مرتبہ ہندوستان (بنگلور) سے شائع ہوکر دیگر علاقوں کے علاوہ حیدر آباد (دکن) میں بکثرت تقسیم ہوئی۔حیدر آباد اور بعض دیگر علاقوں میں مہدویہ کے نام سے ایک فرقہ ہے جن کا امام مہدی کے سلسلہ میں اپنا الگ تصور ہے۔ان کی طرف سے ہماری کتاب کی طبع اول کی کاپی لے کر اس کے آخر میں انہوں نے اپنے نظریات پر مشتمل ۱۵ صفحات شامل کرکے اسے لوگوں میں بانٹ دیا۔اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو اب ازسرنو شائع کرنے کا موقع مہیا فرمایا تو مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری لگا کہ اس فرقہ مہدویہ کا مختصر تعارف بھی کروادیا جائے تاکہ کوئی کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونے پائے۔اور یہ بات ہمارے علم میں تھی کہ ہمارے ایک فاضل دوست فضیلۃ الشیخ مقصود الحسن صاحب فیضی حفظہ اللہ

---

[1] جناب ابولبیب سیّد محمد اقتدار حیدر حفظہ اللہ کے تعاون سے ہی یہ چوتھا ایڈیشن بھی آپ کے ہاتھوں تک پہنچا ہے۔جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَبَارَكَ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ ان کا ایڈریس یہ ہے:

9733NW 4th P11. GAINESVILLE, FL.32607, USA

Mobile : +1(352) 283-6895

Email: abulabib786@yahoo.com

(الغاط۔ الریاض) نے کچھ عرصہ پہلے اسی فرقہ کے تعارف پر مشتمل ایک درس دیا تھا۔ چنانچہ ان سے بات ہوئی اور انہوں نے اپنے اس درس کے نوٹس کو مرتب کر کے اسے کمپوز کروا کر ہمیں ارسال کر دیا جو ان کے شکریہ کے ساتھ اس ایڈیشن کے آخر میں شائع کر دیا ہے۔ فَجَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

تمام قارئینِ کرام سے درخواست ہے کہ اس راقمِ آثم کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے، اسے راہِ صواب سے ہٹے ہوئے لوگوں کی راہنمائی کا ذریعہ بنائے، دنیا و آخرت میں ہمیں اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اپنی رحمت و برکات سے نوازے۔ آمین

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ [1]

راقمِ آثم: ابو عمران / محمد منیر قمر نواب الدین — الخبر۔ سعودی عرب

ترجمان شرعی کورٹ الخبر و داعیہ متعاون — ۱۴۱۹/۱/۳ھ

جمعیۃ الدعوۃ والارشاد، الدمام، الراکہ، الخبر۔ سعودی عرب — ۱۹۹۸/۵/۲۹ء

[1] اس موجودہ طبع چہارم (۱۴۴۲ھ۔ ۲۰۲۱ء) کے لیے نیا مقدمہ لکھنے کی بجائے ہم کچھ ترمیم و اضافہ کے ساتھ اسی مقدمہ طبع اوّل پر اکتفاء کر رہے ہیں۔

(ابو عدنان محمد منیر قمر)

تقریظ سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ

سماحۃ الشیخ علّامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ (سابق مفتیٔ اعظم سعودی عرب) نے علّامہ شیخ حمود بن عبداللہ التویجری رحمہ اللہ کی کتاب "الاحتجاج بالاثر علی من انکر المھدی المنتظر" پر تقریظ لکھی تھی، جو کہ مذکورہ کتاب کے شروع میں بھی چھپ چکی ہے اور اس تقریظ میں وارده معلومات کا چونکہ ہمارے موضوع سے گہرا تعلق ہے۔ لہٰذا یہاں علّامہ موصوف رحمہ اللہ کے شکریے کے ساتھ ان کی اس تقریظ کا اردو ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ فجزاہ اللّٰہ خیراً

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَ الصَّلَاۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی عَبْدِہٖ وَ رَسُوْلِہٖ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ:

فضیلۃ العلاّمہ الشیخ حمود بن عبداللہ التویجری رحمہ اللہ کی یہ کتاب "الاحتجاج بالاثر ۔ علی من ا نکر المھدی المنتظر" میرے مطالعہ میں آئی۔ جس میں انہوں نے شیخ عبد اللہ بن زید آلِ محمود رحمہ اللہ کی اس کتاب کا تعاقب کیا اور ردّ لکھا ہے جس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ:

"امام مہدی کے بارے میں جتنی بھی احادیث ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔ وہ موضوع و من گھڑت بلکہ ایسی خرافات پر مبنی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے"۔

علّامہ التویجری رحمہ اللہ کی یہ کتاب انتہائی عمدہ اور مفید ہے۔ اس میں انہوں نے اس موضوع سے متعلقہ احادیث کی استنادی حالت وحیثیت واضح کرتے ہوئے یہ بات صاف کردی ہے کہ اہلِ علم کے یہاں ان احادیث میں سے کون سی حدیث صحیح، کون سی حسن اور کون

سی ضعیف ہے۔ اور اس سلسلہ میں اہلِ علم کے کلام سے وہ حصے نقل کر دیئے ہیں جو کافی وشافی ہیں۔ اور اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ شیخ عبداللہ بن محمود رحمہ اللہ کا گمان سراسر باطل ہے۔

اس موضوع کے بارے میں ملنے والی احادیث پر خود میں نے بھی گہرا غور وفکر کیا ہے۔ اور میرے سامنے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ ان میں سے کتنی ہی احادیث صحیح ہیں، جیسا کہ علمِ روایت و درایت کے اعتبار سے ثقہ علماء وآئمہ جیسے امام ابو داؤد، ترمذی، خطابی، محمد بن حسین آبری، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، علّامہ ابن قیم اور قاضی شوکانی وغیرھم رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے۔

شیخ حمود التویجری رحمہ اللہ نے ان اور انہی جیسے دیگر اہلِ علم کا وہ کلام نقل کیا ہے جو امامِ منتظر ''امام مہدی ہاشمی'' کے ظہور کا ثبوت مہیا کرتا ہے اور یہ بتایا ہے کہ وہ محمد بن عبداللہ الحسنی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی اولاد سے ہوں گے۔ اور اہلِ علم نے اس قول کو باطل قرار دیا ہے کہ وہ'' مہدی منتظر'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اور اس سلسلہ میں واردہ روایات کو ضعیف شمار کیا ہے۔ اور شیعہ نے اپنے گمان میں اس مہدی سے جو اپنا ''مزعوم مہدی منتظر'' (حسن عسکری) مراد لے رکھا ہے۔ ان کے اس زعم کا بطلان کیا ہے۔''

علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''المنار المنیف'' میں لکھا ہے:

> ''نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے واردہ اکثر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امام مہدی اہلِ بیت کے ایک فرد اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ہوں گے۔ زمین ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، وہ آکر اسے عدل و انصاف سے معمور کر دیں گے''۔

حافظ محمد بن حسین الآبری رحمہ اللہ اپنی کتاب ''مناقب الشافعی'' میں لکھتے ہیں کہ:

> ''امام مہدی'' کے بارے میں واردہ احادیث حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اور وہ بتاتی ہیں کہ امام موصوف نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت سے ہوں گے۔ اور سات سال حکومت کریں گے۔ اور اس زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور دجّال کو قتل کرنے میں وہ ان کی مدد

کریں گے۔اور امام مہدی اس اُمت کی امامت کرائیں گے۔اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے۔“

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”النہایہ“ میں لکھا ہے:

”فصل امام مہدی کے بارے میں، جو کہ آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔اور وہ شیعہ کے مزعوم امام نہیں ہیں جن کے بارے میں وہ اس زعمِ باطل میں مبتلا ہیں کہ وہ غارِ سامراء سے ظاہر ہوں گے۔شیعہ کے اس امام کا نہ وجود ہے نہ حقیقت، وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ محمد بن حسن عسکری ہیں جو اس وقت سے ایک غار میں داخل ہو چکے ہیں، جب کہ ان کی عمر ابھی صرف پانچ سال تھی۔البتہ جن امام مہدی کے بارے میں ہم بیان کر رہے ہیں۔ ان کے بارے میں تو نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ناطق ہیں۔اور بتاتی ہیں کہ آخر زمانہ میں وہ ظاہر ہوں گے اور میرا خیال ہے کہ ان کا ظہور عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ نزول سے پہلے ہوگا۔جیسا کہ اس بات پر کتنی ہی احادیث دلالت کرتی ہیں۔ اور امام مہدی کے بارے میں تو میں نے ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے۔“

اہلِ علم کی یہ نقول شیخ حمود رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہیں۔اسی طرح دیگر کتنے ہی کبار و معتبر اہلِ علم کا کلام بھی ذکر کیا ہے۔جس سے امام مہدی کے بارے میں واردہ احادیث کے صحیح اور بعض کے حسن ہونے اور ان کے مجموعے کے ”حدِ تواتر“ کو پہنچ جانے اور حجت کے قائم ہو جانے کا پتہ چلتا ہے۔اس کے بعد کسی کے لیے اس بات کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ وہ ان احادیث کو ضعیف کہے چہ جائیکہ کوئی انہیں موضوع و من گھڑت کہہ دے۔اور اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ احادیثِ مہدی کو من گھڑت کہنے والے کا قول سراسر باطل ہے، اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے جھوٹ باندھنے کی ایک ناروا جسارت ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ شیخ عبداللہ آل محمود رحمہ اللہ سے عفو و درگزر کا معاملہ کرے اور انہیں صحیح

بات کا اعتراف ورجوع کرنے کی توفیق سے نوازے۔(آمین) [1]

شیخ التویجری رحمہ اللہ کی کتاب میں بکثرت مفید اموراور شیخ عبداللہ بن محمود رحمہ اللہ کی غلطیوں پر صحیح صحیح تنبیہات بھی موجود ہیں۔عَفَی اللّٰہ عنّا و عنه

شیخ حمود رحمہ اللہ نے اس موضوع پر جو کچھ لکھا ہے اس کی تائید اور بیانِ حق کے لیے میں نے یہ تقریظ لکھی ہے۔اسی میں اللہ اور عباد اللہ کی خیرخواہی ہے۔اور قارئین کے لیے تنبیہ ہے کہ وہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے بارے میں تحقیق و تدقیق سے کام لیا کریں اور بلا وجہ انہیں رد نہ کردیا کریں۔بلکہ ان کی عزت وتکریم کرنا اور ان پر سختی سے عمل پیرا ہونا واجب ہے۔جیسا کہ سلف صالحینِ امت اور آئمہ کرام کا طریقہ رہا ہے،سوائے ان احادیث کے جن کے ضعیف ہونے اور صحت کا درجہ نہ پاسکنے کے بارے میں ماہرینِ علمِ حدیث آئمہ کے طریقہ سے دلیل قائم وثابت ہوجائے نہ کہ محض رائے یا اس میدان سے تعلق نہ رکھنے والے لوگوں کی تقلیدِ باطل کے طور پر احادیث کو ضعیف کہہ دیا جائے۔وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

میں اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حُسنیٰ اور صفاتِ عُلیا کے ساتھ اس سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے دین کی مدد فرمائے،اپنے کلمے کو بلند کرے،اور تمام مسلمانوں کو کتاب وسنت کی تعظیم وتکریم اور ان پر عمل کرنے اور ان کی قائم کردہ حدود کی پابندی کرنے کی توفیق ارزاں فرمائے۔اور ہمارے فاضل بھائی الشیخ حمود التویجری رحمہ اللہ کو ان کے اس جہاد اور سعیٔ مشکور (یعنی امام مہدی کے ظہور کو ثابت کرنے والی کتاب وغیرہ کی تالیف) پر جزائے خیر عطا فرمائے،ان کے اجر کو دوبالا کرے۔ہمیں،انہیں اور ہمارے تمام بھائیوں کے علم و ہدایت میں اضافہ فرمائے۔

الشیخ عبداللہ بن زید آلِ محمود رحمہ اللہ کو رُشد وہدایت اور رجوع الی الحق کی توفیق دے۔ [2]

---

[1] ، [2] شیخ عبداللہ بن زید آلِ محمود رحمہ اللہ آف قطر کئی سال ہوئے وفات پاچکے ہیں اور قبل از وفات شاید وہ رجوع کرچکے ہوں لیکن ان کا رجوع ہماری نظر سے نہیں گزرا۔واللہ اعلم،(ابوعدنان)

ہمیں ، انہیں اور تمام مسلمانوں کو اپنے نفس کے شر اور اعمال کی برائیوں سے محفوظ رکھے۔
وہ اس کا مالک اور اس پر قدرت رکھنے والا ہے۔

وصلی اللہ علٰی نبیّنا محمد و آلہٖ و صَحْبہٖ اجمعین [1]

سابق الرئیس العام لادارات البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد
(مفتی اعظم سماحۃ الشیخ) عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

[1] تقریظ صادر بمکتوب نمبر ۸۶/۱/خ بتاریخ ۷/۲/۱۴۰۲ھ از دفتر سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ۔ الریاض، سعودی عرب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظہورِ امام مہدی

غیبیات یا مستقبل میں واقع ہونے والے وہ امور جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے یا نبیٔ اکرم ﷺ سے وارد شدہ صحیح سند والی احادیث و ارشادات سے ہی ممکن ہے، انہی اوّل الذکر امور میں سے ایک ''قیامت'' بھی ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں دیا بلکہ اپنے لیے خاص کر رکھا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴾ (سورة لقمان، آيت: ٣٤)

''بے شک قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے، وہی بارش اتارتا ہے اور جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ ہی کوئی یہ جانتا ہے کہ وہ کس زمین (علاقہ) میں فوت ہوگا، بے شک اللہ بہت زیادہ علم رکھنے والا باخبر ہے۔''

البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے کسی بات کا علم عطا کر دیتا ہے۔ اور اگر کوئی نبی کسی وقوع پذیر ہونے والے واقعہ کے بارے میں پیش گوئی کرے جس کی نبی ﷺ کی طرف نسبت صحیح سند سے ثابت بھی ہو تو اس کے واقع ہونے میں کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ﴾

(سورۃ الجن، آیت: ۲۶،۲۷)

"وہ غیب جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر وہ کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس کے کہ وہ کسی رسول کو مطلع کردے۔"

اور نبیٔ اکرم ﷺ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ دینی معاملات میں صرف وحی کی روشنی میں ہی گفتگو فرمایا کرتے تھے۔جیسا کہ قرآنِ کریم شاہد ہے:

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ ﴾

(سورۃ النجم، آیت: ۳، ٤)

"آپ اپنی خواہش و مرضی سے نہیں بولتے ،آپ تو صرف وحی کی گئی بات ہی کرتے ہیں۔"

علاماتِ قیامت

بعض دیگر امور کی طرح ہی اللہ تعالیٰ نے قیامت کی بعض علامات ونشانیاں بھی نبیٔ اکرم ﷺ کو بتائی ہیں، تا کہ آپ ﷺ اپنی اُمت کے افراد کو مطلع فرمادیں۔اور علاماتِ قیامت کی دو قسمیں ہیں: ❶ علاماتِ صغریٰ ❷ علاماتِ کبریٰ

(۱) علاماتِ صغریٰ

قیامت کی علاماتِ صغریٰ (چھوٹی چھوٹی نشانیاں) وہ ہیں جو روزِ قیامت سے بہت عرصہ پہلے رونما ہوجائیں گی۔ اور وہ بذاتہٖ عام وقوع پذیر ہونے والے امور ہی ہوں گے۔ ان کی تعداد بکثرت ہے جیسے بطورِ مثال صحیح بخاری شریف میں ہے:

((ان من اشراط الساعة ان يقل العلم ويكثر الجهل و يفشوا الزنا و يشرب الخمر و يقل الرجال و يكثر النساءحتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد)) ❶

''قیامت کی نشانیوں میں سے ہی یہ بھی ہے کہ علم کم ہوجائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی، زنا کاری عام پھیل جائے گی۔اور شراب نوشی کا مرض عام ہوجائے گا، مرد کم ہوجائیں گے اور عورتیں بڑھ جائیں گی، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی کفالت و دیکھ بھال کرنے والا ایک مرد ہوگا۔''

(۲) علاماتِ کبریٰ:

قیامت کی علاماتِ کبریٰ (بڑی بڑی نشانیاں) وہ ہیں جو روزِ قیامت کے بالکل قریب

❶ صحيح بخارى ، كتاب العلم ١٧٨/١ وكتاب النكاح ٣٣٠/٩: ٥٢٣١، ٦٨٠٨، صحيح مسلم : ٢٦٧١، تخريج المسند : ١٢٢٠٩، ١٤٠٤٧.

رونما ہوں گی۔اور وہ ایسے امور ہوں گے جو بنفسہٖ عموماً وقوع پذیر ہونے والے نہیں ہیں اور ان علاماتِ کبریٰ کی تعداد دس معروف ہے جن کا ذکر متعدد و مختلف احادیث میں الگ الگ بھی آیا ہے۔ جب کہ حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح مسلم کی صرف ایک ہی حدیث میں فی الجملہ بھی مذکور ہیں۔ چنانچہ وہ بیان کرتے ہیں:

((طلع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علینا و نحن نتذاکر ، فقال : ما تذاکرون؟ قالوا نذکر الساعة قال: انها لن تقوم حتی ترون قبلها عشر آیات ، فذکر الدخان و الدجال و الدابة و طلوع الشمس من مغربها و نزول عیسیٰ ابن مریم و یاجوج و ماجوج و ثلاثة خسوف ! خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف بجزیرة العرب و أخر ذلك نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشر هم))

”نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم باہم گفتگو کررہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ تم کس سلسلہ میں گفتگو کررہے ہو؟ حاضرینِ مجلس نے عرض کیا: ہم قیامت کا تذکرہ کررہے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک اس سے پہلے تم یہ دس چیزیں نہ دیکھ لو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بیان کیں: دھواں، دجّال، جانور، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول، یاجوج ماجوج کا ظہور، تین گرہن، مشرق میں گرہن، مغرب میں گرہن، جزیرۂ عرب میں گرہن اور سب سے آخر میں یمن کی طرف سے ایک آگ نمودار ہوگی جو لوگوں کو میدانِ محشر کی طرف دھکیل لے جائے گی۔“

1 صحیح مسلم ، کتاب الفتن ، باب فی الآیات التی تکون قبل الساعة٤/٢٢٢٥، ٢٩٠١، ابو داؤد٤/٤٩١، ترمذی ٦/٤١٣، ابن ماجه ٢/١٣٤١، مختصر سنن ابی داؤد مع معالم السنن امام خطابی ٦/ ١٧١

امام مہدی کا مختصر تعارف

ان دس علامات کی طرح ہی قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے ہی ایک امام مہدی کا ظہور بھی ہے۔ بعض اہلِ علم نے ظہورِ امام مہدی کو علاماتِ کبریٰ میں سے شمار کیا ہے، جب کہ اکثریت کی رائے یہ ہے کہ علاماتِ کبریٰ سے پہلے ان کا ظہور ہوگا، کیونکہ اُن کا ان نشانیوں کے وقوع پذیر ہونے سے گہرا تعلق و واسطہ ہے۔ امام مہدی ایک نیک و صالح انسان ہوں گے۔ جن کے عہد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ اور وہ بیت المقدس میں ان کے پاس آئیں گے۔ اور دجّال کو قتل کرنے میں حضرت عیسیٰ کی مدد کریں گے۔ وہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد اور خصوصاً حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہوں گے۔ اکثر و صحیح اور راجح روایات و اقوال کی رو سے یہی بات صحیح تر ہے۔ [1]

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ اکثر علماء اہل سنت کا کہنا ہے کہ امام مہدی والد کی طرف سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے۔ اور والدہ کی طرف سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے یعنی ددھیال حَسنی رضی اللہ عنہ اور ننھیال حسینی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ وہ فلسطین میں بابِ لُدّ کے پاس دجّال کو قتل کرنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کریں گے۔ [2]

وہ آخر زمانہ میں آئیں گے جب کہ یہ دنیا ظلم و ستم اور جور و جفا سے بھر چکی ہوگی۔ اسے وہ عدل و انصاف اور امن و آشتی سے بھر دیں گے۔ وہ سات سال کے قریب حکومت کریں گے۔

[1] بعض روایات میں ہے کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہوں گے اور شیعہ انہی روایات سے استدلال کرتے ہیں جب کہ وہ روایات مرجوحہ اور صحیح تر احادیث کے خلاف ہیں۔

[2] القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر ، علاّمه ابن حجر الهیتمی المکی، طبع مکتبة القرآن القاهره، مصر، بتحقیق و تعلیق مصطفیٰ عاشور ص ۲۷۔

امام مہدی کا مذہب

فکری جمود بلکہ فکری فقر نے بڑے بڑے گُل کھلائے ہیں۔ یہ فکری جمود اور حزبی تعصّب ہی تھا کہ لوگوں نے اپنے اپنے امامِ مجتہد کا مقام و مرتبہ بڑھانے کے لیے پہلے اس کی فضیلت میں اور حزبِ مخالف کے امام کی مذمت میں ''احادیث'' گھڑیں، چنانچہ حنفی، شافعی جھگڑوں کے نتیجہ میں ایسی روایات وجود میں آئیں جن میں یہ معنیٰ ڈالا گیا، مثلاً:

"یکون فی امتی رجل یقال له محمد بن ادریس، اَضَرُّ علی امتی من ابلیس"

''میری امت میں ایک آدمی ہوگا جسے لوگ محمد بن ادریس کہیں گے (یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا اسم گرامی ہے) وہ میری امت کے لیے ابلیس (شیطان) سے بھی زیادہ ضرر رساں ہوگا۔''

"ویکون فی امتی رجل یقال له : ابو حنیفة هو سراج امتی"

''اور میری اُمت میں ہی ایک آدمی ہوگا جسے ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہیں گے، وہ میری اُمت کا چراغ ہے''۔

ان کلمات کو خود گھڑا اور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا۔ حالانکہ امام شوکانی رحمہ اللہ نے الفوائد المجموعه فی الاحادیث الموضوعه (من گھڑت احادیث) میں لکھا ہے کہ یہ موضوع و من گھڑت ہے۔ خطیب بغدادی نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے۔ اور اس میں صرف حضرت امام اوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق جو حصہ ہے۔ اسے ہی بیان کیا اور لکھا کہ یہ الفاظ من گھڑت ہیں اور ان کو گھڑنے والا محمد بن سعید مروزی بورقی ہے۔ وہ جب تک خراسان میں رہا، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے متعلقہ حصہ بیان کرتا رہا اور عراق میں

آیا تو اس کے ساتھ امام شافعی رحمہ اللہ والا حصہ بھی جوڑ لیا۔علّامہ خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ یہ ایسا جھوٹ و بہتان ہے کہ اس کے بطلان کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ [1]

اسی طرح ایک اور روایت یوں گھڑی جس میں ہے:

"عالم قريش يملأ الارض علماً يعنى الشافعى رحمہ اللہ"

''عالمِ قریش یعنی امام شافعی رحمہ اللہ زمین کو علم سے بھر دے گا۔''

علّامہ صنعانی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے امام شوکانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہ موضوع و من گھڑت روایت ہے۔اور علّامہ عبد الرحمن المعلمی رحمہ اللہ نے حاشیہ پر لکھا ہے کہ اس کا راوی مروان بن سالم متفرّد ہے اور وہ گیا گزرا اور روایات گھڑنے والا شخص تھا۔'' [2]

اسی طرح اپنے امام کا پلہ بھاری دکھانے کے لیے بعض کبار اور بزرگ علمائے احناف نے تو یہ تک کہہ دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر فتویٰ دیا کریں گے''۔ [3]

اور ان بزرگوں سے بھی پہلے یہی بات علّامہ شمس الدین القہستانی رحمہ اللہ نے جامع الرموز میں اور خواجہ محمد المعروف خواجہ پارسا رحمہ اللہ نے الفصول الستہ میں بیان کی۔حضرت مجدّد الف ثانی رحمہ اللہ نے مکتوبات میں اور پھر انہی کے حوالے سے بعض متاخرین علماء احناف نے بھی اسے نقل کیا ہے۔'' [4]

مولانا ارشاد الحق اثری صاحب حفظہ اللہ ہفت روزہ ''الاعتصام'' میں اپنے ایک مضمون میں

---

[1] الفوائد المجموعه فی الاحادیث الموضوعه امام شوکانی ص ۴۲۰ بتحقیق علّامه عبد الرحمن بن یحییٰ المعلمی الیمانی ۔ طبع مطبعه السنه المحمدیه ، مصر و مطابع دار العلم للملايين ، بيروت۔

[2] الفوائد المجموعه وحاشية ص ۴۲۰ ایضاً۔

[3] در مختار علّامه حصكفى ۲/ ۵۶-۵۷ ، الدراسات شیخ عبداللطیف ٹھٹوی،۱/۲۳۹، ۳۸۴، ۷۵۴، ۷۶۲ بحوالہ ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور جلد ۵۱، شمارہ ۲۲ مضمون مولانا ارشاد الحق اثری صاحب حفظہ اللہ

[4] بحوالہ سابقہ از ''الاعتصام'' ایضاً

مزید لکھتے ہیں:

''انتہائی حیرت کی بات ہے کہ بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ امام صاحب رحمہ اللہ کی بنی بنائی فقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دریائے جیجوں سے ملے گی اور اسی پر وہ عمل کریں گے۔ اس سلسلہ میں جو کہانی بنائی گئی ہے اسے نقل کرتے ہوئے قلم کو حیا آتی ہے۔ شائقین اس کی تفصیل طحاوی (ج ۱ ص ۴۰۔۴۱) میں ملاحظہ فرمائیں۔''

یہی نہیں بلکہ اس کے مدِّ مقابل اسی قسم کا دعویٰ بعض شافعیوں نے بھی کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اجتہاد امام شافعی رحمہ اللہ کے اجتہاد کے موافق ہوگا۔ حالانکہ اس کی تردید علّامہ علی قاری رحمہ اللہ، شیخ محمد البرزنجی الشافعی رحمہ اللہ، علّامہ طحاوی رحمہ اللہ، علّامہ شامی رحمہ اللہ اور نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ وغیرھم رحمہم اللہ نے کی۔

علّامہ علی قاری رحمہ اللہ نے تو " المشرب الوردی فی مذهب المهدی"مستقل رسالہ گویا اسی کی تردید میں لکھا''۔ [1]

البتہ احناف میں سے علّامہ ابو الحسنات عبد الحیّ حنفی لکھنوی رحمہ اللہ فرنگی محلی ایک محقق عالم تھے۔ فکری جمود سے آزاد تھے۔ اجتہاد کے دروازے کو بند نہیں مانتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے بکثرت مسائل میں اپنے مذہب کے خلاف فیصلے اور فتوے دیئے ہیں۔ جن میں سے کئی مسائل کا تذکرہ مولانا اثری صاحب حفظہ اللہ علّامہ موصوف کے ''فقہی موٴقف'' کے بارے میں اپنے مضمون میں کیا ہے۔ انہی مسائل میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کے مذہب کے بارے میں بھی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ان دونوں کے مسلک و موٴقف کے بارے میں اپنی کتاب"الفوائد البهية فی تراجم الحنفية "میں لکھا ہے:

"ولا يزال هذا الانتظام الى ان يظهر المجتهد المطلق آخر آئمة الحق الامام المهتدی محمد بن عبد اللّٰه المهدی و ينزل عيسیٰ علی نبينا و عليه الصلوٰة و السلام فيبطل فی زمنهما

[1] بحوالہ سابقہ از ''الاعتصام'' ایضاً

الاتباع و التقليد و يظهر حكمهما بطريق الاخذ من الكتاب و السنة و الاستنباط من مشكوٰة النبوة على الراى السديد "[1]

''یہ نظام اسی طرح رہے گا تا آنکہ مجتہدِ مطلق، آخری امامِ حق، امام محمد بن عبداللہ مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے۔ ان کے زمانے میں تقلید باطل ہوجائے گی۔ اور وہ اپنا فیصلہ کتاب وسنت سے اور مشعلِ نبوت کی روشنی میں استنباط سے کریں گے۔''

مولانا (لکھنوی رحمہ اللہ) مزید فرماتے ہیں:

''یہی رائے محققین کی ایک جماعت کی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ، علّامہ سیوطی رحمہ اللہ، شیخ محمد البرزنجی رحمہ اللہ علّامہ علی قاری رحمہ اللہ، شیخ محی الدین ابن عربی رحمہم اللہ نے اپنی اپنی کتابوں میں اس کی وضاحت کی ہے''۔

مگر اس کے برعکس جو کہا گیا ہے، اس کے متعلق فرماتے ہیں:

"واما قول بعض المجهولين و المتعصبين: ان عيسىٰ والمهدى يقلدان الامام ابا حنيفة و لا يخالفانه فى شئى من طريقه فهو من الاقوال السخيفة نص عليه ارباب الشريعة و الحقيقة بل هو رجم بالغيب بلا شك و لاريب"[2]

''اور بعض مجہول ومتعصّب قسم کے لوگوں نے جو کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ ومہدی علیہما السلام امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کریں گے۔ اور امام صاحب رحمہ اللہ کے کسی فیصلہ کی مخالفت نہیں کریں گے۔ تو یہ کم عقلی کی باتیں ہیں۔ اربابِ شریعت وحقیقت نے اس کی وضاحت کردی ہے۔ بلکہ یہ بلا شک و بلا ریب اندھیرے میں تیر چلانے کے مترادف ہے۔''

---

[1] الفوائد البهية فى تراجم الحنفيه ص٦، طبع دارالكتاب الاسلامى القاهرة.
[2] الفوائد البهية ص٦ ، ايضاً.

علّامہ لکھنوی کی تحریر نقل کرنے اور اس کا ترجمہ لکھنے کے بعد مولانا اثری حفظہ اللہ لکھتے ہیں۔
اور حقیقت بھی یہی ہے کہ:

''ہماری تو یہ جرأت نہیں کہ علّامہ الحصکفی رحمہ اللہ، خواجہ پارسا رحمہ اللہ اور شیخ ٹھٹوی رحمہ اللہ وغیرھم نے خوش عقیدگی میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امام صاحب رحمہ اللہ کا مقلد قرار دے دیا ہے، انہیں مجہولین، متعصبین، السخیفین کی رائے قرار دیں۔ یہ بڑوں کا معاملہ ہے۔ علّامہ لکھنوی رحمہ اللہ اپنے علم وفضل کی بنا پر یہ کہہ سکتے تھے، لیکن ہم کیا ہماری بساط کیا؟ [1]

الغرض امام مہدی کسی کے مقلد نہیں ہوں گے، بلکہ وہ خود مجتہدِ مطلق ہوں گے اور قرآن و حدیث (کتاب وسنت) کے مطابق اور مشعلِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں استنباط سے فیصلے کریں گے۔

[1] بحوالہ الاعتصام، مذکورۂ سابقہ ایضاً

کتاب پریس میں جانے کے لیے تیار تھی کہ مولانا اثری حفظہ اللہ کے مضمون کی قسط دوم پر مشتمل یہ پرچہ ''الاعتصام'' مل گیا تو مضمون کی افادیت کے پیشِ نظر مولانا کے شکریہ کے ساتھ اس کے متعلقہ حصہ کو شامل کتاب کر دیا ہے۔ فجزاہ اللہ خیراً، جبکہ اصل کتاب کا متعلقہ مقام بھی ہمارے سامنے ہے۔

امام مہدی کے بارے میں اہلِ سنت کا عقیدہ

امام مہدی کے بارے میں اہلِ سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ کے اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ عنہم کی نسل سے ایک نیک شخص آخر زمانہ میں ظاہر ہوگا، جو لوگوں کو گمراہی سے ہٹا کر حق کی طرف ہدایت کرے گا۔

البتہ یہ عقیدہ دین کے اہم بنیادی اصولوں میں سے نہیں بلکہ فرعی امور میں سے شمار ہوتا ہے۔ ہاں علّامہ سفارینی رحمہ اللہ نے عقیدہ کے موضوع پر اپنی کتاب "لوامع الانوار البهية" میں لکھا ہے کہ "امام مہدی کے ظہور و آمد پر ایمان رکھنا اہلِ سنت والجماعت کے جملہ عقائد میں سے ایک ہے۔"[1]

اور آگے جا کر ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

"امام مہدی کے بارے میں اقوال بکثرت ہیں حتیٰ کہ بعض اہلِ علم نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں، جب کہ اہلِ حق کے نزدیک صحیح تر بات یہ ہے کہ امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ ایک دوسرے شخص ہوں گے، اور ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزدل سے قبل ہوگا، اور ان کے ظہور کے بارے میں اتنی روایات ہیں کہ وہ حدِ تواتر کو پہنچ چکی ہیں۔ اور یہ امر علماءِ امت کے مابین اتنا معروف ہو چکا ہے کہ ظہورِ امام مہدی پر ایمان لانے کو اسلامی عقائد میں سے شمار کیا گیا ہے۔ اور پھر انہوں نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث و

[1] لوامع الانوار البهية، علّامه سفارينى جلد ٢ ص٧٠.

آثار ذکر کیے ہیں اور کہا ہے کہ ان سب کا مجموعی مفاد ''علمِ قطعی'' کا حصول ہے۔ لہٰذا امام مہدی کے ظہور پر ایمان رکھنا واجب ہے، جیسا کہ اہلِ علم کے نزدیک یہ بات طے ہے اور یہ عقائد اہل سنت والجماعت کی متعلقہ کتابوں میں مدوّن ہیں''۔ [1]

[1] لوامع الانوار البهية للسفارينی جلد ٢ ص٨٤ نیز دیکھیے مقالہ ڈاکٹر عبدالمحسن حمد العباد حفظہ اللہ مجلہ الجامعہ الاسلامیۃ شمارہ: ۴۵، اور انہی کی کتاب '' عقیدہ اهل السنة والاثر فی المهدی المنتظر'' ص ۱۷۲ طبع مدینہ منورہ۔

امام مہدی کے بارے میں واردہ احادیث کی ''استنادی حیثیت'' ایک اجمالی بیان

امام مہدی کے بارے میں بکثرت احادیث وارد ہوئی ہیں اگر چہ ان میں سے زیادہ تر ضعیف وغریب ہیں، لیکن بعض حسن درجہ کی ہیں جب کہ ان میں سے کچھ تو سند کے اعتبار سے صحیح یا کم از کم صحیح لغیرہٖ ہیں، چنانچہ امام شوکانی رحمہ اللہ کی کتاب "التوضیح فی تواتر ما جاء فی المنتظر والدجال و المسیح" سے نقل کرتے ہوئے والا جاہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ والیٔ ریاست بھوپال نے اپنی کتاب "الاذاعة لما کان و ما یکون بین یدی الساعة" میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''امام مہدی کے بارے میں جن احادیث تک رسائی ہوسکی ہے، ان میں سے پچاس احادیث ہمارے علم میں آئی ہیں۔ ان پچاس میں صحیح بھی ہیں اور حسن بھی اور کچھ ایسی ضعیف بھی ہیں جن کا ضعف بھی دوسری صحیح احادیث کے ساتھ مل کر زائل ہوجاتا ہے۔ لہٰذا امام مہدی کے بارے میں احادیث مجموعی طور پر بلا شک و شبہ تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں۔ بلکہ اصولِ حدیث کی کتابوں میں مذکور، تمام اصطلاحات کی رُو سے ان احادیث سے کم تر درجہ والی احادیث کو بھی متواتر قرار دیا جاتا ہے تو یہ امام مہدی سے متعلقہ احادیث بالاولیٰ متواتر قرار پائیں، جبکہ امام مہدی کے بارے میں صراحت کرنے والے آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی بکثرت ہیں اور وہ ہیں بھی مرفوع احادیث کے حکم میں کیونکہ یہ مسئلہ ایسے غیبی امور میں سے ہے کہ

جن میں کسی کے ذاتی اجتہاد و رائے کو کوئی دخل نہیں ہو سکتا"۔ [1]

جیسا کہ حکماً مرفوع حدیث کی تفصیل حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر" میں ذکر کی ہے"۔ [2]

[1] "الاذاعۃ لما کان و ما یکون بین یدی الساعۃ" علّامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ ص ۱۱۳، طبع دارالکتب العلمیہ بیروت، التوضیح فی تواتر ما جاء فی المهدی المنتظر و الدجال و المسیح للشوکانی۔

[2] نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر، حافظ ابن حجر عسقلانی ص ۵۳ طبع مکتبۃ الخافقین۔

درجۂ تواتر کو پہنچی ہوئی حدیثِ متواتر

سابقہ سطور میں ''حدِ تواتر'' اور ''متواتر حدیث'' کے الفاظ گزرے ہیں۔ اور آئندہ بھی یہ بار بار آئیں گے۔ لہٰذا آگے نکلنے سے پہلے یہاں ان الفاظ کا معنیٰ ذہن نشین کر لیں:

چنانچہ علّامہ ابن حزم رحمہ اللہ اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک اگر کسی حدیث کو روایت کرنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد پانچ ہو تو وہ حدیث متواتر ہوتی ہے''۔ [1]

اسی طرح ہی شیخ حسن بن علی البر بہاری الحنبلی رحمہ اللہ (ت ۳۲۹ھ) نے عقیدہ کے موضوع پر اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ اور ان کی المشار الیہ کتاب ''طبقات الحنابلہ لابن ابی یعلیٰ حنبلی'' میں البر بہاری رحمہ اللہ کے ترجمہ وتعارف کے ضمن میں نقل کی گئی ہے''۔ [2]

جب کہ مصطلحاتِ حدیث کے موضوع کی معروف کتاب ''مقدمہ ابن الصلاح'' میں لکھا ہے کہ:

''متواتر حدیث وہ حدیث ہے جسے روایت کرنے والے اتنے لوگ ہوں کہ جن کے صادق و عادل ہونے کی وجہ سے اس خبر کے بارے میں بالضرور علم ہو جائے اور سند میں ان لوگوں کی تعداد ہر زمانہ میں اتنی ہی رہے''۔ [3]

اور شرح نخبۃ الفکر میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

''راویوں کی تعداد اتنی ہو کر ان کا جھوٹ پر یکجا ہو جانا محال ہو اور ان کی تعداد کا

---

[1] بحوالہ عقیدہ اهل الاسلام فی نزول عیسیٰ علیہ السلام للشیخ عبد اللہ الغماری ص۸.

[2] بحوالہ مقدمہ عقد الدرر فی اخبار المنتظر ص۱۲، طبع مکتبۃ المنار، الزرقاء۔ اُردن

[3] مقدمہ ابن الصلاح ص ۱۳۵ فاروقی کتب خانہ ملتان

تعین کوئی معنیٰ نہیں رکھتا‘‘۔ ❶

جب کہ بعض اہلِ علم نے ہر درجہ میں راویوں کی تعداد کم از کم چار ذکر کی ہے اور ان کی دلیل شہادتِ زنا کا نصاب ہے۔بعض نے پانچ کہا ہے اور ان کی دلیل شہادتِ لعان ہے۔بعض نے سات کہا ہے کیونکہ اس عدد میں تین نصابِ شہادت (یعنی چار، دو اور ایک) یکجا ہو جاتے ہیں۔دس کہنے والے کہتے ہیں کہ جمع کثرت کا اطلاق کم از کم دس پر ہوتا ہے۔

بعض نے بنی اسرائیل کے نقیبوں پر قیاس کرتے ہوئے بارہ (۱۲) کہا ہے۔بعض نے کہا ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ کو چالیس صحابی رضی اللہ عنہم کافی تھے۔لہٰذا تعداد چالیس ہونی چاہیے۔اور بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ستر (۷۰) آدمیوں کا انتخاب کیا تھا۔لہٰذا متواتر حدیث کے لیے ستر (۷۰) اسانید کا ہونا ضروری ہے۔

ان سب اقوال کو ذکر کر کے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

’’جمہور اہلِ علم کے نزدیک کثرتِ اسانید شرط ہے کسی خاص عدد کا تعیّن صحیح نہیں۔‘‘ ❷

❶ شرح نخبة الفكر للحافظ ابن حجر مع تفهيمات مولانا فضل الرحمن كليم كاشميرى ص ۲۹۔ و مع امعان النظر للقاضى محمد اكرم السندى ص۱۵، ۱٦ طبع شاه ولى اللّٰه اكيڈمى

❷ شرح نخبة الفكر مع تفهيمات ص ۲۷۔۳۳ مع امعان النظر ص ۱۵۔۱٦

تواترِ لفظی ومعنوی

علّامہ محمد بن اسمٰعیل الصنعانی المعروف بالامیر الیمانی رحمہ اللہ ''اسبال المطر علی قصب السکر'' میں لکھتے ہیں:

''اگر مضمون کے بیان کرنے میں راویوں کے الفاظ بھی ایک جیسے ہوں تو اسے ''تواترِ لفظی'' کہا جاتا ہے۔ اور اگر محض مضمون ایک سا ہو مگر الفاظ مختلف ہوں تو محض معنوی قدرِ مشترک کی وجہ سے اسے ''تواترِ معنوی'' شمار کیا جاتا ہے۔'' [1]

تواترِ لفظی ومعنوی کی بعض مثالیں:

متواتر احادیث تو بکثرت ہیں حتیٰ کہ بعض اہلِ علم نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں متواتر احادیث جمع کی ہیں۔ یہاں ہم صرف چند مثالیں ذکر کر رہے ہیں، جیسے کہ:

۱: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

''جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے۔''

علّامہ ابن الصلاح رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ:

''اسے صرف صحیحین میں ہی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ اور امام بزار کی مسند سے نقل کیا ہے کہ اسے چالیس صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ اور بعض حُفاظِ حدیث نے باسٹھ (٦٢) صحابہ رضی اللہ عنہم کہا ہے۔ جن میں عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں اور کہا ہے کہ دوسری کسی حدیث کو بیان کرنے میں عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم اکٹھے نہیں ہوئے، اور نہ ہی کوئی ایسی حدیث ہے جسے ساٹھ سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہو سوائے اس کے''۔

---

[1] اسبال المطر علی قصب السکر للامام الصنعانی ص ۲۵ طبع دار السلام الریاض، بتحقیق و تخریج وتعلیق مولانا محمد رفیق اثری حفظہ اللہ آف ملتان (جلال پور پیروالہ)

اوراس پر اضافہ کرتے ہوئے علّامہ ابن الصلاح نے لکھا ہے کہ:

''بعض محدّثین نے تو اس عددِ مذکورہ سے زیادہ طُرق بھی جمع کیئے ہیں۔'' ❶

اور علّامہ صنعانی رحمہ اللہ نے بعض محدّثین سے نقل کیا ہے کہ:

''اسے ایک سو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اور ایک دوسرے محدّث کے بقول دو سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے''۔ ❷

۲:((تقتلك يا عمار الفئةُ الباغية))

''اے عمار رضی اللہ عنہ! تمہیں ایک باغی جماعت شہید کرے گی''۔

امیر صنعانی رحمہ اللہ عنہ نے کہا ہے کہ:

''علّامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے بھی ''سیر اعلام النبلاء'' میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ترجمہ میں ''متواتر'' قرار دیا ہے''۔ ❸

امام سیوطی رحمہ اللہ نے شرح التقریب میں کہا ہے کہ یہ احادیث بھی متواتر ہیں:

۳: حدیثِ حوض: اسے پچاس سے چند زیادہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

۴: موزوں پر مسح کا پتہ دینے والی حدیث: اسے ستر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ اوران میں عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔

۵: نماز میں رفع یدین کرنے کا پتہ دینے والی حدیث: اسے تقریباً پچاس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے، جن میں ہی عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔

۶: قرآن کریم کے سات حرفوں (قراءات) پر نازل ہونے کا پتہ دینے والی حدیث: اسے تقریباً ستائیس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

۷: حدیث: ''جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی، اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے

---

❶ مقدمه ابن الصلاح ص ١٣٦ـ ١٣٧ و انظر امعان النظر ص٢٤

❷ اسبال المطر ص٢٦ (شرح قصب السكر)

❸ اسبال المطر ص٢٦ (شرح قصب السكر)

گا‘‘۔اسے تقریباً بیس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے راویت کیا ہے۔

اسی طرح انہوں نے چند اور احادیث کو بھی متواتر کی مثالوں کے طور پر ذکر کیا ہے۔مثلاً

۸: حدیث ’’ہر نشہ آور چیز حرام ہے‘‘۔

۹: حدیث ’’اسلام کا آغاز غربت سے ہوا‘‘۔

۱۰: منکر نکیر کے قبر میں سوال کرنے کا پتہ دینے والی حدیث۔

۱۱: حدیث ’’جو جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے، وہ اس کے لیے آسان ہوتا ہے۔‘‘

۱۲: حدیث ’’جو شخص راتوں کے اندھیروں میں چل کر مسجد جاتا ہے، اسے قیامت کے دن کامل نور کے حصول کی بشارت دے دیں‘‘۔

نیز وہ فرماتے ہیں کہ:

’’ہم نے متواتر احادیث کے موضوع پر مستقل ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام ”الازهار المتناثره فی الاخبار المتواتره“ ہے۔

اور پھر اس کا خلاصہ ’’قطب الازهار‘‘ میں بیان کر دیا ہے‘‘۔ [1]

آگے چل کر لکھتے ہیں کہ ان میں سے بعض احادیث تو متواترِ لفظی ہیں، جیسا کہ بعض مثالیں گزری ہیں۔

۱۳: بعض ’’تواترِ معنوی‘‘ کے درجہ والی ہیں۔ جیسے حدیث ’’رفع یدین برائے دعاء‘‘ ہے۔‘‘ [2]

علّامہ صنعانی رحمہ اللہ نے ”اسبال المطر“ میں لکھا ہے کہ:

’’امام سخاوی رحمہ اللہ نے اپنے استاذِ گرامی کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ ’’بعض مذکورہ بالا

---

[1] بحوالہ امعان النظر شرح نخبة الفکر ص۲۵ و اسبال المطر علی قصب السکر ص ۲۸ نقلاً عن السید محمد فی التنقیح۔

[2] الاذاعة علّامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ ص۱۴۵،۱۱۲، ۱۴۶، طبع بیروت عقیدة اهل السنة و الاثر للعباد ص۱۷۴۔

احادیث کے علاوہ) یہ احادیث بھی متواتر ہیں:

۱۴: حدیثِ شفاعت۔

۱۵: حدیث ''آئمہ قریش سے ہوں گے''۔

۱۶: کھجور کے تنے کے رونے کا پتہ دینے والی حدیث۔

۱۷: اونٹوں کے باڑوں میں نماز کے نہ پڑھنے کا پتہ دینے والی حدیث۔

۱۸: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش کے ہلنے کا پتہ دینے والی حدیث۔

۱۹: چاند کے دو ٹکڑے ہونے (شقِ قمر) کا پتہ دینے والی حدیث۔

اور حاکم وابوسعید رحمۃ اللہ علیہما سے نقل کیا ہے کہ یہ احادیث بھی حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں:

۲۰: حدیثِ موالات۔

۲۱: حدیث ''غدیرِ خُم'' اس حدیث کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ''غدیرِ خم'' والی حدیث کے پچہتر (۷۵) طُرق ذکر کیے ہیں۔اور اس پر مستقل ایک کتاب ''کتاب الولایة'' لکھی ہے۔علّامہ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کے طُرق پر مشتمل مستقل ایک جزء تالیف کیا ہے۔اور اسے متواتر قرار دیا ہے۔

ابو العباس ابن مندہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ایک سو پچاس (۱۵۰) طُرق سے ذکر کیا ہے۔اور ان پر مستقل ایک کتاب لکھی ہے۔'' [1]

الغرض متواتر احادیث بکثرت ہیں، جیسا کہ امام سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب '' الازهار المتناثره فی الاخبار المتواترة'' سے پتہ چلتا ہے، جس میں صرف متواتر احادیث کو ہی جمع کیا گیا ہے۔ انہی کی طرح علّامہ محمد بن جعفر الکتانی رحمہ اللہ کی بھی ایک کتاب ہے۔ ''نظم المتناثر من الحدیث المتواتر'' اس میں بھی متواتر احادیث ہی ہیں، بلکہ علّامہ سیوطی رحمہ اللہ کی جمع کردہ احادیث پر اضافہ بھی کیا گیا ہے۔'' [2]

---

[1] اسبال المطر علی قصب السکر للامیر الصنعانی ص۲۶-۲۸

[2] بحوالہ تحقیق و تعلیق امعان النظر ص ۲۵، ابو سعید قاسمی

احادیثِ مہدی کے سلسلہ میں تواترِ لفظی ومعنوی ذکر کرنے والے چند آئمہ وعلماء

امام مہدی کے بارے میں واردہ احادیث حدِ تواترِ لفظوی ومعنوی تک پہنچی ہوئی ہیں، اور جس مسئلہ کی دلیل بننے والی احادیث حدِتواتر تک پہنچ جائیں اس کا انکار ہرگز جائز نہیں، جیسا کہ ان احادیث کی استنادی حیثیت کا تقاضا ہے۔ اوراس کی کچھ تفصیل ذکر کی گئی ہے۔

اب ہم یہاں ان آئمہ وعلماء کرام کا تذکرہ کررہے ہیں، جنہوں نے امام مہدی کے ظہور کا پتہ دینے والی احادیث کومتواتر قرار دیا ہے۔

(ا) امام ابوالحسن محمد بن الحسین آبری رحمہ اللہ:

امام ابوالحسن محمد بن حسین بن ابراہیم آبری سجستانی رحمہ اللہ (ت ۳۶۳ھ) نے لکھا ہے:

"امام مہدی کے بارے میں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں کہ وہ اہلِ بیت سے ہوں گے، سات سال حکومت کریں گے۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھردیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ اور دجّال کو قتل کرنے میں وہ ان کی مدد کریں گے، امام مہدی اس اُمت کی جماعت کرائیں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔"

(۲) شیخ محمد البرزنجی رحمہ اللہ:

اسی قسم کے خیالات کا اظہار شیخ محمد البرزنجی المدنی رحمہ اللہ (ت ۱۱۰۴ھ) نے اپنی کتاب "الاشاعۃ لاشراط الساعۃ" میں کیا ہے اور کہا ہے کہ:

"وہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔ اور اس بات سے انکار کی کوئی وجہ ہی نہیں۔ اور اس کتاب کے آخر میں اس موضوع

سے متعلقہ احادیث کو انہوں نے بھی تواترِ معنوی کے درجہ کو پہنچی ہوئی قرار دیا ہے''۔ ❶

(۳) علّامہ سفارینی رحمہ اللہ:

احادیثِ مہدی کو متواتر قرار دینے سے تعلق رکھنے والے امام علّامہ سفارینی رحمہ اللہ (ت ۱۱۸۸ھ) کا قول ''اہلِ سنت کا عقیدہ'' کے زیرِ عنوان گزرا ہے۔ لہٰذا اس کے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں''۔ ❷

(۴) امام شوکانی رحمہ اللہ:

امام شوکانی رحمہ اللہ (ت ۱۲۵۰ھ) کا قول علّامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے ''الاذاعة'' میں اور شیخ عبداللہ الغماری رحمہ اللہ نے ''عقیدة اهل الاسلام فی نزول عیسیٰ علیہ السلام'' میں علّامہ انور شاہ کشمیری کی کتاب ''التصریح'' سے نقل کیا ہے۔ جس میں انہوں نے ظہورِ امام مہدی، خروجِ دجال اور نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث کو متواتر قرار دیا ہے''۔ ❸

---

❶ بحواله المنار المنيف علّامه ابن قيم ص ١٤١۔ ١٤٢ فتح البارى شرح صحيح بخارى حافظ ابن حجر ٤٩٣/٦ ۔٤٩٤ تهذيب التهذيب ابن حجر، ترجمه محمد بن خالد الجندى، التذكرة فى احوال الموتىٰ وامور الآخرة امام قرطبى ، تهذيب الكمال للمزى، العرف الوردى فى اخبار المهدى امام سيوطى، فوائد الفكر مرعى بن يوسف كرمى، الاذاعة علّامه نواب صديق حسن خان ص ١٤٧ ۔ الحاوى للفتاوى، امام سيوطى، ٨٥/٢ ۔٨٦ عقيدة اهل السنة والاثر ڈاکٹر عباد ص ١٧١ ، ١٧٢ الاحتجاج بالاثر للتويجرى ص٤٣۔ فتح المغيث للسخاوى ٣/ ٤١ الصواعق المحرقة لابن حجر الهيتمى المكى ص٩٩۔ رساله المهدى ملا على قارى ص٢٥

❷ الاشاعة لاشراط الساعة للبرزنجى ص ٨٧، ١١٣، ١٨٩ عقيدة اهل السنة للعباد ص ١٧٢، ١٧٣

❸ التوضيح فى تواتر ما جاء فى المهدى المنتظر و الدجال و المسيح للشوكانى، الاذاعة لما كان و ما يكون بين يدى الساعة علّامة نواب صديق حسن خان ص ١١٣، ١٦٠ طبع دار الكتب العلميه بيروت، التصريح علّامة كشميرى ص٨٤، بتحقيق ابو غده، عبد الفتاح طبع حلب، شام ، مكتب المطبوعات الاسلاميه ، عقيدة اهل الاسلام للغمارى، عقيدة اهل السنة و الاثر للعباد ص ١٧٣۔ ١٧٤

امام شوکانی رحمہ اللہ کی طرف منسوب یہ قول ان کی کتاب ”التوضیح فی التواتر ما جاء فی المهدی المنتظر والدجال و المسیح“ سے لیا گیا ہے۔

(۵) علّامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ:

خود علّامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (ت ۱۳۰۷ھ) نے اپنی کتاب ”الاذاعة“ کے ص ۱۱۲ پر لکھا ہے کہ:

”ظہورِ امام مہدی“ کے بارے میں واردہ احادیث اتنی زیادہ ہیں کہ وہ حدِ تواتر کو پہنچ چکی ہیں اور ان کی تخریج اصحابِ سنن و معاجم اور اصحابِ مسانید نے کی ہے“۔ [1]

اور آگے ص ۱۴۵ پر لکھا ہے:

”بلاشبہ امام مہدی کا ظہور کسی ماہ وسال کے تعیّن کے بغیر آخر زمانہ میں ہوگا، کیونکہ اس موضوع کی احادیث متواتر ہیں۔اور اس بات پر جمہور علمائے اُمت کا اتفاق و اجماع ہے۔اور جن چند ایک علماء نے اختلاف کیا ہے وہ کسی گنتی میں آنے والے نہیں (یعنی اتنی کثرت کے مقابلے میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے) اور اسی بات کو اگلے صفحہ ۱۴۶ پر مزید تاکید کے ساتھ ذکر کیا ہے“۔ [2]

(۶) علّامہ محمد بن جعفر الکتانی رحمہ اللہ:

علّامہ محمد بن جعفر الکتانی رحمہ اللہ (ت ۱۳۴۵ھ) نے اپنی کتاب ”نظم المتناثر من الحدیث المتواتر“ میں لکھا ہے:

”علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے اپنے مقدمۂ تاریخ میں ظہورِ امام مہدی کا پتہ دینے

---

[1] الاذاعة علّامة نواب صديق حسن خان ص١١٢، ١٤٥، ١٤٦ طبع بيروت عقيدة اهل السنة و الاثر للعبّاد ص١٧٤۔

[2] الاذاعة علّامة نواب صديق حسن خان ص ١١٢، ١٤٥، ١٤٦ طبع بيروت عقيدة اهل السنة و الاثر للعباد ص١٧٤۔

والی احادیث کے طُرق جمع کیے تو ان کے جمع کردہ طُرق میں سے کوئی بھی روایت کلام سے خالی نہ تھی۔ لیکن دیگر اہلِ علم محدِّثین کرام رحمہم اللہ نے ان کا یوں ردّ کیا ہے کہ ظہورِ امام مہدی سے متعلقہ احادیث تو اتنی بکثرت ہیں کہ وہ حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں، جنہیں روایت کرنے والے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، ابوداؤد رحمہ اللہ، ترمذی رحمہ اللہ، ابن ماجہ رحمہ اللہ، حاکم رحمہ اللہ، طبرانی رحمہ اللہ، ابویعلیٰ موصلی رحمہ اللہ اور بزار رحمہ اللہ جیسے کبار محدِّثین کرام ہیں اور انہوں نے اپنی سنن و معاجم اور مسانید میں ان احادیث کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے باسند بیان کیا ہے۔ لہٰذا ان کا انکار ہرگز جائز نہیں کیونکہ شواہد و متابعات سے مل کر احادیث قوت اختیار کر جاتی ہیں۔

امام مہدی والی احادیث میں سے بعض صحیح اور بعض حسن درجہ کی ہیں، یہ الگ بات ہے کہ بعض ضعیف سند والی بھی ہیں۔ الخ'' [1]

(۷) امام سخاوی رحمہ اللہ:

امام سخاوی رحمہ اللہ نے فتح المغیث میں ذکر کیا ہے کہ:

''ظہورِ امام مہدی سے متعلقہ احادیث حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اور انہوں نے یہ قول ابوالحسن آبری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے''۔ [2]

(۸) علّامہ ابوالعلاء ادریس:

علّامہ ابوالعلاء ادریس بن محمد بن ادریس الحسینی العراقی رحمہ اللہ نے امام مہدی کے بارے میں اپنی کتاب میں ان سے متعلقہ احادیث کو متواتر قرار دیا ہے۔

(۹) شیخ جسوس رحمہ اللہ:

شیخ جسوس رحمہ اللہ نے شرح الرسالہ میں لکھا ہے کہ:

---

[1] نظم المتناثر من الحديث المتواتر للكتانى ص١٤٥ـ١٤٧ ، عقيدة اهل السنة والاثر للعبّاد ص ١٧٤ـ١٧٥

[2] نظم المتناثر ايضاً ص ١٤٤

’’امام مہدی کے بارے میں وارده احادیث امام سخاوی رحمہ اللہ کے بقول حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں‘‘۔

(۱۰) علّامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ:

امام ابن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ:

’’ظہورِ امام مہدی کا پتہ دینے والی احادیث بکثرت اور متواتر ہیں۔‘‘ [1]

(۱۱) سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ:

سماحۃ الشیخ علّامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ (سابق مفتیٔ اعظم سعودی عرب) نے بھی ڈاکٹر عبدالمحسن حمد العباد کے محاضرہ ولیکچر پر اپنی تعلیق وتبصرہ میں اور اسی طرح روزنامہ ’’المدینہ‘‘ میں اپنے ایک مقالہ میں احادیثِ مہدی کو تواترِ معنوی کی حدود کو پہنچی ہوئی قرار دیا ہے‘‘۔ [2]

[1] الصواعق المحرقة للهيتمي المكي ٦/ ٢١١.

[2] عقيدة اهل السنة و الاثر للعبّاد ص١٥٧۔ ١٦١ و بحواله (حياة) على الرضاء، ڈاکٹر محمد على البارص ٦٣، طبع دار المناهل، بيروت

احادیثِ امام مہدی کو صحیح و حسن قرار دینے والے بعض آئمہ و علماء

۱۔ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ (ت ۱۶۱ھ)

۲۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ (ت ۲۷۵ھ) صاحبِ سنن

۳۔ امام ترمذی رحمہ اللہ (ت ۲۷۹ھ) صاحب سنن وجامع

۴۔ امام عقیلی رحمہ اللہ (ت ۳۲۳ھ) صاحب الضعفاء

۵۔ امام حسن بن علی البربہاری رحمہ اللہ (ت ۳۲۹ھ) صاحبِ شرح السنۃ

۶۔ امام ابوالحسین احمد المناوی رحمہ اللہ (ت ۳۳۶ھ)

۷۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ (ت ۳۵۴ھ) صاحبِ صحیح

۸۔ حافظ ابوالحسن الآبری رحمہ اللہ (ت ۳۶۳ھ) صاحب مناقب الشافعی رحمہ اللہ

۹۔ امام خطابی رحمہ اللہ (ت ۳۸۸ھ) صاحب معالم السنن

۱۰۔ امام بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) صاحب سنن کبریٰ

۱۱۔ قاضی ابوبکر ابن العربی رحمہ اللہ (ت ۵۴۳ھ) صاحب عارضۃ الاحوذی

۱۲۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ (ت ۵۴۴ھ) صاحب الشفاء بحقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۔ امام سہیلی رحمہ اللہ (ت ۵۸۱ھ) صاحب الروض الانف

۱۴۔ علّامہ ابن الجزری رحمہ اللہ (ت ۵۹۶ھ) صاحب کشف المشکل

۱۵۔ امام ابن الاثیر رحمہ اللہ (ت ۶۰۲ھ) صاحب جامع الاصول والنہایہ فی غریب حدیث

۱۶۔ امام منذری رحمہ اللہ (ت ۶۵۶ھ) صاحب مختصر سنن ابوداؤد والترغیب والترہیب

۱۷۔ امام قرطبی رحمہ اللہ (ت ۶۷۱ ھ) صاحب التفسیر و التذکرة فی احوال الموتیٰ و امور الآخرة

۱۸۔ علّامہ قسطلانی رحمہ اللہ (ت ۶۸۶ ھ) صاحب شرح البخاری

۱۹۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (ت ۷۲۸ ھ) صاحب منهاج السنة النبوية و مجموع الفتاویٰ

۲۰۔ امام مزی رحمہ اللہ (ت ۷۴۲ ھ) صاحب تہذیب الکمال

۲۱۔ علّامہ ذہبی رحمہ اللہ (ت ۷۴۸ ھ) صاحب المنتقیٰ من منهاج الاعتدال وسير اعلام النبلاء

۲۲۔ علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ (ت ۷۵۱ ھ) صاحب المنار المنيف واعلام الموقعين

۲۳۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ (ت ۷۷۴ ھ) صاحب التفسیر والنهاية والبداية والنهاية

۲۴۔ علّامہ نورالدین ہیثمی رحمہ اللہ (ت ۸۰۷ ھ) صاحب مجمع الزوائد وموارد الظمآن

۲۵۔ علّامہ بوصیری رحمہ اللہ (ت ۸۴۰ ھ) صاحب مصباح الزجاجہ فی زوائد ابن ماجہ

۲۶۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ ھ) صاحب فتح الباری، تهذيب التهذيب، المطالب العاليه ،انتقاض الاعتراض

۲۷۔ امام سخاوی رحمہ اللہ (ت ۹۰۲ ھ) صاحب فتح المغيث

۲۸۔ امام سیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ ھ) صاحب العرف الوردی فی اخبار المهدی

۲۹۔ علّامہ ابوالحسن السمہودی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ ھ)

۳۰۔ شیخ علی متقی ہندی مکی رحمہ اللہ (ت ۹۷۵ ھ) صاحب كتاب البرهان فی علامات مهدی آخر الزمان وكنزالعمال

۳۱۔ علّامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (ت ۹۷۴ ھ) صاحب القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر

۳۲۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ (ت ۱۰۱۴ ھ) صاحب مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح

۳۳۔ علّامہ عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ (ت ۱۰۳۱ھ) صاحب فیض القدیر شرح الجامع الصغیر

۳۴۔ علّامہ برزنجی رحمہ اللہ (ت ۱۱۰۳ھ) صاحب الاشاعة لاشراط الساعة

۳۵۔ علّامہ ابوالحسن السندھی رحمہ اللہ (ت ۱۱۳۸ھ) صاحب حاشیہ سنن ابن ماجہ

۳۶۔ علّامہ عجلونی رحمہ اللہ (ت ۱۱۶۲ھ) صاحب کشف الخفاء

۳۷۔ علّامہ صنعانی رحمہ اللہ المعروف امیر یمانی رحمہ اللہ (ت ۱۱۸۲ھ)

۳۸۔ علّامہ سفارینی رحمہ اللہ (ت ۱۱۸۸ھ) صاحب لوامع الانوار البهية

۳۹۔ شیخ الاسلام محمد بن الوہاب رحمہ اللہ (ت ۱۲۰۲ھ) صاحب الرد على الرافضة

۴۰۔ علّامہ شوکانی رحمہ اللہ (ت ۱۲۵۰ھ) صاحب التوضيح فى تواتر ما جاء فى المنتظر والدجال والمسيح و نيل الاوطار

۴۱۔ علّامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (ت ۱۳۰۷ھ) صاحب الاذاعة لما كان و ما يكون بين يدى الساعة

۴۲۔ علّامہ محمد بشیر سہسوانی رحمہ اللہ (ت ۱۳۲۲ھ) صاحب صيانة الانسان من وسوسة ابن د حلان

۴۳۔ علّامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ (ت ۱۳۲۹ھ) صاحب عون المعبود شرح سنن ابوداؤد

۴۴۔ علّامہ مرعی بن یوسف حنبلی رحمہ اللہ (ت ۱۰۳۳ھ) صاحب فوائد الفكر فى ظهور المهدى المنتظر

۴۵۔ علّامہ زرقانی رحمہ اللہ صاحب شرح المؤطا امام مالک

۴۶۔ علّامہ محمد بن جعفر الکتانی رحمہ اللہ (ت ۱۳۴۵ھ) صاحب قطم المتناثر

۴۷۔ علّامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (ت ۱۳۵۲ھ)

۴۸۔ علّامہ عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ (ت ۱۳۵۳ھ) صاحب تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی

۴۹۔ علّامہ ابوسعود ادریس عراقی رحمہ اللہ

۵۰۔ علّامہ محمد الشہر زوری رحمہ اللہ

۵۱۔ علّامہ محمد العربی الفاسی رحمہ اللہ
۵۲۔ علّامہ عبد الرحمن الفاسی رحمہ اللہ
۵۳۔ شیخ ابوعبداللہ محمد الجسوس رحمہ اللہ
۵۴۔ شیخ عبد الغافر الفارسی رحمہ اللہ
۵۵۔ شیخ عبد القادر الشنقیطی رحمہ اللہ
۵۶۔ شیخ محمد حبیب اللہ شنقیطی رحمہ اللہ
۵۷۔ شیخ منصور علی ناصف رحمہ اللہ
۵۸۔ شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ
۵۹۔ شیخ جلال الدین یوسف دمشقی رحمہ اللہ
۶۰۔ علّامہ احمد شاکر رحمہ اللہ (ت ۱۳۷۷ھ)
۶۱۔ علّامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (صاحب تخریج احادیث الشام و دمشق والسلسلةالصحیحةوالضعیفة وغیرها)
۶۲۔ سماحة الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (صاحب تعلیق علی محاضرة الدکتور عبد المحسن حمد العبادوغیرہ)
۶۳۔ شیخ محمد ابوشہبہ رحمہ اللہ (ت ۱۹۸۳ء)
۶۴۔ شیخ حمود عبداللہ لتویجری رحمہ اللہ صاحب الاحتجاج بالاثر
۶۶۔ شیخ عبد العلیم عبد العظیم بستوی رحمہ اللہ صاحب کتاب ''الاحادیث الواردة فی المهدی'' [1]
۶۵۔ ڈاکٹر عبد المحسن حمد العباد حفظہ اللہ صاحب عقیدة اهل السنة والاثر

وغیرهم کثیرون، رحم الله امواتهم ومتعنا الله بطول حیاة أحیائهم و احسن عاقبتنا و عاقبتهم۔

---

[1] المهدی : حقیقة --- لاخرافة ، الشیخ محمد اسمٰعیل المقدّم ص ۵۹۔۶۲ مقدمه عقد الدرر للشیخ مهیب البورینی نیز بعض آئمہ ومشائخ کی کتبِ متعلقہ اور اقتباسات وغیرہ

احادیثِ امام مہدی کے راوی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

امام مہدی کے بارے میں جن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے احادیث بیان کی ہیں، ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ
۵۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ
۶۔ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا
۷۔ اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا
۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما
۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۱۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
۱۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما
۱۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۱۶۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۱۷۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

۱۸۔ حضرت جابر بن ماجد الصدفی رضی اللہ عنہ

۱۹۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۰۔ حضرت قرہ بن ایاس المزنی رضی اللہ عنہ

۲۱۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۲۔ حضرت علی الہلالی رضی اللہ عنہ

۲۳۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

۲۴۔ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبید رضی اللہ عنہ

۲۵۔ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ

۲۶۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

۲۷۔ حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ

۲۸۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

۲۹۔ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ

۳۰۔ حضرت عَمرو بن مُرہ الجہنی رضی اللہ عنہ

۳۱۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۳۲۔ حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ

۳۳۔ حضرت ام الفضل بنت الحارث الہلالیہ رضی اللہ عنہا

۳۴۔ المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا

اسماء بعض معروف تابعین کرام رحمہم اللہ

۱۔ حضرت زین العابدین علی رحمہ اللہ بن حسین رضی اللہ عنہ

۲۔ حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ

۳۔ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ

۴۔ حضرت قتادہ بن دعامہ رحمہ اللہ

۵۔ حضرت امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ

۶۔ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ

۷۔ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ

۸۔ طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ

۹۔ امام مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ

۱۰۔ علی رحمہ اللہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما [1]

[1] حوالہ جاتِ سابقہ ایضاً

احادیث امامِ مہدی کو روایت و نقل کرنے والے آئمہ ومحدّثین رحمہم اللہ اور علماء کرام رحمہم اللہ

امام مہدی کے بارے میں جن آئمہ ومحدّثین اور علماءکرام رحمہم اللہ نے باسند احادیث روایت کی ہیں، اورانہیں اپنی کتب میں نقل وجمع کیا ہے، ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ امام ابوعوانہ رحمہ اللہ، اپنی مسند میں

۲۔ امام عبد بن حمید رحمہ اللہ، اپنی المختصر من المسند میں

۳۔ امام عبدالرزاق رحمہ اللہ، اپنی مصنف میں (۱۱/۷۱/۳)

۴۔ امام ابن خذیمہ رحمہ اللہ، اپنی صحیح میں

۵۔ علّامہ ابوغنم الکوفی رحمہ اللہ، اپنی کتاب الفتن میں

۶۔ امام دیلمی رحمہ اللہ، اپنی مسند الفردوس میں، جو ان کے بیٹے نے مسنداً مرتّب کی۔

۷۔ شیخ ابراہیم المشوخی رحمہ اللہ، اپنی کتاب المھدی المنتظر میں

۸۔ علّامہ عمر بن شبہ رحمہ اللہ، کما ذکر الامام السیوطی فی العرف الوردی.

۹۔ علّامہ الحسن بن سفیان رحمہ اللہ

۱۰۔ امام بخاری رحمہ اللہ، اپنی صحیح میں

۱۱۔ امام مسلم رحمہ اللہ، اپنی صحیح میں

۱۲۔ امام ابوعبداللہ نعیم بن حماد رحمہ اللہ (ت ۲۲۸ھ) اپنی کتاب الفتن میں (۸۹ب۔۱۰۵، الف)

۱۳۔ امام یحیٰی بن عبدالحمید الحمانی رحمہ اللہ (ت ۲۲۸ھ) اپنی مسند میں

۱۴۔ امام محمد ابن سعد رحمہ اللہ (ت ۲۳۰ھ) الطبقات الکبریٰ میں

۱۵۔ امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ (ت ۲۳۵ھ) اپنی المصنف میں

۱۶۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (ت ۲۴۱ھ) اپنی مسند میں

۱۷۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ (ت ۲۷۳ھ) اپنی سنن میں (۲/۱۳۶۶۔۱۳۶۸)

۱۸۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ (ت ۲۷۵ھ) اپنی سنن میں (۴/۱۰۶۔۱۰۹)

۱۹۔ امام ترمذی رحمہ اللہ (ت ۲۸۹ھ) اپنی سنن میں (۴/۵۰۵۔۵۰۶) جسے جامع بھی کہا جاتا ہے۔

۲۰۔ علّامہ حارث بن ابی اسامہ رحمہ اللہ (ت ۲۸۲ھ) اپنی مسند میں

۲۱۔ علّامہ ابوالحسن الحربی رحمہ اللہ (ت ۲۸۵ھ) الحربیات میں سے اول میں۔

۲۲۔ امام بزار رحمہ اللہ (ت ۲۹۲ھ) اپنی مسند میں

۲۳۔ امام نسائی رحمہ اللہ (ت ۳۰۳ھ) اپنی السنن الکبریٰ میں [1]

۲۴۔ امام ابویعلیٰ موصلی رحمہ اللہ (ت ۳۰۷ھ) اپنی مسند میں

۲۵۔ علّامہ الرویانی رحمہ اللہ (ت ۳۰۷ھ) اپنی مسند میں

۲۶۔ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ (ت ۳۱۰ھ) اپنی تہذیب الآثار میں

۲۷۔ امام ابوجعفر عقیلی رحمہ اللہ (ت ۳۲۲ھ) اپنی الضعفاء میں

۲۸۔ علّامہ ابن المناوی رحمہ اللہ (ت ۳۳۶ھ) اپنی الملاحم میں

۲۹۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ (ت ۳۵۴ھ) اپنی صحیح میں۔ الاحسان ۲۶۶۔ الموارد ص ۴۶۳)

۳۰۔ امام طبرانی رحمہ اللہ (ت ۳۶۰ھ) اپنی تینوں معاجم (معجم کبیر و معجم اوسط و معجم صغیر) میں

۳۲۔ امام ابوالحسین آبری رحمہ اللہ (ت ۳۶۳ھ) اپنی مناقب الامام الشافعی رحمہ اللہ میں

۳۳۔ امام ابوبکر ابن المقری (ت ۳۸۱ھ) اپنی معجم میں

---

[1] امام نسائی کی السنن الکبریٰ بھی چھپ کر مارکیٹ میں آ چکی ہے۔ جو کئی جلدوں پر مشتمل ہے جب کہ السنن الصغریٰ بنام سنن نسائی پہلے سے ہی معروف اور سنن اربعہ میں سے ایک ہے۔

۳۴۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ (ت ۳۸۵ھ) اپنی الافراد میں

۳۵۔ امام خطابی رحمہ اللہ (ت ۳۸۸ھ) اپنی معالم السنن میں

۳۶۔ امام ابن مندہ رحمہ اللہ (ت ۳۹۵ھ) اپنی تاریخ اصبہان میں

۳۷۔ امام حاکم رحمہ اللہ (ت ۴۰۵ھ) اپنی المستدرك على الصحيحين میں

۳۸۔ علّامہ تمام البرازی رحمہ اللہ (ت ۴۱۴ھ) اپنی الفوائد میں

۳۹۔ علّامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ (ت ۴۳۰ھ) اپنی حلیۃ الاولیاء اور کتاب المہدی میں

۴۰۔ علّامہ ابوعمرو الدانی المقری رحمہ اللہ (ت ۴۴۴ھ) اپنی کتاب السنن الواردۃ فی الفتن میں۔

۴۱۔ امام بیہقی رحمہ اللہ (ت ۴۵۸ھ) اپنی دلائل النبوۃ اورالبعث و النشور میں

۴۲۔ علّامہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (ت ۴۶۴ھ) اپنی تلخیص المتشابہ اور المتفق و المفترق میں

۴۳۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ (ت ۵۴۴ھ) اپنی الشفاء باحوال المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں

۴۴۔ علّامہ ابن عساکر رحمہ اللہ (ت ۵۷۱ھ) اپنی تاریخ دمشق المعروف تاریخ ابن عساکر میں

۴۵۔ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ (ت ۵۹۷ھ) اپنی تاریخ الاسلام میں

۴۶۔ امام قرطبی رحمہ اللہ (ت ۶۷۱ھ) اپنی کتاب التذکرۃ فی احوال الموتیٰ وامور الآخرۃ میں۔

۴۷۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (ت ۷۲۸ھ) اپنی منہاج السنۃ النبویۃ میں

۴۸۔ علّامہ ابوالحجاج المزی رحمہ اللہ (ت ۷۴۸ھ) اپنی منہاج السنۃ النبویہ میں۔

۴۹۔ علّامہ ذہبی رحمہ اللہ (ت ۷۴۸ھ) اپنی تلخیص مستدرک حاکم میں

۵۰۔ علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ (ت ۷۵۱ھ) اپنی المنار المنیف فی الصحیح وا لضعیف میں

۵۱۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ (ت ۷۷۴ھ) اپنی تفسیر اور الفتن اور الملاحم (نہایۃ

البدایہ) میں

۵۲۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۳ھ) اپنی فتح الباری شرح صحیح بخاری اور تہذیب التہذیب میں

۵۳۔ علّامہ سخاوی رحمہ اللہ (ت ۹۰۶ھ) اپنی فتح المغیث میں

۵۴۔ امام سیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ) اپنی کتاب العرف الورد ی فی اخبار المھدی میں

۵۵۔ علّامہ ابوالحسن السمہودی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ)

۵۶۔ علّامہ عبدالروف المناوی رحمہ اللہ (ت ۱۱۳۲ھ) اپنی فتح القدیر شرح الجامع الصغیر للسیوطی میں

۵۷۔ امیر صنعانی رحمہ اللہ (ت ۱۱۸۲ھ) ان کا متعلقہ کلام علّامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الاذاعة'' میں نقل کیا ہے۔

۵۸۔ امام سفارینی رحمہ اللہ (ت ۱۱۸۸ھ) اپنی لوامع الانوار البھیۃ، البحور الذاخرۃ اور المسیح الدجال و اسرار الساعۃ میں

۵۹۔ شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ (ت ۱۲۰۲ھ) اپنی کتاب الرد علی الرافضۃ میں

۶۰۔ امام شوکانی رحمہ اللہ (ت ۱۲۵۰ھ) اپنی التوضیح فی تواتر ما جاء فی المنتظر و الدجال و المسیح میں

۶۱۔ علّامہ محمد بشیر السہسوانی رحمہ اللہ (ت ۱۳۲۶ھ) اپنی صیانة الانسان من وسوسة دحلان میں

۶۲۔ علّامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ (ت ۱۳۲۹ھ) اپنی عون المعبود شرح ابو داؤد میں

۶۳۔ علّامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (ت ۱۳۲۹ھ) اپنی التصریح بما تواتر فی نزول

المسیح میں

۶۴۔ علّامہ عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ (ت ۱۳۵۳ھ) اپنی تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں

۶۵۔ شیخ البارودی رحمہ اللہ، اپنی کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم میں۔

۶۶۔ شیخ ابوبکر الاسکاف رحمہ اللہ، اپنی کتاب فوائد الاخبار میں۔

۶۷۔ شیخ حسن بن سفیان رحمہ اللہ کما فی العرف الوردی.

۶۸۔ ڈاکٹر عبدالعلیم البستوی رحمہ اللہ، اپنی کتاب الاحادیث الوارده فی المھدی میں۔

۶۹۔ علّامہ ڈاکٹر عبدالمحسن حمد العباد حفظہ اللہ، اپنی کتاب الرد علی من کذّب بالاحادیث الصحیحۃ الواردۃ فی المھدی، وکتاب عقیدہ اھل السنۃ و الاثر فی المھدی المنتظر

یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ صحیحین (بخاری و مسلم) میں امام مہدی کا نام نہیں صرف اوصاف وارد ہوئے ہیں جن کے بارے میں اہلِ علم نے کہا ہے کہ وہ امام مہدی کے سوا کسی دوسرے پر ہرگز فِٹ نہیں بیٹھتے۔ [1]

یہ صرف کچھ معروف آئمہ وعلماء اور محدِّثین کرام کے اسماء گرامی ہیں جب کہ امام مہدی کا تذکرہ کرنے والے اہلِ علم کی تعداد تو بے شمار ہے۔

[1] جیسا کہ احادیثِ مہدی میں یہ بات واضح ہوجائے گی۔ان شاء اللہ

ظہورِ امام مہدی کے حق میں لکھی گئی کُتب و رسائل

مفسرینِ قرآن اور شارحینِ حدیث نے اپنی کتبِ تفسیر وشروح میں ظہورِ امام مہدی کے موضوع پر بڑی واضح تفصیلات ذکر کی ہیں۔ ان پر مستزاد کتنے ہی آئمہ وعلماء امت وہ بھی ہیں جنہوں نے علاماتِ قیامت اور خاص ظہورِ امام مہدی کے بارے میں مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں، مثلاً:

(۱)عقد الدرر فی اخبار المنتظر ۔ وھو المھدی:

اس سلسلہ میں ایک کتاب " عقد الدرر فی اخبار المنتظر ۔ وھو المھدی " ہے، جو کہ علّامہ یوسف بن یحییٰ المقدسی الشافعی رحمہ اللہ (ت ۶۸۵ ھ) کی تالیف ہے۔ جسے شیخ مہیب بن صالح البورینی حفظہ اللہ (اُردن) نے اپنی تحقیق وتعلیق کے ساتھ مکتبۃ المنار، الزرقاء (اُردن) سے ۱۴۰۵ھ، ۱۹۸۵ء میں شائع کروایا۔ یہی کتاب ۱۳۹۹ھ میں ڈاکٹر عبد الفتاح الحلو (جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، الریاض) کی تعلیقات سے بھی مکتبۃ الخانجی کی طرف سے چھپ چکی ہے، لیکن وہ کئی اعتبار سے ناقص التحقیق ہے۔ جس کی تفصیل بھی شیخ مہیب نے اپنے مقدمۂ تحقیق میں ذکر کردی ہے، جس میں اس تحقیق میں پائی جانے والی چار سو سے زائد غلطیاں بھی جمع کردی ہیں۔ [1]

(۲)الفتن:

تالیف: امام نعیم بن حماد الخزاعی المروزی رحمہ اللہ (ت ۲۲۸ ھ) شیخ الامام بخاری رحمہ اللہ۔

---

[1] مقدمہ تحقیق العقد الدرر ص ۳۷۔ ۴۹

اس کتاب کے مخطوطے الریاض، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں موجود ہیں جو کہ دراصل ترکی، انڈیا، لندن، اور عراق (۲۰۳ق) میں پائے جانے والے نسخوں کا عکس ہیں۔اس کتاب کو بھی ''فِتن اور علامات'' کے سلسلے میں تحقیق کر کے شیخ مہیب حفظہ اللہ شائع کرنے والے تھے بلکہ اغلب خیال ہے کہ شائع ہو چکی ہوگی۔مگر تا حال ہمیں دستیاب نہیں ہو سکی۔

(۳)طُرق احادیث المهدی:

حافظ ابوزرعہ عراقی۔ [1]

(۴ علّامہ ابو بکر ابن ابی خیثمہ زہیر بن حرب نے ایک کتاب میں امام مہدی سے تعلق رکھنے والی احادیث جمع کی ہیں۔جس کا تذکرہ علّامہ ابن خلدون نے امام سہیلی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے اپنے مقدمۂ تاریخ میں کیا ہے۔ [2]

(۵)الملاحم و جزء فی المهدی:

علّامہ ابوالحسین المناوی رحمہ اللہ، احمد بن جعفر البغدادی رحمہ اللہ (ت ۳۳۶ھ) [3]

(۶)المهدی یااخبار المهدی:

حافظ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ (ت ۴۳۰ھ) یہ مخطوطہ ہے، امام سیوطی رحمہ اللہ نے الجامع الصغیر میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اپنی متعلقہ کتاب ''العرف الوردی'' میں اس کا خلاصہ ذکر کر کے اضافے کیے ہیں۔

(۷)السنن الواردة فی الفتن:

ابوعَمر وعثمان بن سعید الدانی المقریٔ رحمہ اللہ (ت ۴۴۴ھ) یہ بھی تا حال مخطوطہ ہی ہے۔

(۸)البعث و النشور:

امام بیہقی رحمہ اللہ (ت ۴۵۸ھ) یہ بھی مخطوطہ ہی ہے۔

---

[1] بحوالہ ذیل" تذکرة الحفاظ للذهبی ، لابن فهد.

[2] مقدمه ابن خلدون ص ۵۵۶، الروض الانف للسهیلی ۱/ ۲۸۰

[3] فتح الباری ۱۳/ ۲۱۲

(۹)جزء ابن کثیر رحمہ اللہ:

امام ابن کثیر رحمہ اللہ (ت ۷۷۴ھ) نے امام مہدی کے بارے میں ایک مستقل جزء تالیف کیا ہے، جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب "النهايه ۔ الفتن و الملاحم" میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ [1]

(۱۰)ارتقاء الغرف:

امام سخاوی رحمہ اللہ (ت ۹۰۶ھ) اس کتاب کا ذکر خود انہوں نے اپنی دوسری کتاب "المقاصد الحسنه" میں کیا ہے۔

(۱۱)العرف الوردی فی اخبار المهدی:

امام سیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ) یہ کتاب امام سیوطی رحمہ اللہ کے مجموعہ فتاویٰ کے ضمن میں چھپ چکی ہے۔اس کتاب میں امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس موضوع سے متعلقہ دوسو احادیث و آثار جمع کیے ہیں۔ [2]

(۱۲) القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر :

علّامہ ابن حجر ہیتمی شافعی مکی رحمہ اللہ (ت ۹۷۴ھ) یہ کتاب مصطفٰے عاشور کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ مکتبۃ القرآن، قاہرہ مصر سے چھپ چکی ہے۔ [3]

(۱۳) البرهان فی علاماتِ مهدی آخر الزمان:

علّامہ علی متقی ہندی رحمہ اللہ (علی عبد الملک حسام الدین الہندی رحمہ اللہ (ت ۹۷۵ھ) اس کتاب کے مخطوطات مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، الریاض اور انڈین آفس لندن میں موجود ہیں۔ اور غالب خیال یہ ہے کہ مذکورہ کتاب دراصل علّامہ یوسف بن یحییٰ المقدسی الشافعی کی کتاب

---

[1] النهاية۔الفتن و الملاحم۔امام ابن کثیر رحمہ اللہ بتحقق ڈاکٹر طه زینی جلد ۱ ص ۳۰

[2] الحاوی للفتاویٰ للسیوطی ۲/ ۵۷

[3] بحوالہ البرزنجی فی الاشاعه و السفارینی فی لوامع الانوار البهية ۔ نیز دیکھیئے عقیدة اهل السنه للعبّاد ص ۱۷۰

’’عقدرالدرر‘‘ کی تلخیص ہے۔ [1]

(۱۴) تلخیص البیان فی علاماتِ مہدی آخر الزمان:

یہ پہلی کتاب البرہان کی مختصر ہے۔اوراس کا مخطوطہ برٹش میوزیم میں موجود ہے۔ [2]

(۱۵) المشرب الوردی فی مذہب المہدی:

ملاعلی قاری رحمہ اللہ (ت ۱۰۱۴ھ) اس کا مخطوطہ دار الکتب المصر یہ (ب ۲۳۲۳) میں موجود ہے۔ [3]

(۱۶)فرائد فوائد الفکر فی المہدی المنتظر:

مرعی بن یوسف الکرمی الحنبلی رحمہ اللہ (ت ۱۰۳۳ھ) اس کا مخطوطہ پیرس اور انڈین آفس لندن میں موجود ہے۔ [4]

(۱۷)الاشاعۃ لاشراط الساعۃ:

للبرزنجی رحمہ اللہ (ت ۱۱۰۳ھ) یہ کتاب چھپ چکی ہے۔

(۱۸)جز ءصنعانی:

علّامہ محمد بن اسمٰعیل صنعانی رحمہ اللہ صاحب سبل السلام (ت ۱۱۸۳ھ) نے ظہورِ امام مہدی کے بارے میں واردہ احادیث کو مستقل ایک کتاب میں جمع کیا ہے۔ [5]

(۱۹)البحور الزاخرۃ فی علوم الآخرۃ:

محمد بن الحاج احمد السفارینی الحنبلی رحمہ اللہ (ت ۱۱۸۸ھ) [6]

---

1. بحوالہ کتاب البرزنجی ”الاشاعہ فی اشراط الساعہ‘‘ وملا علی قاری رحمہ اللہ ” المرقاۃ ۵/ ۱۸۲
2. المہدی : حقیقۃ ...... لاخرافہ للمقدم ص ٦٤.
3. البرزنجی فی الاشاعۃ
4. ”الاذاعۃ“ علّامہ نواب صدیق حسن خان ص۱۳۳، ولوامع الانوار البھیۃ للسفارینی
5. بحوالہ الاذاعۃ، علّامہ نواب صدیق حسن خان ص ١١٤
6. بحوالہ سابقہ ص ۱۱۰، ۱۶۳

(۲۰)التوضیح فیما تواتر فی المنتظر و الدجال و المسیح:

تالیف امام شوکانی رحمہ اللہ (ت ۱۲۵۰ھ) یہ کتاب شیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ کے بقول انڈیا میں چھپ چکی ہے اور اس کا تذکرہ کئی اہلِ علم نے کیا ہے۔ یہ کتاب دراصل موصوف کی کتاب ''قطر الولی علی حدیث الولی'' کی تحقیق و مطالعہ پر مشتمل ہے۔''[1]

(۲۱)عقود الدرر فی تحقیق القول بالمهدی المنتظر:

احمد بن زینی دحلان رحمہ اللہ، مخطوطہ نمبر ۴۸۳ قسم المخطوطات جامعہ کنگ سعود الریاض، ۷ق (۱۳۰۴ھ)

(۲۲)تلخیص البیان فی علامات مهدی آخر الزمان:

شیخ اقسرائی مخطوطہ نمبر (۶۳/ ۲۴۰، ۷ق) مکتبہ عارف حکمت، مدینہ منورہ

(۲۳)التصریح بما تواتر فی نزول المسیح:

علّامہ انور شاہ کشمیری حنفی رحمہ اللہ (ت ۱۳۵۲ھ) مطبوع تحقیق ابوغدہ۔![2]

(۲۴)الجواب المقنع المحررفی الرد علی من طغیٰ و تجبر بدعویٰ ان عیسیٰ هوالمهدی المنتظر:

شیخ محمد حبیب اللہ شنقیطی رحمہ اللہ[3] طبع قاہرہ، مصر ۱۳۴۵ھ

(۲۵)رسالة المهدی :

ملا علی القاری رحمہ اللہ ۔ اس کا مخطوطہ بلدیہ اسکندریہ (مصر) کے مکتبہ میں ہے۔[4] نئے

---

[1] فتح القدیر شوکانی ۱/ ۴۹۷ ، تعلیقات ابو غده علی کتاب " التصریح" ص۵۷، ولایة الله و الطریق الیها ، شیخ ابراهیم هلال و الاذاعه ص۱۱۳

[2] فتح القدیر شوکانی ۱/ ۴۹۷ ، تعلیقات ابو غده علی کتاب " التصریح" ص ۵۷، ولایة اللهو الطریق الیها ، شیخ ابراهیم هلال و الاذاعه ص۱۱۳

[3] فتح القدیر شوکانی ۱/ ۴۹۱، تعلیقات ابو غده علی کتاب " التصریح" ص ۵۷، ولایة الله و الطریق الیها ، شیخ ابراهیم هلال و الاذاعه ص ۱۱۳

[4] اس کا تذکرہ موصوف نے اپنی کتاب زاد المسلم (۲/ ۴۱) میں کیا ہے۔

ایڈیشن سے اور مطبوعہ نسخہ قدیمہ مکتبہ حرم مکی میں موجود ہے۔(بحوالہ کتاب الشیخ عبدالعلیم ۱/ ۱۳۲)

(۲۶)تحدیق النظر باخبار الامام المنتظر:

شیخ محمد بن عبدالعزیز المانع رحمہ اللہ اس کا مخطوطہ دار الکتب المصریہ میں موجود ہے۔ [2]

(۲۷)مختصر اخبار المشاعة فی الفتن و اشراط الساعة و اخبار المهدی:

شیخ عبداللہ آل الشیخ رحمہ اللہ یہ مطابع الریاض سے شائع ہوچکی ہے۔ [1]

(۲۸)الاحادیث الواردة فی المهدی فی میزان الجرح والتعدیل:

ڈاکٹر شیخ عبدالعلیم بن عبدالعظیم حفظہ اللہ، یہ مکہ یونیورسٹی میں پیش کیا جانے والا مقالہ ہے۔ جو ڈاکٹر ابوشہبہ کی زیرِ نگرانی ترتیب دیا گیا ہے۔ [3]

(۲۹)البیان فی اخبار صاحب الزمان:

علّامہ ابن کج الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۰)رسالة العراقی:

علّامہ ادریس بن محمد العراقی، امام مہدی کے بارے میں ان کا ایک مستقل رسالہ ہے۔

(۳۱)سید البشر یتحدث عن المهدی المنتظر:

الشیخ خالد محمود لیمود رحمہ اللہ

(۳۲)حقیقة الخبر عن المهدی المنتظر:

صلاح عبدالحمید الہادی رحمہ اللہ

---

[1] ملا علی قاری رحمہ اللہ کی ایک کتاب کا نام ۱۵ نمبر پر بھی گزرا ہے۔

[2] بحوالہ الرد علی من کذب بالاحادیث الصحیحه الواردة فی المهدی، ڈاکٹر عبدالمحسن حمد العباد ص ۳۸ طبع اول ۱۴۰۲ھ مطابع الرشید مدینہ منورہ

[3] زیرِ نظر کتاب کی کتابت ہوچکی تھی کہ یہ رسالہ دو جلدوں میں شائع اور باعثِ استفادہ ہوگیا ہے۔

(۳۳)المهدی المنتظر:

شیخ ابراہیم المشوخی، طبع مکتبۃ المنار، الزرقاء اُردن ۱۴۰۳ھ، ۱۹۸۳ [1]

(۳۴)باب فی المهدی:

الشیخ منصور علی ناصف رحمہ اللہ، انہوں نے اپنی معروف کتاب التاج الجامع للاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں امام مہدی کے بارے میں مستقل ایک باب قائم کیا ہے۔

(۳۵)المهدی المنتظر:

شیخ ابوالفضل الغماری رحمہ اللہ، طبع اسماعیل تمام

(۳۶)الرد علی من کذب بالاحادیث الصحیحه الواردة فی المهدی:

ڈاکٹر عبدالمحسن حمد العباد حفظہ اللہ

(۳۷)عقیدة اهل السنة و الاثر فی المهدی المنتظر:

ڈاکٹر العباد حفظہ اللہ [2]

(۳۸)الاحتجاج بالاثر علی من انکر المهدی المنتظر:

شیخ عبداللہ حمود التویجری رحمہ اللہ، طبع دارالافتاء، الریاض

(۳۹)المهدی بین الحقیقه و الخرافه:

عبدالقادر احمد عطاء رحمہ اللہ، مطبوعہ القاہرہ، مصر

(۴۰)المهدی و اشراط الساعة:

شیخ محمد علی الصابونی رحمہ اللہ (مطبوع)

---

[1] بحواله المهدی المنتظر للغماری ص ۵

[2] ڈاکٹر موصوف حفظہ اللہ کی یہ کتاب دراصل مدینہ یونیورسٹی میں دیا گیا ایک لیکچر ہے اور پہلی کتاب کے ساتھ ہی یہ شائع ہوا ہے۔ اور اس سے قبل مجلہ الجامعہ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ (شمارہ ذوالقعدہ ۱۳۸۸ھ، ۱۹۶۸ء)

یہ کچھ کتابوں کے نام ''مشتے نمونہ از خروارے'' کے مصداق ہیں۔ ورنہ اس موضوع پر بے شمار اہلِ علم نے بکثرت لکھا اور مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔

❁ یہیں ان لوگوں کا تذکرہ بھی کر دیں، جنہوں نے احادیثِ امام مہدی پر اعتراض کیا ہے۔ اور بعض نے تو ظہورِ امام مہدی سے انکار ہی کر دیا۔

۱: ان میں سے پہلا نام علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کا آتا ہے۔ جن کے بارے میں کچھ تفصیل حرفِ گفتنی، حاشیہ نمبر ۱ میں آ گئی ہے کہ یہ منکرین میں سے نہیں ہیں۔ وللہ الحمد

۲: علّامہ رشید رضا مصری رحمہ اللہ۔ تفسیر منار الاسلام ۹/۴۹۹۔۵۰۴

۳: محمد فرید وجدی رحمہ اللہ۔ دائرۃ معارف القرن العشرین ۱۰/ ۴۸۰

۴: احمد امین رحمہ اللہ۔ ضحی الاسلام ۳/۲۳۷، ۲۴۱، ۲۴۳

۵: عبد الرحمن، محمد عثمان رحمہ اللہ۔ تعلیقات علی تحفۃ الاحوذی ۶/ ۲۴۱، ۶/۴۷۴

۶: محمد عبد اللہ عنان رحمہ اللہ۔ مواقف حاسمۃ فی تاریخ الاسلام ص ۳۵۹۔ ۳۶۴

۷: محمد فہیم ابو عبیہ رحمہ اللہ۔ تعلیقاتہ علی النہایۃ لابن کثیر ۱/ ۳۷

۸: عبد الکریم الخطیب رحمہ اللہ۔ المسیح فی القرآن و التوراۃ والانجیل ص ۵۳۹

۹: شیخ عبد اللہ بن زید آل محمود رحمہ اللہ۔ لامہدی ینتظر بعد الرسول خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰: سعد محمد حسن رحمہ اللہ۔ المہدیۃ فی الاسلام ص ۴۴، ۴۹، ۱۷۴

۱۱: الشیخ ابراہیم بن سلیمان الجبہان رحمہ اللہ۔ تبدید الظلام و تنبیہ النیام الی خطر التشیع علی المسلمین والاسلام ص ۳۹۶۔ ۴۷۶۔۴۸۱

۱۲: مولانا مودودی رحمہ اللہ (بحوالہ لامہدی ینتظر للشیخ آل محمود رحمہ اللہ، الرد

علی من کذب بالاحادیث الصحیحه الواردة فی المهدی ، للعبّاد حفظہ اللہ ص ۱۳۷، ۱۳۸، والاحتجاج بالاثر ، للتویجری رحمہ اللہ ص ۹۳)

۱۳: محمد درویش البیروتی (اللبنانی رحمہ اللہ) اسنی المطالب فی احادیث مختلفة المراتب ص ۲۹٦ طبع قطر باہتمام ادارہ احیاء التراث الاسلامی۔

❀ یہاں یہ بات بھی واضح کردیں کہ یہ سب ماضی قریب کے لوگ ہیں۔ متقدمین میں سے کوئی شخص بھی امام مہدی کا منکر نہیں ہے۔ البتہ بعض اقوال معروف تابعی حضرت مجاہد اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہما کی طرف منسوب کیے گئے ہیں کہ وہ احادیثِ مہدی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ مراد لیتے تھے۔ لیکن ان اقوال کی اسناد بھی صحیح نہیں ہیں۔ [1]

❀ یہیں ایک اور بات کی طرف بھی توجہ دلاتے جائیں کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو ''اہلِ قرآن'' کہلوانا پسند کرتے ہیں، حالانکہ دراصل وہ منکرینِ حدیث وسنت ہیں۔ یہ لوگ عبد اللہ چکڑالوی کی معنوی اولاد ہیں۔ اور کچھ لوگ منکرینِ حدیث تو نہیں ہیں، لیکن بقول شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمہ اللہ :

> ''ان کے اندازِ فکر سے حدیث کا استخفاف اور استحقار معلوم ہوتا ہے۔ اور طریقۂ گفتگو سے انکار کے لیے چور دروازے کھل سکتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے ہی شیخ الحدیث نے مولانا امین احسن اصلاحی رحمہ اللہ ، مولانا شبلی نعمانی، رحمہ اللہ مولانا حمید الدین فراہی رحمہ اللہ ، مولانا مودودی رحمہ اللہ اور عام فرزندانِ ندوہ کو شمار کیا تھا۔'' [2]

تھوڑا سا آگے چل کر لکھا ہے:

> ''میری رائے میں مولانا مودودی رحمہ اللہ اور مولانا اصلاحی رحمہ اللہ صاحب کے نظریات نہ صرف مسلک اہلِ حدیث کے خلاف ہیں ، بلکہ ان کے یہ نظریات

[1] دیکھیے :الاحادیث الواردة فی المهدی ڈاکٹر عبد العلیم بستوی حفظہ اللہ ۱/ ۳۰-۳۱ طبع اوّل۔

[2] دیکھیے حجیتِ حدیث، تالیف شیخ الحدیث موصوف رحمہ اللہ ص ۲۵۴

آئمۂ حدیث کے بھی خلاف ہیں۔ان میں آج کے جدید اعتزال وتجہّم کے جراثیم مخفی ہیں''۔(حوالہ سابقہ)

حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ (جن کی اردو تفسیر احسان البیان سعودی حکومت نے چھاپی ہے) اپنے ایک مقالہ بعنوان ''مولانا امین احسن اصلاحی۔تصویر کا دوسرا رُخ'' میں لکھتے ہیں کہ:

''اصلاحی صاحب کے ارشد تلامذہ میں سے جناب جاوید احمد غامدی ہیں۔انہوں نے کئی مسلّماتِ اسلامیہ کا انکار کیا ہے۔اورآگے ان کے شاگرد بھی انہی کی روش پر چل نکلے ہیں،حتی کہ جنوری ۱۹۹۶ء کے ماہنامہ ''اشراق'' لاہور میں موصوف نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نزولِ آسمانی سے،ظہورِ امام مہدی وخروجِ دجال سے اور یاجوج،ماجوج کے وجود سے بھی انکار کر دیا ہے''۔ [1]

[1] بحوالہ ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور جلد ۵ شمارہ ۳ بابت ۱۷/رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ، ۱۶/جنوری ۱۹۹۸ء قسط دوم آخری از مقالہ۔

امام مہدی کے بارے میں
شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی رائے

یہاں ہم امام مہدی کے بارے میں دوسر برآوردہ اہلِ علم وتحقیق کے اقوال نقل کرر ہے ہیں، جن میں سے پہلے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہیں۔وہ اپنی کتاب ''منہاج السنہ (۲۱۱/۴) میں لکھتے ہیں:

''وہ احادیث جن سے امام مہدی کے ظہور پر استدلال واحتجاج کیا جاتا ہے۔وہ سب صحیح ہیں جنہیں امام ابوداؤد، ترمذی، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور دیگر آئمہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اور پھر امام موصوف نے حضرت ابن مسعود، اُم المومنین حضرت ام سلمہ، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی مرویات بھی نقل کی ہیں''۔

اورآگے فرماتے ہیں:

''ان احادیث کے بارے میں بعض لوگوں کو غلطی لگی، ایک گروہ نے انکار کردیا، اورابن ماجہ کی اُس حدیث کو دلیل بنایا جس میں ہے''۔

((لا مھدی الا عیسی ابن مریم)) [1]

''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے سوا دوسرا کوئی مہدی نہیں۔''

لیکن یہ روایت ضعیف ہے، ابومحمد بن ولید البغدادی وغیرہ نے اس روایت پر اعتماد کیا۔

[1] سنن ابن ماجه ۲/ ۱۳٤۰ ـ۱۳٤۱ بتحقیق محمد فواد عبد الباقی وجامع بیان العلم ، ابن عبدالبر ۱/۱۵۵ و انظر ایضاً مستدرك الحاكم ٤/ ٤٤١ و السنن الوارده فی الفتن ابو عَمرو الدانی ۳/ ۳/ ۲، ٤/ ۹/ ۱، ۵/ ۲۲/ ۲ بحواله الضعیفه للالبانی ۱/ ۱۰۳ حدیث ۷۷

جب کہ یہ قابل اعتماد نہیں ہے۔ [1]

اس سے آگے شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے ابن ماجہ کی اس حدیث کی سند پر قدرے تفصیل سے کلام کیا ہے۔ آگے جا کر دوسرے گروہ کا تذکرہ کیا ہے جو کہ ''شیعہ'' ہیں اور ناحق طور پر اپنے امامِ منتظر محمد بن حسن عسکری کو ''مہدی'' بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ احادیث میں بالصراحت وارد ہوا ہے کہ امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ اور پھر تیسرے درجہ پر ان مختلف لوگوں کا تذکرہ کیا ہے۔ جنہوں نے اپنے اپنے مہدیوں کا بلاوجہ اعلان کیا''۔ [2] شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے دوسرے رسالہ '' فضل اهل البيت و حقوقهم ''میں لکھا ہے:

''اہلِ بیت کے فضائل میں سے ہی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ آخر زمانہ میں انہی میں سے امام مہدی کا ظہور ہوگا جو کہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جب کہ یہ ظلم و جَور سے بھر چکی ہوگی۔''

اور آگے لکھتے ہیں:

''امام مہدی جن کے ظہور کی نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے۔ اس بات کو نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا علم رکھنے والے، انہیں اپنے سینوں میں محفوظ کر لینے والے، ان کے اور ان کے رواۃ کے بارے میں بحث وتحقیق کرنے والے کبار آئمہ حدیث مثلاً امام ابو داؤد و ترمذی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔ اور آگے اس بات کی دلیل کے طور پر متعدد احادیث بھی ذکر کی ہیں''۔ [3]

---

[1] منهاج السنة النبوية ٤/ ٢١١ یاد رہے کہ اس روایت کو امام نسائی، بیہقی، حاکم، ابن الجوزی، اور یوسف بن یحییٰ المقدسی رحمہ اللہ نے ضعیف و منکر قرار دیا ہے (دیکھیئے عقد الدرر ص ٦٠-٦٢ بتحقیق شیخ مہیب رحمہ اللہ)

[2] منهاج السنه ایضاً و المنتقیٰ من المنهاج بحواله الاحتجاج بالاثر ص ٤٢

[3] بحوالہ کتاب "علی الرضا" تالیف ڈاکٹر محمد علی البار "الطب النبوی" و انظر "فضل اهل البيت و حقوقهم" تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ص ٤٦ بتعلیقات ابوتراب الظاهری رحمہ اللہ۔

علّامہ ابن قیمؒ رحمہ اللہ کی تحقیقاتِ دقیقہ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے شاگردِ رشید علّامہ ابن قیمؒ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''المنار المنیف فی الصحیح و الضعیف ''(ص ۱۴۸ تا ۱۵۵) میں لکھا ہے کہ امام مہدی کے بارے میں اہلِ سنت کے تین اقوال ہیں:

پہلا قول:

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس امام مہدی سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اور درحقیقت وہی مہدی ہیں۔ اس قول والوں نے سنن ابن ماجہ کی اس حدیث کو دلیل بنایا ہے جو ابھی گزری ہے۔ [1]

اس کا جواب:

اولاً یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے صراحت فرمائی ہے کہ:

''یہ روایت منکر ہے۔ اور یہی صحیح ہے، کیونکہ اس کا دارو مدار محمد بن خالد الجندی پر ہے۔ اور علّامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''العلل المتناهيه'' میں امام بیہقی رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ اس کا دارو مدار جندی پر ہے۔ اور وہ مجہول ہے۔ اس نے ابان بن عیاش سے راویت بیان کی ہے۔ اور وہ متروک وغیر مقبول ہے۔ اور یہ روایت منقطع وغیر موصول بھی ہے۔ [2]

اسی طرح امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنے شیخ امام حاکم رحمہ اللہ نیشاپوری جیسے ماہرِ علم حدیث اور

---

[1] دیکھیے صفحہ ۷۰ تحت، عنوان ''امام ابن تیمیہؒ کی رائے''۔

[2] العلل المتناهيه فی الاحاديث الواهيه، علّامه ابن الجوزی۲/ ۳۷۹ كتاب الملاحم و الفتن بتحقيق الشيخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ طبع فيصل آباد۔

راویوں کے حالات کوخوب جاننے والے امام سے نقل کیا ہے کہ جندی مجہول ہے، ابن ابی عیاش متروک ہے، اوراس سند کے ساتھ یہ روایت ضعیف ہے۔'' ❶

علّامہ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی جندی کو منکر الحدیث کہا ہے۔ اور ابان کا حسن سے سماع ثابت نہیں ہے۔ یہی علت امام حاکم رحمہ اللہ نے بھی ذکر کی ہے''۔ ❷

امام شوکانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الفوائد المجموعہ'' میں لکھا ہے کہ علّامہ صنعانی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ روایت موضوع ومن گھڑت ہے''۔ ❸

امام سیوطی رحمہ اللہ نے ''العرف الوردی فی اخبار المہدی'' میں امام قرطبی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب ''التذکرۃ فی احوال الموتٰی وامور الآخرہ میں لکھا ہے:

''اس روایت کی سند ضعیف ہے''۔

دورِ حاضر کے عظیم محدث علّامہ البانی رحمہ اللہ نے "سلسلة الاحاديث الضعيفه" میں اس حدیث کوضعیف ومنکر قرار دیتے ہوئے اس کی تین علّتیں بیان کی ہیں۔ اور امام بیہقی رحمہ اللہ، امام حاکم، رحمہ اللہ امام ذہبی، رحمہ اللہ امام سیوطی رحمہ اللہ، امام صنعانی رحمہ اللہ، امام شوکانی رحمہ اللہ، امام قرطبی رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (التقریب وفتح الباری) کے اقوال و بیانات نقل کئے ہیں۔'' ❹

ثانیاً:

اگر اس روایتِ مذکورہ کو صحیح بھی مان لیا جائے تب بھی اس سے دلیل اخذ کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے درمیان ''مہدیٔ اعظم'' ہیں۔ اور صحیح احادیث میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ وہ مشرقی دمشق کے سفید مینار پر نازل ہوں گے۔

---

❶ مستدرك حاكم، كتاب الفتن و الملاحم ٤/ ٤٤١

❷ ميزان الاعتدال ۔ علّامه ذهبى رحمہ اللہ ٣/ ٥٣٥

❸ الفوائد المجموعه فى الاحاديث الموضوعة ص ٥١١ بتحقیق علّامہ عبدالرحمن بن یحییٰ المعلمی الیمانی رحمہ اللہ۔ طبع مصر

❹ الفوائد المجموعة فى الاحاديث الموضوعة ص ٥١١ بتحقیق علّامہ عبدالرحمن بن یحییٰ المعلمی الیمانی رحمہ اللہ۔ طبع مصر

اور کتاب اللہ کے ساتھ حکومت وفیصلے کریں گے۔ یہود ونصاریٰ کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کردیں گے۔ اور اس وقت کی عام غیر اسلامی ملتوں کے لوگوں کو وہ ہلاک کردیں گے۔

لہٰذا یہ کہنا صحیح ہے کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی مہدی نہیں اگرچہ ان کے سوا بھی کوئی مہدی ہوسکتا ہے، جیسے یہ کہا جاسکتا ہے کہ:

''نفع دینے والے علم کے سوا کوئی علم نہیں۔ اور جو مال اپنے مالک کی سرخروئی کا باعث بنے اس کے سوا کوئی مال نہیں، اسی طرح ہی یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ یعنی مہدیٔ کامل ومعصوم (اگرچہ ان کے سوا بھی کوئی مہدی ہوسکتا ہے)۔''

دوسرا قول:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ مہدی ہیں جو کہ بنی عباس میں سے ایک حاکم گزرے ہیں۔ اور ان کا زمانہ گزر چکا ہے۔ اس دوسرے قول کے قائلین دلیل کے طور پر وہ روایت پیش کرتے ہیں کہ جو مسند احمد میں ہے، جس میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں:

((اذا رایتم الرایات السودقد اقبلت من خراسان فاتوھا ولو حبواً علی الثلج، فان فیھا خلیفة اللّٰه المھدی))[1]

''جب تم دیکھو کہ خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے آئے ہیں تو ان کے پاس پہنچ جاؤ چاہے تمہیں برف پر گھٹنوں کے بل ہی چل کر کیوں نہ جانا پڑے۔ اس لشکر میں خلیفۃ اللہ امام مہدی ہوں گے۔''

اس کا جواب:

ان کی اس دلیل والی روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی علی بن

[1] مسند احمد، الفتح الربانی ۲۴/ ۵۱ ترتیب وشرح مسند احمد الشیبانی وانظر الحاوی للفتاویٰ للسیوطی ۲/۶۳

زید ہے جس سے اگر چہ امام مسلم رحمہ اللہ نے متابعات میں روایت لی ہے۔لیکن وہ ضعیف ہے۔ اور وہ ایسی منکر روایات بھی بیان کر دیتا ہے جن میں وہ منفرد ہوتا ہے اور جس روایت کے بیان کرنے میں یہ راوی منفرد ہو وہ قابلِ استدلال نہیں ہوتی۔ اور یہ ان روایات میں سے ایک ہے، جن پر علّامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے طعن کیا ہے۔ البتہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے "القول المسدد فی الذب عن مسند احمد" میں اس کا دفاع کیا ہے۔" [1]

ان کی دوسری دلیل وہ روایت ہے جو کہ سنن ابن ماجہ میں ہے، جس میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ ہی نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی معنٰی میں روایت بیان کرتے ہیں، جیسی کہ پہلے گزری ہے۔

اس میں خالد سے روایت کرنے میں ثوری کی متعابعت عبدالعزیز بن مختار نے بھی کی ہے"۔ [2]

یہ روایت اور اس سے پہلے والی راویت کو اگر صحیح بھی مان لیا جائے تب بھی اس بات کی دلیل نہیں بن سکتیں کہ مہدی سے مراد وہ مہدی ہیں بنی عباس میں سے ایک حاکم وفرمانروا گزرے ہیں۔ وہی مہدی آخر الزمان ہیں، بلکہ صحیح تر بات یہ ہے کہ وہ بھی جملہ مہدیوں میں سے ایک ہیں۔اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بھی ایک مہدی تھے بلکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تو ان سے بھی زیادہ اس لقب کے مستحق تھے۔اور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

((علیکم بسنتی و سنت الخلفاء الراشدین المهديين من بعدی)) [3]

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح بتحقیق شیخ البانی ۳/ ۱۷۷۳، حدیث نمبر ۱۳ ، از ضمیمہ مشتمل بر رسالہ "القول المسدد"۔

[2] ابن ماجه ۲/ ۱۳۶۷ ـــ بتحقیق محمد فواد عبدالباقی۔ سنن ابو عمرو الدانی ۹۳/۵ / ب، باب ما جاء فی المهدی ، کتاب الفتن ابو عبداللہ نعیم بن حماد ۸۴/٤/ ب ، باب الرايات السود للمهدی

[3] ابو داؤد ۵/ ۱۳،۱٤ بتعلیقات عزت الدعا س و عادل السید، طبع حمص، شام، ترمذی مع التحفه ۵/ ٤٤ ، و قال : حسن صحیح ، ابن ماجه ۱/ ۱٦ تحقیق محمد فواد عبد الباقی و صحیح ابن ماجه للالبانی : ٤٠، سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۹۳۷.

''میری اور میرے بعد میرے رشد و ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت مضبوطی سے اپناؤ۔''

دو اقوال میں سے ایک کی رو سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک اور بعض دیگر اہلِ علم کے نزدیک بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ رشد و ہدایات یافتہ خلفاء میں سے ایک ہیں۔اور اس میں شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں کہ وہ راشد و مہدی (رشد و ہدایت یافتہ) تھے۔لیکن وہ، وہ مہدی نہیں تھے جن کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا۔ بلکہ وہ خیر و رشد کی جانب میں مہدی ہوں گے۔ جیسے کہ شر اور ضلالت و گمراہی کی جانب میں دجال ہوگا۔اور جس طرح خلافِ عادت وفطرت امور پیش کر کے دکھانے والے اس دجالِ اکبر سے پہلے بھی کئی کذاب و دجال ہوں گے۔اسی طرح ہی مہدیٔ اکبر سے پہلے بھی کئی اہلِ رشد و ہدایت مہدی ہوں گے۔

تیسرا قول:

امتِ اسلامیہ کے اکثر علماء کرام کا کہنا ہے کہ امام مہدی نبیٔ اکرم ﷺ کے اہلِ بیت میں سے ایک شخص ہوں گے۔اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ہوں گے۔وہ آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔ جب کہ یہ زمین ظلم و جَور سے بھر چکی ہوگی۔ وہ آکر اسے عدل و انصاف سے معمور کر دیں گے۔

ان کے دلائل:

اکثر احادیث اسی تیسرے قول پر دلالت کرتی ہیں اور اسی کی تائید کرتی ہیں:

اس سے آگے علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے ظہورِ امام مہدی کے بارے میں واردہ احادیث بھی نقل کی ہیں۔اور پھر لکھا ہے:

''اگر چہ ان کی اسناد میں کچھ ضُعف و غرابت پائی جاتی ہے،لیکن یہ ان احادیث میں سے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر قوت اختیار کر جاتی ہیں۔اور ان میں سے ایک حدیث دوسری کو تقویت پہنچاتی ہے۔''

اور ایک جگہ لکھا ہے:

''ظہورِ امام مہدی کا پتہ دینے والی احادیث کی چار اقسام ہیں: صحیح وحسن وغریب وموضوع''۔ [1]

علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی دوسری کتاب ''اغا ثۃ اللھفان'' میں یہودیوں اور عیسائیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھا ہے:

''مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ آسمان سے نازل ہوں اور صلیب کو توڑیں، خنزیر کو قتل کریں اور یہود و نصاریٰ کا قلع قمع کریں''۔

اسی طرح امام مہدی کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں جو اہلِ بیت میں سے ہوں گے اور ظلم وجَور سے بھری زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے''۔ [2]

امام مہدی کے بارے میں اہلِ سنت کے صرف یہی تین اقوال ہیں۔

علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے ایک چوتھا قول بھی نقل کیا ہے جو کہ شیعہ کا ہے۔ وہ امام مہدی سے ان کے امامِ منتظر (محمد بن حسن عسکری) مراد لیتے ہیں۔ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے نہیں بلکہ ان کے بقول حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ شہروں میں موجود مگر لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ آج سے کوئی ساڑھے تیرہ سو برس پہلے وہ اپنے بچپن میں ہی ایک غار (مرّاء۔عراق) میں داخل ہو گئے تھے۔

یہ نظریہ رکھنے والے لوگ بنی آدم کے لیے باعثِ ننگ وعار اور اہلِ دانش کے لیے مضحکہ خیز ہیں۔ اور ان کے بارے میں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ما آن للسرداب ان یلد الذی کلّمتموہ بجھلکم ما آن
فعلی عقولکم العفاء فانکم ثلثتم العنقا و الغیلان

''کیا غار کے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ اس بچے کو جنم دیدے جس کی کہانی تم نے جہالت کے نتیجہ میں گھڑ رکھی ہے۔ تمہاری عقل وخرد پر صد حیف ہے کہ تم نے

---

[1] المنار المنیف، علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ ص ۱۴۸۔ ۱۵۵ طبع حلب، شام۔
[2] اغاثۃ اللھفان من مصاید الشیطان ۲/ ۳۳۲۔

عنقا نامی بے وجود پرندے اور غیلان جیسی غیر موجود چیز کے ساتھ ہی ایک تیسری بے وجود چیز کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔'' ؏

بریں عقل و دانش بباید گریست

اسی طرح علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے بعض دوسرے ظالم و جابر حکمرانوں کا بھی تذکرہ کیا ہے جنہوں نے ڈنڈے کے زور پر اپنے آپ کو مہدی منوانے کی کوشش کی۔ تفصیل کے لیے ان کی کتاب ''المنار المنیف'' ص ۱۴۷۔۱۵۵ ملاحظہ فرمائیں۔

قرآنِ کریم میں امام مہدی کی طرف بعض اشارات

احادیثِ شریفہ میں تو امام مہدی کے بارے میں بکثرت مواد موجود ہے جس کا تذکرہ ہم تھوڑا آگے چل کر کرنے والے ہیں۔ جب کہ یہاں پہلے ہم قرآنِ کریم کے دو ایسے مقامات کا تذکرہ کر رہے ہیں، جہاں ان کی طرف واضح اشارات ملتے ہیں، اور ان مقامات کا تذکرہ بطورِ استدلال نہیں بلکہ محض بطورِ استئناس ہے تاکہ اس بارے میں موجود مواد یکجا ہو جائے ورنہ کسی بات کا حدیثِ شریف میں آ جانا بھی اس کے ثابت ہونے کے لیے کافی ہوتا ہے۔اور کسی چیز کے قرآنِ کریم میں مذکورہ نہ ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ وہ چیز معدوم وغیر موجود یا غیر ثابت ہے۔

حدیثِ شریف دوسرا مصدرِ شریعت ہے اور نبیٔ اکرم ﷺ کے بارے میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾

(سورة النجم: ٣، ٤)

''وہ (میرا نبی) اپنی مرضی سے نہیں بولتا جب تک کہ اسے وحی نہ کی جائے۔''

یہ حدیث وسنت کی حجیت کے بیان اور اس کے دلائل ذکر کرنے کا موقع نہیں، اس بات کی تفصیل متعلقہ کتب میں دیکھی جا سکتی ہے۔ [1]

الغرض بعض مفسرینِ کرام کا کہنا ہے کہ قرآنِ کریم میں بھی امام مہدی کے ظہور کی طرف

---

[1] مثلاً: مفتاح الجنة فی الاحتجاج بالسنة ، علّامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ ۔ السنة و مکانتها فی التشریع الاسلامی ڈاکٹر مصطفٰی السباعی رحمہ اللہ۔ السنّة حجة بنفسها، علّامہ شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ، تمام المنة فی الرد علی اعداء السنة ،محمد احمد اسماعیل المقدم رحمہ اللہ، حجیتِ حدیث شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمہ اللہ و غیر ها من الکتب

واضح اشارات موجود ہیں۔ اور یہاں ہم ان میں سے دو مقامات کا تذکرہ کررہے ہیں:

❁ پہلا مقام:

اس سلسلہ میں پہلا مقام سورۃ البقرہ کی ایک آیت ہے جس میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ ﴾

(سورة البقرة: ١١٤)

''ان کے لیے دنیا میں ذلت ورسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔''

امام طبری رحمہ اللہ:

اس آیتِ مذکورہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے امام المفسرین علّامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ہمیں موسیٰ نے، انہیں عمرو نے، انہیں اسباط نے امام سدی رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے جس میں انہوں نے ﴿ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ﴾ کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ ''ان کی دنیا میں ذلت ورسوائی'' اس وقت ہوگی جب امام مہدی کا ظہور و قیام ہوگا۔ قسطنطنیہ فتح ہوجائے گا۔ اور وہ انہیں تہس نہس کردیں گے، یہ ان کی ذلت ورسوائی ہوگی، رہا معاملہ ''عذابِ عظیم'' کا تو وہ جہنم کا عذاب ہے جو اہلِ جہنم سے کم نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ ہی وہ ان کی موت آکر ختم ہوگا۔'' [1]

امام قرطبی رحمہ اللہ:

امام قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر الجامع لاحکام القرآن میں امام سدی رحمہ اللہ اور قتادہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ:

''دنیا میں ان کی ذلت ورسوائی'' امام مہدی کے ظہور کے وقت ہوگی، جب کہ وہ ان کے شہروں عموریہ، رومیہ، اور قسطنطنیہ وغیرہ کو فتح کرلیں گے، اس کی تفصیل ہم نے اپنی دوسری کتاب ''التذکرۃ فی احوال الموتی و امور الآخرۃ''

[1] جامع البیان، المعروف تفسیر طبری ۲/ ۵۳۵ بتحقیق علّامہ احمد شاکر رحمہ اللہ

میں ذکر کر دی ہے''۔ ❶

امام ابن کثیر رحمہ اللہ:

امام موصوف رحمہ اللہ نے امام سدی رحمہ اللہ، عکرمہ رحمہ اللہ اور وائل بن داؤد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ:

''انہوں نے ''دنیا میں ذلت ورسوائی'' کی تفسیر ''خروج وظہورِ امام مہدی'' بیان کی ہے اور اس بات کو صحیح قرار دیا ہے کہ دنیا میں ان کی ذلت و رسوائی اس سب کچھ سے بھی زیادہ اور عام ہے''۔ ❷

امام شوکانی رحمہ اللہ:

تفسیر فتح القدیر میں امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''دنیا میں ان کی ذلت و رسوائی تو اس وقت ہوگی جب امام مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے اور انہیں ہلاک کردیں گے۔ یہ ان کی ذلت و رسوائی ہوگی۔'' ❸

❁ دوسرا مقام:

امام مہدی کے ظہور کے سلسلہ میں قرآنِ کریم کا دوسرا مقام جسے بطورِ استئناس پیش کیا گیا ہے۔ وہ سورۃ الزخرف کی وہ آیت ۶۱ ہے جس میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ ﴾ (سورۃ الزخرف: ٦١)

''اور یقیناً وہ قیامت کی علامت ہیں۔''

شیخ سید شبلنجی رحمہ اللہ:

اپنی کتاب ''نورالابصار'' میں شیخ موصوف رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

---

❶ الجامع لاحکام القرآن المعروف تفسیر قرطبی ۷۹/۲

❷ تفسیر القرآن العظیم المعروف تفسیر ابن کثیر ۲۲۶/۱ طبع الشعب، مصر

❸ تفسیر فتح القدیر امام شوکانی ۱۳۲/۱

''امام مقاتل بن سلیمان رحمہ اللہ اور ان کی موافقت ومتابعت کرنے والے دیگر مفسرین نے مذکورہ آیت میں وارد لفظ ((اِنَّهٗ)) ''وہ'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

''وہ امام مہدی ہیں: جو آخر زمانہ میں ظہور فرمائیں گے اور ان کے ظہور کے بعد قیامت کی دیگر بڑی بڑی علامات ونشانیاں ظاہر ہونا شروع ہوجائیں گی اور قیامت آجائے گی۔ [1]

لیکن عام مفسرین کرام رحمہم اللہ نے یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد لیے ہیں۔

[1] نور الابصار، شیخ سید شبلنجی، بحواله المهدی: حقیقة ، لاخرافه، محمد احمد اسمٰعیل المقدّم رحمہ اللہ ص ۸۸۔

ظہورِ امام مہدی سے متعلقہ احادیث

قارئینِ کرام ! یہاں تک تو امام مہدی کے ظہور سے تعلق رکھنے والے بعض وہ امور ذکر کیے گئے ہیں، جن کا تذکرہ ضروری لگتا تھا۔ اب ہم یہاں ظہورِ امام مہدی کا پتہ دینے والی احادیثِ شریفہ کا یکے بعد دیگرے تذکرہ کررہے ہیں۔

یادرہے کہ امام مہدی کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث کی تعداد کم و بیش ساڑھے تین سو(۳۵۰) ہے۔جن میں سے اکثریت تو سند کے اعتبار سے ضعیف ہیں،لیکن کچھ حسن حتیٰ کہ صحیح الاسناد بھی ہیں۔

شیخ ڈاکٹرعبدالعلیم رحمہ اللہ کا ایم اے کا مقالہ دوجلدوں میں چھپ گیا ہے۔اس میں مؤلف موصوف لکھتے ہیں:''امام مہدی کے صریح ذکر پر مشتمل آٹھ مرفوع حدیثیں اور گیارہ آثار صحیح و ثابت ہیں۔ اور وہ احادیث و آثار جو امام مہدی کے صریح ذکر پر تو مشتمل نہیں بلکہ ان میں اشارات پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے میرے نزدیک صحیح وحسن مرفوع احادیث بائیس (۲۲)اور آثار پانچ (۵) ہیں۔''[1]

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ موصوف کے نزدیک امام محمد بن عبداللہ المعروف الامام مہدی سے متعلقہ تیس (۳۰) مرفوع احادیثِ رسول ﷺ اورسولہ(۱۶) موقوف ومقطوع آثارِ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین صحیح اسناد سے ثابت ہیں۔جن کی مجموعی تعداد چھیالیس (۴۶) ہوگئی۔

جب کہ بعض احادیث وآثار کی اسناد کی صحت وضعف میں اختلاف ہے۔کسی نے ضعیف کہا،کسی نے صحیح یا کم ازکم حسن قرار دیا ہے۔لہٰذا چھیالیس (۴۶) کا عدد کوئی حرفِ آخر نہیں ہے۔ویسے بھی بعض اہلِ علم ایک ہی مضمون کی جتنی اسناد بھی ثابت ہوں،انہیں اتنی ہی احادیث شمار کرتے ہیں۔لہٰذا گنتی میں تفاوت ہوجاتا ہے۔

[1] الاحادیث الواردۃ فی المھدی ۱/ ۳۵۵۔

امام مہدی کا نبی ﷺ کی آل اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہونا

(۱)......اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبیٔ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((المهدی من عترتی من ولد فاطمة رضی الله عنها)) [1]

''مہدی میری آل میں سے اور (حضرت) فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔''

---

[1] ابوداؤد طبع عبد الحمید محی الدین، کتاب المهدی: حدیث ٤٢٨٤ جلد ٤، ص ١٠٧ و مع العون ١١/ ٣٧٣۔ ٣٧٤، مسند احمد ٣/ ٣٦ و ابن ماجه مختصراً، کتاب الفتن، باب خروج لمهدی٢/ ٥١٩ : حدیث ٤١٥٢، تاریخ کبیر امام بخاری ٢/١/ ٣٤٦، الکامل لابن عدی ٣/ ١٠٥٣ ، تذکرة الحفاظ ذهبی ٢/ ٤٦٣، العلل المتناهیه ٤٧ ب وتلخیص العلل للذهبی ٧٥ب، و مستدرك حاکم ٤/ ٥٥٨، ٤/٥٥٧، ١٠٤٩/٥، ١٠٥٧، ١٠٦١، ابو عمرو الدانی ، السنن الواردة فی الفتن، و العقیلی: ١٣٩، ٣٠٠، ابن حبان، الموارد حدیث ١٨٨٠ مصابیح السنه میں امام بغوی رحمہ اللہ نے اسے حسن درجہ کی احادیث میں وارد کیا ہے۔امام سیوطی رحمہ اللہ نے الجامع الصغیر کی شرح السراج المنیر میں اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے اور علاّمہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے سلسلہ الاحادیث الضعیفہ میں اس کی سند کو جید کہا ہے، اس کے تمام راویوں کو ثقہ کہا ہے اور اس کئی شواہد بتائے ہیں۔(الضعیفه ١/ ١٠٨) (مشکوٰة ٣/ ٢) اور علاّمہ البانی رحمہ اللہ نے اسے الجامع الصغیر کی صحیح وضعیف میں تقسیم کے وقت صحیح الجامع الصغیر میں ذکر کیا ہے، دیکھئے: صحیح الجامع الصغیر ٣/ ٦/ ٢٢ حدیث : ٦٦١٠ ، وانظر ٢/٣/٣٩۔٤٠ حدیث ١٥٢٩، علاّمہ البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو تو علاّمہ ابن خلدون رحمہ اللہ بھی ضعیف قرار نہیں دے سکے۔ص ٤٠

(۲)......حضرت قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے پوچھا:

(المهدی حق هو؟) ''کیا واقعی مہدی ہوں گے؟''

تو انہوں نے جواب دیا: ''یہ حقیقت ہے۔'' میں نے پوچھا:

(ممّن هو؟) '' وہ کن میں سے ہوں گے؟''

انہوں نے فرمایا: ''وہ قریش سے ہوں گے۔''

میں نے عرض کیا قریش کے کس خاندان سے ہوں گے؟ تو انہوں نے بتایا کہ بنی ہاشم سے۔ میں نے عرض کیا بنی ہاشم کی کس شاخ سے۔ تو انہوں نے بتلایا کہ بنی عبد المطلب سے ہوں گے۔ میں نے پوچھا بنی عبد المطلب کے کس گھر سے ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا:

"من ولد فاطمة" [1]

''وہ حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد میں سے ہوں گے۔''

(۳)......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لا تقوم الساعة حتى تملأ الارض ظلماً و عُدوانا ، قال ثم يخرج رجل من عترتى اَوْمن اهل بيتى يملؤ ها قسطا و عدلاً كما ملئت ظلمًا و عدوانا۔))

''اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ یہ دنیا ظلم و سرکشی سے نہ بھر جائے فرمایا: پھر میری آل یا میرے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی ظاہر ہوگا جو دنیا کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح کہ وہ ظلم و سرکشی سے بھر چکی ہوگی۔'' [2]

---

[1] الفتن نعيم بن حماد (ص۱۰۲) السنن الوارده فى الفتن ابو عمرو الدانى ۵/ ۱۰۵٦ حديث ۵۷٤، ۵/ ۱۰٦۰ حديث ۵۸۰ وحسنه البستوى بمجموع طرقه ۱/ ۲۲۵

[2] مسند احمد ۳/ ۳٦ وصحيح ابن حبان ، الموارد: ۱۸۸۰ و مستدرك حاكم ٤/ ۵۵۷ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ اور علّامہ ذہبی رحمہ اللہ نے تلخیص المستدرک میں ان کی موافقت کی ہے۔ و حلية الاولياء ،ابو نعيم ۳/ ۱۰۱، علّامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے۔ دیکھیئے سلسلة الاحاديث الصحيحه ٤/ ۳۹۔ ٤۰، حديث :۱۵۲۹

امام مہدی کے خدوخال اور عدل وانصاف

(۴)......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی مروی تقریباً اسی معنیٰ ومفہوم کی مگر ایک اضافی جملہ والی حدیث میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

((المهدی منی، اجلی الجبهة اقنی الانف، يملأ الارض قسطا و عدلا كما ملئت ظلما وجورًا يملك سبع سنين))[1]

''مہدی میری نسل سے ہوں گے، کشادہ پیشانی اور خوبصورت کھڑی ستواں ناک ہوگی، وہ زمین کے ظلم وستم سے بھر چکے ہونے کے بعد اسے عدل وانصاف سے معمور کردیں گے اور سات سال حکومت کریں گے۔''

(۵)......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((لا تقوم الساعة حتى يملك رجل من اهل بيتی، اجلی، اقنی، يملأ الارض عدلاً كما ملئت قبله ظلمًا، يكون سبع سنين))[2]

---

[1] ابو اؤد ٤/ ١٠٧ حديث :٢٤٨٥، امام احمد رحمہ اللہ نے اس کے ایک مختلف فیہ راوی کو صالح الحدیث قرار دیا ہے۔(عون المعبود١١/ ٣٧٥)عفان بن مسلم نے اسے ثقہ اور یحییٰ القطان نے اس کی بڑی تعریف کی ہے۔(تخریج السنن ٦/١٦١)علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے المنار المنیف (ص ۴۷) میں اسے جید سند والی قرار دیا ہے۔مصابیح السنۃ میں علّامہ بغوی رحمہ اللہ نے سے حسن درجہ والی احادیث میں ذکر کیا ہے۔اور امام سیوطی رحمہ اللہ نے الجامع الصغیر میں اس کے صحیح ہونے کا اشارہ دیا ہے جب کہ علّامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔(مشکوۃ٣/ ١٥٠١)

[2] مسند احمد ٣/ ١٧ مسند ابی یعلیٰ (٦٦ الف) مجمع الزوائد ٧/ ٣١٤، الاحسان ٢٩٤/٨ الف، اخبار اصبهان ابو نعيم ٨٤/١ و حسنه البستوی ١/ ٣٠١

''اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک کشادہ پیشانی والا، اورستواں (کھڑی) ناک والا شخص حاکم نہ بنے۔ وہ دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جو کہ پہلے ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ اور اس کا عہدِ خلافت سات سال ہوگا''۔

(٦)......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((تُملا الارض جورًا وظلمًا فيخرج رجل من عترتی، يملك سبعًا او تسعًا فيملأ الارض قسطًا وعدلا))[1]

''زمین ظلم وجور سے بھر جائے گی تو میرے خاندان میں سے ایک آدمی حاکم بنے گا۔اور سات یا نو سال حکومت کرے گا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔''

(٧)......اسی معنیٰ ومفہوم اور ملتے جلتے الفاظ کی ایک حدیثِ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی مسند حارث بن ابو اسامہ (العرف الوردی فی اخبار المهدی للسيوطی ، الحاوی (٢/ ١٣٢)اور حلیۃ الاولیاء ابونعیم میں بھی مروی ہے۔ اس کی سند صحیح لغیرہ ہے۔ جیسا کہ مولانا عبدالعلیم نے نتیجۂ تحقیق ذکر کیا ہے۔(۱/۳۱۱)

(٨)......اسی طرح ملتے جلتے الفاظ والی حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، مسند احمد ٣/ ٣٦، مسند ابو يعلى (٦١ ب) ابن حبان (الاحسان ٨/ ٢٩٣ و موارد الظمان ص ٤٦٤)اور مستدرك حاكم ٤/ ٥٥٧ میں بھی ہے۔اور معنیٰ ومفہوم بھی پہلے والا ہے اور شیخ بستوی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔(۱/ ۳۱۴)

(٩)......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((لولم يبق من الدهر الا يوم لبعث الله رجلا من اهل بيتی

[1] مسند احمد ٣/ ٧٠ مستدرك حاكم (٤/ ٥٥٨) و صحّحهٗ علٰى شرط مسلم و وافقه الذهبی شیخ عبدالعلیم بستوی نے شواہد کی بنا پر اسے حسن کہا ہے۔(۱/ ۳۰۵)

یملؤھا عدلا کما ملئت جورًا))

’’ اگر چہ اس دنیا کا صرف ایک دن ہی باقی کیوں نہ رہ جائے اللہ تعالیٰ میرے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی کو ظاہر فرمائے گا جو اس دنیا کو عدل سے بھر دے گا ،جب کہ یہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔‘‘

اور ایک روایت میں ہے:

((لو لویبق من الدنیا الایوم لبعث اللّٰہ عزّو جل رجلامنّا یملؤھا عدلا کما ملئت جورًا ۔)) [1]

’’اگر چہ اس دنیا کا صرف ایک ہی دن کیوں نہ باقی رہ جائے، اللہ عزوجل ہم میں سے ایک آدمی کو ظاہر فرمائے گا جو اس دنیا کو عدل سے بھر دے گا جب کہ یہ جَور و ستم سے بھر چکی ہوگی۔‘‘

[1] ابو داؤد ٤/ ١٠٧ حدیث : ٤٢٨٣ ،علّامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ نے عون المعبود شرح ابوداؤد میں اس کی سند کو حسن قوی قرار دیا ہے۔(عون المعبود ١١/ ٣٧٢۔ ٣٧٣)

نیز دیکھئے : فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ٥/ ٣٣١،الاحتجاج بالاثر شیخ لتویجری ص ١٤۔١٥ ، ١٣٤۔١٣٦ ،علّامہ البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔دیکھیے: صحیح الجامع الصغیر ٣/ ٥/ ٧١، حدیث : ٥١٨١، مسند احمد ٢/ ١١٧، حدیث : ٧٣٣، بتحقیق علّامہ احمد شاکر، انہوں نے مذکورہ دونوں روایتوں کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه (٣٢١ ب ،السنن الواردة ابو عَمرو الدانی ٥/ ١٠٤٥ حدیث ٥٦١۔

امام مہدی کا نام و ولدیّت اور کنیت

امام مہدی کے عدل و انصاف کا تذکرہ تو پہلی احادیث میں بھی آ گیا ہے جب کہ ان درجِ ذیل احادیث میں ان کے اسمِ گرامی اور ولدیّت کا تذکرہ بھی عدل و انصاف کے ساتھ ساتھ ہی ہے۔ چنانچہ:

(۱۰)......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((لا تقوم الساعة حتی یلی رجل من اهل بیتی یواطئی اسمه اسمی))[1]

''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہلِ بیت میں سے میرے ہی نام کا ایک شخص حاکم نہ ہو''۔

(۱۱)...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اورحدیث میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((لا تنقضی الایام ولا یذهب الدهر حتی یملك رجل من اهل بیتی اسمه یواطئی اسمی))[2]

''عرصۂ زندگی اور یہ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے جب تک میرے اہلِ

---

[1] مسند احمد ۱/ ۳۷٦، اس حدیث کے تین طُرق ہیں اور تینوں کی اسانید صحیح ہیں، دیکھیئے الاحتجاج بالاثر للتویجری ص ۱۳۲۔ ۱۳۳، اس حدیث کو علّامہ احمد شاکر رحمہ اللہ نے بھی تحقیق المسند (۱۹٦/۵، حدیث: ۳۵۷۱) میں صحیح قرار دیا ہے۔

[2] مسند امام احمد ۱/ ۳۷٦، ۱/ ٤٤۸، علّامہ احمد شاکر نے تحقیق المسند ۱۹۹/۵ حدیث: ۳۵۷۲ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

بیت میں سے ایک ایسا شخص حاکم نہ ہو جس کا نام میرے ہی نام پر ہوگا۔''

(۱۲)......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((یلی رجل من اهل بیتی یواطئی اسمه اسمی)) [1]

''میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی حاکم بنے گا جس کا نام میرے نام پر ہی ہوگا۔''

(۱۳)......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((یلی امر هذه الامة فی آخر زمانها رجل من اهل بیتی یواطئی اسمه اسمی)) [2]

''اس امت کی باگ ڈور آخر زمانہ میں میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص سنبھالے گا، جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔''

(۱۴)......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطوّل اللّٰه ذٰلك الیوم حتّٰی یبعث فیه رجلا منی او من اهل بیتی یواطئی اسمه اسمی و اسم ابیه اسم ابی)) [3]

''اگرچہ دنیا کی زندگی میں سے صرف ایک دن ہی باقی کیوں نہ رہ جائے، اللہ اس دن کو ہی طویل کر دے گا یہاں تک کہ اس میں میرے اہلِ بیت میں سے ایک

---

[1] ترمذی ٤/ ٥٠٥ ، مسند احمد ١/ ٣٧٦ بتحقیق احمد شاکر حدیث ٣٥٧١ وصححه و حسنه الالبانی فی صحیح الجامع الصغیر ٦/ ٣٥٩ حدیث ٨٠١٦۔

[2] معجم طبرانی کبیر ١٠/ ١٦٧ حدیث ١٠٢٢٧ ، اخبار اصبهان ابو نعیم ١/ ٣٢٩، اس کی سند کو ڈاکٹر عبدالعلیم بستوی حفظہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے۔(۱/۲۶۱)

[3] ابو داؤد ٤/ ١٠٦ مصنف ابن ابی شیبه (٣٢١ ب) اخبار اصبهان ابو نعیم ٢/ ١٦٥ معجم طبرانی کبیر ١٠/ ١٦٣ حدیث ١٠٢١٣ ، ٠١/ ١٦٦ حدیث ٢٢٢ او حسنه الالبانی فی المشکوة ٣/ ٢٤ حدیث ٥٤٥٢ و صححه فی صحیح الجامع الصغیره ٥/ ٧٠ حدیث ٥١٨٠ و قال البستوی ، صحیح لغیره ١/ ٢٦٨

آدمی کو حکومت دے گا، اس کا نام میرے نام پر اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا''۔

(۱۵)......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور حدیث میں ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

((لا تذهب الدنيا حتى يملك رجل من اهل بيتى يواطئى اسمه اسمى و عند ابى داؤد و: اسم ابيه اسم ابى يملأ الارض قسطا و عدلا كما ملئت ظلمًا و جورًا))

''یہ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک ایسا شخص نہ ہو جو میرے ہی نام والا ہوگا''۔

اور ابوداؤد میں ہے:''اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جب کہ پہلے وہ ظلم وجَور سے بھر چکی ہوگی''۔ [1]

تردیدِ شیعہ:

یہ حدیث شیعہ کا کھلا رد ہے جو کہتے ہیں کہ امام مہدی کا نام محمد بن حسن عسکری ہوگا۔

(۱۶)...... ایک تابعی حضرت سمیط امام مہدی کے نام اور عمر کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

---

[1] ابو داؤد ٤/ ٤٧٢ فى كتاب المهدى باب ما جاء فى المهدى ، معجم طبرانى صغير ٢/ ١٤٨ و معجم كبير ١٠/ ١٦٤-١٦٧، مستدرك حاكم ٤/٤٤٢، ترمذى ٦/٤٨٤ باب ما جاء فى المهدى مسند احمد ٥/ ١٩٩، امام ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن قیم، امام حاکم و ذہبی رحمہ اللہ، شیخ البانی اور علّامہ احمد شاکر رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیئے عون المعبود١١/ ٣٧١، ٣٧٣ ، تحفة الاحوذى ٦/ ٤٨٤-٤٨٥ مستدرك حاكم و تلخيص ذهبى ٤/ ٤٤٢، منهاج السنه ٤/٢١١، المنار المنيف ص٨٤، تحقيق المسند ٥/ ١٩٦، ١٩٩ حديث: ٣٥٧٣، صحيح الجامع الصغير ٥/ ٧٠-٧١ حديث: ٥١٨٠ ، مشكوٰة بتحقيق الالبانى ٣/ ١٥٠١ حديث ٥٤٥٢ وحسّنهٗ

((اسمہ اسم نبی))

''اس کا نام ایک نبی کے نام پر ہوگا۔''

اورآگے بیان کیا ہے کہ:

''ان کی عمر ۵۱، ۵۲ سال ہوگی۔اور وہ سات یا آٹھ سال حکومت کریں گے'' [1]

[1] السنن الواردة فی ا لفتن ابو عمرو الدانی ۵/ ۱۰۵۸ حدیث ۵۷۶، ۵۷۷ و صححہ البستوی ۱/ ۲۲۸۔

مدتِ عہدِ امام مہدی

امام مہدی کتنے سال خلیفہ رہیں گے؟ ان کے عہدِ خلافت کی مدت کا تذکرہ بھی احادیث میں آیا ہے۔ چنانچہ:

(۱۷)......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((یخرج فی آخر امتی المهدی یسقیه الله المغیث تخرج الارض نباتها و یعطی المال صحاحا و تکثر الماشية و تعظم الامة و یعیش سبعا اوثمانیا یعنی حججًا))[1]

''میری اُمت کے آخر زمانہ میں مہدی کا ظہور ہوگا، اللہ انہیں بارش عطا کرے گا، اس وقت زمین اپنی نباتات ظاہر کردے گی، وہ لوگوں میں مساویانہ انداز سے مال تقسیم کریں گے۔ مال مویشی عام ہوجائیں گے، اُمت بہت بڑھ جائے گی، وہ سات یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔''

(۱۸)......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((یخرج فی آخر الزمان خلیفة یعطی الحق بغیر عدد))[2]

''آخری زمانہ میں ایک خلیفہ رونما ہوگا۔ جو لوگوں کو اَن گنت ہی دے گا''۔

(۱۹)......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ایک حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ ہمیں اس بات

---

[1] مستدرك حاكم ٤/ ٥٥٧-٥٥٨ و صححه ووافقه الذهبی، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ سلسلة الاحادیث الصحیحه جلد دوم ص٣٣٦ حدیث: ٧١١

[2] مصنف ابن ابی شیبه (٣٢١ ب) کتاب الفتن نعیم بن حماد (٩٨ ب) و صححه البستوی ١/ ٣١٨

کا خدشہ لاحق ہوا کہ نبیٔ اکرم ﷺ کے بعد ہمارے مابین کوئی فتنہ نہ پیدا ہوجائے۔ چنانچہ ہم نے نبیٔ اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((ان فی امتی المهدی یخرج یعیش ، خمسا او سبعا او تسعًا ۔ زید العمی الشاك))

''میری اُمت میں مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ پانچ یا سات یا نو سال تک زندہ رہے گا۔'' یہ شک راوی۔ زید العمی ۔کی طرف سے ہے۔''

آگے صحابی راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبیٔ اکرم ﷺ سے استفسار کیا کہ یہ پانچ سات نو کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: سال۔

پھر فرمایا:

((فیجئی الیه الرجل فیقول یا مهدی، اعطنی ، اعطنی قال: فیحثی له فی ثوبه ما استطاع ان یحمله))[1]

''ان کے پاس کوئی آدمی آئے گا۔ اور کہے گا: اے مہدی! مجھے کچھ عطا کیجیے۔ وہ اسے اس کے کپڑے میں اتنی خیرات بھر دیں گے، جتنی وہ بمشکل اٹھا سکے گا۔''

(۲۰)......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((یکون فی امتی المهدی ان طال عمره او قصر عاش سبع سنین اوثمان سنین او تسع سنین، یملأ الارض قسطا و عدلا تخرج الارض نباتها و تمطر السماء قطرها))

''میری اُمت میں ''مہدی'' ہوں گے۔ ان کی عمر خلافت سات، آٹھ یا نو سال

---

[1] ترمذی، باب: ۵۳، حدیث ۲۲۳۳و صحیح سنن ترمذی ، للالبانی : ۱۸۲۰ ۔ ۲۳٤۷ ، ابن ماجه ۲/ ۵۱۸ حدیث : ٤۱٤۹ و صحیح سنن ابن ماجه، للالبانی ، حدیث : ٤۰۸۳، مسند احمد ۳/ ۲۱، ۲۲ نیز دیکھیے مسند احمد ۵/۳، ۳۸ ، ٤۸، ٤۹، ٦۰، ۹٦، ۹۸۔

ہوگی۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ زمین نباتات نکال دے گی۔ اور آسمان بارش برسائے گا۔''

ابن ابی شیبہ میں یہ الفاظ اضافی بھی ہیں:

((و تعیش امتی فی زمانه عیشا لم یعشه قبل ذٰلك)) [1]

''اس کے عہد میں میری اُمت اتنے مزے سے ہوگی کہ پہلے کبھی نہ رہی ہوگی''۔

(۲۱)......حضرت مجاہد رحمہ اللہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

''مہدی کا ظہور تب ہوگا، جب بے قصور جان (نفسِ زکیہ) کو قتل کیا جائے گا۔ (ظلم عام ہوجائے گا)''۔

اور آگے جا کر اسی اثر میں ہے:

((وهو یملأ الارض قسطا و عدلًا و تخرج الارض من نباتها، وتمطر السمآء مطرها و تنعم امتی فی ولایته نعمة لم تنعمها قط)) [2]

''وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ زمین اپنی انگوری نکال دے گی۔ آسمان بارانِ رحمت نازل کرے گا، اور میری اُمت کبھی اتنی نعمت میں نہیں رہی ہوگی۔جتنی اس وقت ہوگی۔''

(۲۲)...... تبع تابعین میں سے مطر رحمہ اللہ (کسی کے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے مہدی ہونے کا تذکرہ کرنے پر) بیان کرتے ہیں:

"بلغنا ان المهدی یصنع شیئا لم یصنعه عمر بن عبد العزیز"

---

[1] مسند احمد ۳/ ۲٦، ۲۷ مصنف ابن ابی شیبه ۲/ ۲/ ۳۲۱ ب الاحادیث الواردة فی المهدی میں مولانا ڈاکٹر عبدالعلیم بستوی نے اس کی سند کو ''حسن لشواہدہ'' قرار دیا ہے۔(۱/ ۱۷۹)

[2] مصنف ابن ابی شیبه ۳۲۱ ب، ۳۲۲ و صححه الشیخ عبد العلیم فی الاحادیث الواردة فی المهدی(۱/ ۲۱٤)۔

''ہمیں امام مہدی کے بارے میں خبر ملی ہے کہ وہ ایسا کام کریں گے جو عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے بھی نہیں کیا۔''

اور آگے تفصیل ہے کہ کوئی سائل آئے گا وہ اسے بیت المال میں جا کر حسبِ منشا دولت سے دامن بھرنے کی اجازت دیں گے۔ باہر جا کر لوگوں کو دیکھ کر وہ شرمندہ ہو کر واپس آئے گا اور کہے گا کہ یہ جو دولت میں لے گیا تھا لوٹانے آیا ہوں تو وہ آپس لینے سے انکار کر دیں گے اور کہیں گے:

''اِنَّا نعطی ولا ناخذ''[1]

''ہم عطا کرتے ہیں لیتے نہیں۔''

وضاحت

سابق میں ذکر کی گئی متعدد احادیث میں عہدِ امام مہدی کی مدت کے بارے میں مختلف عدد وارد ہوئے ہیں۔ جن میں پانچ سال، سات سال، آٹھ سال اور نو سال کی مدت آئی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے علّامہ عبدالرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''یہ شک بعض راویوں کی طرف سے ہے جب کہ ابوداؤد والی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں بلا شک سات سال کا ذکر آیا ہے۔ اسی طرح اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں بھی شک کے بغیر صاف سات ہی سال کا ذکر آیا ہے۔ لہٰذا یہ جزم ویقین والا قول شک والے اقوال پر مقدّم ہوگا۔''[2]

---

[1] الفتن نعیم بن حماد (۹۹الف) السنن الواردة فی الفتن ابوعَمرو الدانی ۵/ ۱۰٦٤ ،حدیث: ۵۸۵ و اسناده صحیح کما فی الاحادیث الواردة (۱/ ۲۲۷)

[2] تحفة الاحوذی، علّامه مبارکپوری ٦/ ٤۸۷ حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے لیے دیکھیے حدیث نمبر ۴ ص ۸٦ وتخریج نمبر ۱، اورحدیث اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دیکھیے حدیث نمبر (۱) ص ۸۴ و تخریج نمبر ۱۔

امام مہدی کے ساتھ لطفِ الٰہی اور کرامات کا ظہور

بعض احادیث میں امام مہدی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے خصوصی لطف وکرم کا ذکر آیا ہے اور اسی کے نتیجہ میں بعض کرامات بھی ظاہر ہوں گی۔ چنانچہ:

(۲۳)......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((المهدى منا اهل البيت يصلحه الله فى ليلة (واحدة))) [1]

''مہدی ہمارے اہلِ بیت میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی صرف ایک ہی رات میں اصلاح فرمائے گا''۔

(۲۴)......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ایک اثر بھی مروی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:

---

[1] ابن ماجه ۲/ ۵۱۹، حديث: ٤١٥١ ، مسند احمد ١/ ٨٤، مصنف ابن ابی شیبه (۳۲۱ب) تاریخ کبیر امام بخاری (۱/ ۱/ ۳۱۷) مسند ابو یعلی (۱/ ۳۵۹، مسند ۲/ ۵۸الضعفاء للعقیلی (٤/٤٦٦)، الکامل ابن عدی (۷/ ۲٦٤٣)، حلية الاولياء ابو نعیم (۱۷۷/۳) اخبار اصبهان ابو نعیم (۱/ ۱۷۰) السنن الواردة فی الفتن ابو عَمرو الدانی (۵/ ۱۰۵۹) احمد شاکر نے تعلیق المسند میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے۔ حدیث: ٦٤٥، الجامع الصغير میں امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس کے حسن ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ دیکھیے فیض القدیر شرح الجامع الصغير ، علّامہ مناوی رحمہ اللہ ٦/ ٢٧٨، شیخ البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے، صحیح الجامع الصغير، حديث ٦٦١١، اور اسے عقیلی، ابن عدی اور ابو نعیم کی طرف بھی منسوب کیا ہے۔ (الروض النضير للالبانی ۲/ ۵۳)، سلسلة الاحاديث الصحيحه حديث: ۲۳۷۱۔ ڈاکٹر عبد العلیم نے اسے حسن قرار دیا ہے (الاحاديث الواردة فى المهدى ١/ ١٥٧)

((المهدی منا اهل البیت یصلحه الله فی لیلة)) [1]

''مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں ان کی اصلاح فرمادے گا''۔

شرح:

اس حدیث میں واردہ جملہ ((یصلحه الله فی لیلة واحدة)) کے سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ (واحدۃ) کا لفظ بعض کتب میں وارد ہوا ہے۔ ابن ماجہ و مسند احمد میں نہیں ہے۔اسی لیے ہم نے ( ) کے اندر لکھا ہے۔

دوسری بات یہ کہ اس جملہ میں جو آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح صرف ایک ہی رات میں فرمادے گا،اس کے دو معنیٰ ہو سکتے ہیں:

۱: اللہ تعالیٰ انہیں ایک رات میں منصبِ خلافت کے لیے تیار کردے گا''۔

۲: ان میں بعض عیوب و نقائص موجود ہوں گے،جنہیں اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں زائل کردے گا''۔ [2]

اسی دوسرے معنیٰ کو امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اختیار کیا اور ترجیح دی ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"ای یتوب علیه و یوفقه و یلهمه و یرشده بعد ان لم یکن کذٰلك" [3]

''اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوگا اور انہیں توفیق سے نوازے گا اور انہیں رشدو

---

[1] مصنف ابن ابی شیبه : شیخ عبدالعلیم نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ بظاہر تو یہ موقوف ہے لیکن حکماً یہ بھی مرفوع ہی ہے۔ کیونکہ ایسی باتیں رائے مرضی سے تو نہیں کہی جاتیں۔ (الاحادیث الواردة(۱/۲۰۵)

[2] الاحتجاج بالاثر علی من انکر المهدی المنتظر طبع دوم ص ۲۶۳ ، شیخ حمود التویجری.

[3] الفتن و الملاحم المعروف النهایة لکتابه البدایة و النهایة ۱/ ۴۳، ۱/ ۳۹ بتحقیق ڈاکٹر طه زینی.

ہدایت عطا فرمائے گا جب کہ وہ پہلے ایسے نہیں ہوں گے''۔
جب کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:
''اللہ تعالیٰ ان کے معاملہ کی اصلاح فرمادے گا، اور راتوں رات یا رات کی صرف ایک ہی گھڑی میں ان کی قدر و منزلت بلند کردے گا، حتیٰ کہ اسی رات میں تمام اربابِ حل و عقد یا اہلِ اختیار ان کو خلیفہ ماننے پر متفق ہوجائیں گے۔'' [1]
سچ ہے:
﴿يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ﴾ ﴿فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ﴾
(۲۵)...... اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے کہ ''اِنَّا لِلّٰهِ وَّ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن'' پڑھتے ہوئے اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں، کیا ہوا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((جيش من امتى يجيئون من قبل الشام يؤمون البيت لرجل يمنعه اللّٰه منهم حتى اذا كانوا بالبيداء من ذى الحليفة خسف بهم و مصادرهم شتى۔))
''میری اُمت کے لوگوں کا ایک لشکر ملکِ شام کی طرف سے ایک آدمی کی وجہ سے بیت اللہ شریف پر حملہ آور ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ ان سب سے اس کا دفاع کرے گا، یہاں تک کہ جب وہ بیداء (میدان) ذوالحلیفہ میں ہوں گے تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، اور وہ کئی قسم کے لوگ (مسافر وغیرہ بھی) ہوں گے۔''
میں نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ سب کس طرح دھنسا دیئے جائیں گے جب کہ وہ مختلف اقسام کے لوگ ہوں گے۔ (یعنی عام مسافر بھی شامل ہوں گے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] مرقاة المفاتيح، ملا علی قاری ۵/ ۱۸۰.

((ان منهم من جبر، ان منهم من جبر)) (ثلاثا) [1]

''ان میں سے بعض مجبور کیے گئے ہوں گے، ان میں سے بعض مجبور کیے گئے ہوں گے۔'' آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات فرمائی۔

(۲۶)......اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہی بعض دیگر طُرق سے مروی احادیث میں بعض جملے اور بھی ہیں۔جن سے پتہ چلتا ہے کہ مکہ مکرمہ (بیت اللہ) پر جس شخص کی وجہ سے حملہ ہوگا، وہ امام مہدی ہوں گے۔ چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((يكون اختلاف عند موت خليفة ، فيخرج رجل من اهل المدينة هاربًا الى مكة ، فياتيه ناس من اهل مكة فيخرجونه و هو كاره فيبايعونه بين الركن و المقام و يبعث اليهم بعث من الشام۔(و فى نسخة:) من اهل الشام فيخسف بهم بين مكة و المدينة فاذا راى الناس ذٰلك اتاه ابدال الشام و عصائب اهل العراق فيبايعونه ثم ينشا رجل من قريش اخواله كلب، فيبعث اليهم بعثا فيظهرون عليهم و ذٰلك بعث كلب و الخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب فيقسم المال و يعمل فى الناس بسنة نبيهم و يلقى الاسلام بجرانه فى الارض فيلبث سبع سنين ثم يتوفى و يصلى عليه المسلمون)) [2]

---

[1] مسند احمد ٦/ ٢٥٩، مسند ابو یعلی ٤/ ١٦٦٨، علّامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس کی شاہد بروایت اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کرکے اس کے کم از کم حسن ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ (مجمع الزوائد ٧/ ٣١٦)

[2] مسند حمد ٦/ ٣١٦، ابو داؤد مع العون ١١/ ٣٧٦، ٣٧٧ ،وما بعد حدیث : ٤٢٨٦، و ٤٢٨٨، مصنف ابی ابی شیبہ١٥/ ٤٥۔ ٤٦ ، معجم طبرانی اوسط حدیث : ٩٦١٣ صحیح ابن حبان، الموارد، حدیث: ١٨٨١،مسند ابو یعلی ٤/ ١٦٥١ مجمع ⇦

''ایک خلیفہ کی وفات پر لوگوں میں اختلاف ہوجائے گا، اہلِ مدینہ میں سے ایک آدمی مکّہ شریف کی طرف بھاگ نکلے گا۔ اہلِ مکّہ اس آدمی کے پاس آئیں گے اور اسے بادلِ نخواستہ گھر سے نکال کر حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان لے جائیں گے اور وہاں اس کی بیعت کریں گے۔ شام کی طرف سے ایک لشکر روانہ کیا جائے گا جو کہ مکّہ و مدینہ کے مابین زمین میں دھنسا دیا جائے گا، لوگ اس آدمی کے پاس پہنچیں گے اور اس کی بیعت کریں گے۔ پھر قریش کے خاندان سے ایک آدمی اُٹھے گا جس کے ننھیال بنی کلب ہوں گے، وہ ان کی طرف لشکر بھیجے گا۔ ان پر غالب آجائیں گے اور یہ مغلوب لشکر بنی کلب کا ہوگا اور جو بنی کلب کے لشکر سے حاصل ہونے والی غنیمت سے کچھ حاصل نہ کرسکا وہ بھی محروم ہی ہوگا، وہ شخص (غالب لشکر والا) مال تقسیم کرے گا، لوگوں میں نبیٔ اکرم ﷺ کی سنّت نافذ کرے گا۔ اس وقت اسلام مکمل طور پر نافذ و مستقر ہوگا، وہ سات سال رہے گا۔ پھر وفات پا جائے گا۔ اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔

(۲۷)......اس حدیث کی صحت وضُعف میں اگرچہ اختلاف ہے، تاہم اس بات کی تائید کئی دوسری احادیث سے بھی ہوتی ہے کہ امام مہدی پر حملہ آور ہونے والا لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اور یہ بھی ان کی ایک کرامت ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ دمشق (شام) سے سفیانی نام کا ایک شخص امام مہدی (اور ان کے ساتھیوں) پر حملہ

⇦⇨ الزوائد ۷/ ۳۱۵ شیخ البانی اور ڈاکٹر عبد العلیم بستوی نے تو اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (دیکھیئے الضعیفہ ۱۹۶۵ الاحادیث الوارده فی المهدی للبستوی ۳/ ۳۳۵ ـــ) جب کہ علّامہ ابن قیم نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے بلکہ کہا ہے کہ ایسی حدیث کو صحیح کہا جانا چاہیے۔ اسی طرح ہیثمی رحمہ اللہ نے اس کے صحیح ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور حافظ زین الدین عراقی اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ کیونکہ مجمع الزوائد کی تحریر کے وقت یہ دونوں بھی ان کے ساتھ ہی ہوتے تھے۔ (الاحتجاج بالاثر للتویجری ص ۴۲ و ص ۷۱)

آور ہوگا۔مگر مدینہ منوّرہ اور مکّہ مکرّمہ (ذوالحلیفہ سے آگے مکّہ شریف کی جانب والے چٹیل میدان میں) زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔اس حدیث میں آگے مذکور ہے:

((......ویخرج رجل من اهل بیتی فی الحرة (ای فی مکة المکرمة) فیبلغ السفیانی،فیبعث الیه جندا من جنده فیهزمهم فیسیر الیه السفیانی بمن معه حتی اذاجاز) ببیداء من الارض خسف بهم فلا ینجو منهم الا المخبر منهم)) [1]

''میرے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی مکّہ مکرّمہ میں ظاہر ہوگا جس کی خبر سفیانی کو پہنچے گی۔ وہ اس کی طرف اپنی فوج میں سے ایک لشکر بھیجے گا جسے وہ شکست دے گا۔ پھر سفیانی خود اپنی فوج کو لے کر چلے گا اور جب ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اس کی پوری فوج زمین میں دھنس جائے گی۔اور ان میں سے ایک شخص کے سوا کوئی نہ بچے گا جو کہ اس واقعہ کی خبر دے گا''۔

(۲۸)...... اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوئے ہوئے اپنے جسمِ اطہر کو خلافِ معمول کچھ حرکت دی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج نیند کے دوران اپنے جسم کو کچھ ایسے حرکت دی ہے کہ پہلے کبھی ایسے نہیں کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((العجب ان ناسا من امتی یؤمّون البیت لرجل من قریش قد لجأ بالبیت ، حتی اذا کانوا بالبیداء خسف بهم.)) [2]

---

[1] مستدرک حاکم ۴/ ۵۲۰،اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث امام بخاری ومسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔اور علّامہ ذہبی رحمہ اللہ نے تلخیص المستدرک میں ان کی موافقت کی ہے۔اور علّامہ تویجری نے بھی (الاحتجاج بالاثر ص۳۸۔۴۰) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

[2] مستدرك حاکم ٤/ ٥٢٠ ،اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث امام بخاری ومسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔اور علّامہ ذہبی رحمہ اللہ نے تلخیص المستدرک میں ان کی موافقت کی ہے۔اور علّامہ تویجری نے بھی (الاحتجاج بالاثر ۳۸۔ ٤٠) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

''تعجب ہے کہ کچھ لوگ قریش کے ایک آدمی پر حملہ کی نیت سے بیت اللہ کا رُخ کریں گے کیونکہ وہ شخص بیت اللہ میں پناہ لے چکا ہوگا اور جب وہ لوگ (ذو الحلیفہ کے) چٹیل میدان میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔''

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! راستے میں کئی مسافر لوگ بھی ہوتے ہیں انکا کیا قصور ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نعم فيهم المستبصر والمجبور و بن السبيل، يهلكون مهلكا واحدا و يصدرون مصادر شتى يبعثهم الله على نياتهم)) [1]

''ہاں صحیح ہے، ان میں جان بوجھ کر شریک ہونے والے اور بعض مجبور لوگ بھی ہوں گے، وہ ہلاک تو سبھی ہو جائیں گے لیکن آخرت کے لیے اللہ تعالیٰ سب کو ان کی اپنی اپنی نیت کے حساب سے اٹھائے گا''۔

(۲۹)...... عبید اللہ بن قبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ابو ربیعہ و عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہم اور میں اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان سے اس لشکر کے متعلق پوچھا جو دھنسا دیا جائے گا۔۔ اور یہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی بات ہے۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يعوذ عائذ بالبيت فيبعث اليه بعث فاذا كانوا ببيداء من الارض خسف بهم))

''ایک شخص بیت اللہ شریف کی پناہ لے گا، اس پر حملہ کرنے کے لیے ایک لشکر بھیجا جائے گا اور جب وہ لشکر ذو الحلیفہ کے میدان میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا

---

[1] صحيح بخارى ۳/ ٤٦٠ كتاب الحج باب هدم الكعبه ٤/ ٢٨٤ ـ ٢٨٥ كتاب البيوع باب ما ذكر فى الاسواق ، صحيح مسلم ٤/ ٢٢١٠، حديث : ٢٨٨٤ ، الفتن ، باب الخسف بالجيش الذى يؤم البيت و مع النووى ، ٨١/ ٦/ ٧ جامع الاصول لابن الاثير ٩/ ٢٧٩

دیا جائے گا۔‘‘

وہ فرماتی ہیں کہ:

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو شخص مجبوراً اس لشکر میں شریک ہوا ہوگا اس کا کیا انجام ہوگا؟ تو نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:

((یخسف به معهم و لکنه یبعث یوم القیامة علی نیته)) [1]

’’وہ مجبور زمین میں تو دوسرے لوگوں کے ساتھ ہی دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن اس کی نیت کے مطابق اس کا حشر ہوگا‘‘۔

علّامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ نے عون المعبود شرح ابو داؤد میں اور علّامہ عبد الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ نے تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں علّامہ طیبی رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے جس میں وہ بیان فرماتے ہیں کہ:

’’امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنی سنن کے ’’باب المہدی‘‘ میں وارد کیا ہے‘‘۔ [2]

اور علّامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ نے ’’الزواجر‘‘ میں کہا ہے کہ:

’’بیت اللہ کی پناہ لینے والے امام مہدی ہیں۔ اور بیداء سے مراد ذو الحلیفہ کا میدان ہے۔‘‘ [3]

(۳۰)...... حضرت عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحیح مسلم، حدیث: ۲۸۸۲، ترمذی، حدیث: ۱۲۷۲، الفتن، باب ۱۰، ابو داؤد مختصرا فی کتاب المهدی ۱۱/ ۳۸۰۔ ۳۸۱ مع العون مستدرك حاکم ٤/ ٤٢٩۔ ٤٣٠ امام حاکم نے اسے بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے اور علّامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه ۱۵/ ٤٤، حدیث ١٩٠٦٦

[2] عون المعبود ۱۱/ ۳۸۰، تحفة الاحوذی ٦/ ٤١٧۔

[3] الزواجر عن اقتراف الکبائر للهیتمی ۱/ ۲۰٤۔

((سیعوذ بهذا البیت یعنی الكعبة قوم لیست لهم منعة ولا عدد ولا عدة یبعث الیهم جیش حتی اذا كانوا ببیداء من الارض خسف بهم))[1]

''ایک قوم کعبہ شریف کی پناہ لے گی جو حیثیت وتعداد اور ساز وسامان ہر لحاظ سے بڑی کمزور ہوگی، ان پر حملہ کرنے کے لیے ایک لشکر روانہ ہوگا، وہ جب ایک چٹیل میدان (ذوالحلیفہ) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا''۔

(۳۱)......اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لیؤمنّ هذا البیت جیش یغزونه حتی اذا كانوا ببیداء من الارض یخسف باوسطهم وینادی اولهم أخرهم ثم یخسف بهم فلا یبقی الاالشرید الذی یخبر عنهم))[2]

''ایک لشکر بیت اللہ شریف پر حملہ آور ہونے کے لیے نکلے گا، جب وہ ایک چٹیل میدان میں پہنچیں گے تو اس لشکر کا وسط والا حصہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پہلا حصہ آخری حصہ والوں کو پکارے گا پھر وہ سب دھنسا دیئے جائیں گے صرف ایک وہ بھگوڑا شخص زندہ رہے گا جو اس خوفناک واقعہ کی لوگوں کو خبر دے گا۔''

(۳۲)......اُم المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لا ینتهی الناس عن غزو هذا البیت حتی یغزوه جیش حتی اذا كانوا ببیداء من الارض خسف باولهم وأخرهم ولم ینج

---

[1] صحیح مسلم حدیث ۲۸۸۳، الفتن، باب الخسف بالجیش الذی یؤم البیت ۔ مع النووی ۱۸/۵/۶۔

[2] صحیح مسلم، باب مذکور سابق حدیث: ۲۸۸۳، نسائی ۵/۲۰۷ الحج، باب حرمة الحرم، ابن ماجه ۲/۵۰۳، الفتن، باب جیش البیداء و حدیث: ۱۴۶۸، مسند احمد ۶/۲۸۶ فیض القدیر للمناوی ۵/۳۴۸ حدیث: ۷۵۳۸

اوسطھم))

''اس خانہ کعبہ پر حملہ آور ہونے سے بھی لوگ باز نہیں آئیں گے، یہاں تک کہ ایک لشکر حملہ آور ہوگا۔ جب وہ ذوالحلیفہ کے پاس پہنچے گا تو اس کا پہلا اور آخری حصہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور اس کا درمیانی حصہ بھی نجات نہیں پائے گا۔''

وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو اُن میں مجبور ہوگا اس کا کیا بنے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((یبعثھم اللّٰہ علی ما فی انفسھم)) [1]

''اللہ ان سب کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔''

(۳۳)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((یبایع لرجل بین الرکن و المقام)) [2]

''ایک آدمی کے ہاتھ پر رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے مابین بیعت کی جائے گی۔''

اس حدیث کو علّامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد (۲۹۸/۳) میں باب المھدی میں اور شیخ احمد عبدالرحمن البنا نے ترتیب طیالسی میں باب ما جاء فی بیعۃ المھدی میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث میں آگے تفصیل ہے اور آخر زمانہ میں اس بیعت کا تذکرہ ہے۔

(۳۴)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لا تقوم الساعة حتی ینزل الروم با لاعماق اوبدا بق فیخرج

---

[1] ترمذی، الفتن ، حدیث : ۲۱۸٤، وصحیح ترمذی للالبانی : ۲۱۸٤ وصححه ابن ماجه ، الفتن ، باب جیش لبیداء ۲/ ٥٠٤ حدیث: ٤١٣٠، صحیح ابن ماجه للالبانی : ۳۳۰۱، مصنف ابن ابی شیبه کتاب الفتن ، ۱۵/ ٤٦ حدیث : ۱۹۰۷۱ مسند احمد ٦/ ۳۳٦۔ ۳۳۷، صحیح الجامع الصغیر : ۷٤٦۵.

[2] مسند احمد ۲/ ۲۹۱، ۳۱۲، ۳۲۸، ۳۵۱، مسند طیالسی منحة المعبود فی ترتیب مسند الطیالسی ابی داؤد، احمد عبد الرحمن البنا ۲/ ۲۱٦، الاحسان ۸/ ۲۹٤ ب و مستدرك حاکم ٤/٤۵۲ و مصنف ابن ابی شیبه ۱۵/ ۵۲ و کما قال الحافظ فی الفتح ۳/ ٤٦۱، علّامہ احمد شاکر نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ تحقیق المسند ۵/ ۱۹٦۔ ۱۹۷

الیھم جیش من المدینۃ من خیار اھل الارض یومئذ ـــ)) ❶

''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ رومی لشکر اعماق یا دابق نامی مقام تک نہ آئے، اور اس کے مقابلہ کے لیے مدینہ منورہ سے ایک لشکر تیار ہو کر روانہ ہوگا جو اس وقت کے زمین کے نیک ترین لوگوں پر مشتمل ہوگا۔''

یہ حدیث بھی قدرے طویل ہے۔ اور بعض آثار سے پتہ چلتا ہے کہ مدینہ منورہ سے جو لشکر رومیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے روانہ ہوگا اس کے سربراہ و سپہ سالار امام مہدی ہوں گے۔ ❷

(۳۵)......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((یکون فی أخر اُمتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ، لا یعدہ عدّا ۔ (وفی روایۃ لمسلم عن ابی سعید وجابر:)یکون خلیفۃ من خلفاء کم فی آخر الزمان یحثوا المال و لا یعدہ (و فی روایۃ) ((یعطی الناس بغیر عدد)) ❸

''میری اُمت کے آخر میں ایک خلیفہ آئے گا جو گن کر نہیں جھولیاں بھر بھر کر مال تقسیم کرے گا۔ (اور حضرت ابوسعید و جابر رضی اللہ عنہما سے مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے:) آخر زمانہ میں تمہارا ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو گنے گا نہیں جھولیاں بھر بھر کر بانٹے گا، (اور ایک روایت میں ہے:) وہ لوگوں کو بلا گنے بانٹے گا۔''

صاحب التاج الجامع للاصول'' اس حدیث میں وارد خلیفہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''یہ امام مہدی ہوں گے اور اس کی دلیل وہ حدیث بھی ہے جو کہ حضرت

---

❶ صحیح مسلم ۱۸/ ۲۱۔۲۲ مستدرك حاكم ٤/ ٤٨٢ و صححه واقره الذهبی.

❷ ان آثار کے لیے ملاحظہ کیجیے ''الاذاعہ''ص ۱۳۱ علّامہ نواب صدیق حسن خان، فیض القدیر، مناوی ۵/ ۳۳۲۔ ۷۴۹۱، نور الابصار ص ۱۷۱، سید شبلنجی اور سنن ابن ماجہ، مگر ابن ماجہ والی سند ضعیف ہے۔ دیکھیے الضعیفہ للالبانی ۵/ ۵۰

❸ صحیح مسلم ، الفتن ، باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل۔ حدیث ۲۹۲۳، ۲۹۱٤، مسند احمد ۳/ ۳۸، ۳۱۷، ۳۳۳

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں فتوحات اور غنیمتوں کے بکثرت اکٹھے ہونے اوران کے دریا دلی سے مال بانٹنے کا تذکرہ آیا ہے''۔ [1]

اسی طرح ان کی دریا دلی اور بکثرت مال بانٹنے کا ذکر آئندہ دو حدیثوں میں بھی موجود ہے:

(۳۶)...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا مشترکہ بیان ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

((یکون فی أخر الزمان خلیفة یقسم المال ولا یعده)) [2]

''آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوں گے جو مال تقسیم کریں گے اور اس کی گنتی نہیں کریں گے۔''

(۳۷)...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((من خلفائکم خلیفة یحثوا المال حثیا ولا یعده عدا)) [3]

''تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوں گے جو جھولیاں بھر بھر کر مال تقسیم کریں گے اور گنتی نہیں کریں گے۔''

(۳۸)...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

---

[1] التاج الجامع للاصول ۵/ ۳۴۲ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی اس مشارالیہ حدیث کے لیے دیکھیے حدیث نمبر ۳ وتخریج نمبر ۲ ص............

[2] صحیح مسلم ۴/ ۲۲۳۵ کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل حدیث : ۲۹۱۳۔ ۲۹۱۴ و مع النووی ۱۸/ ۳۸، ۳۹ و مسند احمد ۳/ ۹۶، و بحواله الاحتجاج بالاثر ص ۶۸

[3] مسلم ومسند احمد حواله جاتِ سابقه و السنن الواردة فی الفتن ابوعَمرو الدنی ، باب ما جاء فی المهدی ۹۸:۵/۱ بحواله عقد الدرر ص ۲۳۷، ۲۴۳، و صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۵/ ۲۱۷ حدیث : ۵۷۸۹۔

((یکون فی أخر امتی خلیفة یحثی المال حثیا لا یعده عدّا)) [1]

''میری اُمت کے آخری زمانہ میں ایک خلیفہ آئے گا جو لوگوں کو جھولیاں بھر بھر کر دے گا، وہ گنتی نہیں کرے گا۔''

اسی حدیث میں آگے صحیح مسلم و مسند احمد میں یہ بھی ہے کہ ابونضرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا گیا کہ کیا وہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں؟ تو انہیں نے کہا:

''نہیں، وہ نہیں ہیں''۔

[1] صحیح مسلم ٤/ ٢٢٣٤ حدیث ٢٩١٣، مسند احمد ٣١٧/٥ ، ٣٣٣ مستدرك حاكم ٤/ ٤٥٤ ، مسند بزار بحواله مجمع الزوائد ٧/ ٣١٦۔

اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کا امتیاز

امام مہدی کی اقتداء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نماز ادا کرنا

(۳۹)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم)) [1]

(وفی روایة:) فامکم منکم))

''تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر تمہارے مابین ہوں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔''

ایک روایت کے آخر میں ہے کہ ایک راوی ابن ابی ذئب کہتے ہیں کہ ان آخری الفاظ کا معنیٰ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کتاب وسنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق حکومت کریں گے۔ اور یہ اس روایت کے آخر میں وارده الفاظ ((فامکم منکم)) کا ایک مفہوم ہے۔

جب کہ بعض دوسری احادیث میں صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد پہلی نماز بحیثیت مقتدی ہی پڑھیں گے۔ چنانچہ:

(۴۰)......حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا:

((لا یزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق، ظاهرین الی یوم القیامة، فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرهم: تعال! صل

---

[1] صحیح بخاری ٦/ ٣٥٨ ، صحیح مسلم ٢/ ١٩٣ ، مسند احمد ١/ ٣٣٦ ، ٢/ ٢٧٢، الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان ٧/ ٢٨٤ ، السنن الواردة ٦/ ١٢٣١ حدیث ٦٨٣، کتاب الایمان ابن منده ٢/ ٥١٦ حدیث :٤١٥

لنا، فيقول:لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة اللّٰه لهذه الامة)) ❶

''میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر جہاد کرتی اور قیامت تک غالب رہے گی۔ پھر عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام نازل ہوں گے تو اس جماعت کا امیر انہیں کہے گا کہ آئیں ہمیں جماعت کرائیں تو وہ کہیں گے نہیں، تم خود ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو اور یہ اس امت کے لیے اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ اعزاز و تکریم ہے''۔

(۴۱)......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((منا الذى يصلى عيسى ابن مريم خلفه)) ❷

''ہم میں سے ایک شخص وہ بھی ہوگا جس کی اقتداء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز ادا کریں گے۔''

ان سابقہ احادیث میں امام و امیر کا مطلق ذکر آیا ہے، نام مذکور نہیں جب کہ علّامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے اپنی کتابِ متعلقہ ''الاذاعۃ'' میں بکثرت احادیثِ مہدی ذکر کرنے کے بعد آخر میں لکھا ہے کہ:

''اس میں اگرچہ امام مہدی کا نام مذکور نہیں لیکن اس اور ایسی ہی دیگر احادیث کو

---

❶ صحيح مسلم ۲/ ۱۹۳، ۱/ ۱۳۷ حديث ۱۵٦، مسند احمد ۳/ ۳۸٤، ۳٤۵ ، ابن حبان الاحسان ۸/ ۲۹۱، مسند ابو يعلىٰ ٤/ ۵۹ حديث ۲۰۷۸ مسند ابو عوانه ۱/ ۱۰٦ بيهقى ۹/ ۳۹

❷ اخبار المهدى ابو نعيم بحواله المنار المنيف (لابن قيم ص ۱٤۷ وكنز العمال ۷/ ۱۸۷ الحاوى للفتاوى سيوطى ۲/ ٦٤، نیز دیکھیے الجامع الصغير للسيوطى رحمہ اللہ مع شرحه فيض القدير للمناوى ٦/ ۱۷، امام سیوطی رحمہ اللہ وعلامہ عبدالرؤف المناوی نے اس کے ضُعف کا اشارہ دیا ہے۔ جب کہ علّامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے صحيح الجامع الصغير ۵/ ۲۱۹ حديث : ۵۷۹٦، اور شیخ عبد العلیم عبد العظیم رحمہ اللہ نے بھی اسے شواہد کی بناء حسن لغیرہ کہا ہے۔ (احاديث الواردة فى المهدى ص ۳۱٦ جلد اول)

سوائے امام مہدی کے کسی اور شخص پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔ اور اسی بات کی تائید بکثرت احادیث و آثار سے ہوتی ہے'' [1]

اسی طرح علّامہ محمد حبیب اللہ شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

''یہاں اس امام کی تعیین تو نہیں کی گئی، جب کہ بعض دیگر احادیث میں باقاعدہ امام مہدی کا ذکر بھی آ گیا ہے''۔ چنانچہ

(۴۲)...... حضرت ابو سعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((ینزل عیسی ابن مریم، فیقول امیرهم المهدی ، تعال، صل بنا، فیقول: لا ، ان بعضکم امیر بعض تکرمة اللّٰه لهذه الامة)) [2]

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، مسلمانوں کے امیر و امام مہدی کہیں گے: آیئے ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ کہیں گے نہیں تم لوگ آپس میں ہی ایک دوسرے کے امیر ہو یہ اللہ کی طرف سے اس اُمت کا اعزاز و اکرام ہے۔''

(۴۳)...... اسی بات کی تائید ایک متکلم فیہ سند والی حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: اس میں دجال کا ذکر کیا۔ اسی حدیث میں ہے:

((و اما مهم المهدی رجل صالح، فبینما امامهم المهدی تقدم یصلی بهم الصبح اذ نزل عیسی ابن مریم وقت الصبح فیرجع ذٰلك الامام ینکص یمشی القهقریٰ لیتقدم عیسی فیضع عیسی یده بین کتفیه ثم یقول تقدم فانها لك اقیمت،

[1] ''الاذاعة'' علّامہ نواب صدیق حسن رحمہ اللہ ۱۴۴۔

[2] مسند حارث بن ابی اسامه بحواله المنار المنیف لابن قیم ص۱٤۷، ۱٤۸ اور علّامہ موصوف نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے، حلیة الاولیاء ابو نعیم بحواله فتح المنعم حاشیه علی زادالمسلم للشنقیطی ۱/ ۳۲۹، ۳۳۰، و اخبار المهدی ابو نعیم بحواله العرف الوردی للسیوطی۔ دیکھیئے الحاوی للفتاوی ۲/ ۱۳٤)

فیصلی بھم امامھم)) ❶

''لوگوں کے امام ایک نیک شخص امام مہدی ہوں گے۔ جب امام مہدی لوگوں کو نمازِ فجر پڑھانے کے لیے آگے بڑھیں گے تو عین اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ مسلمانوں کا امام اُلٹے پاؤں پیچھے کی جانب ہٹ آئے گا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام اس کے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھ جائیں، یہ اقامت (تکبیر) آپ کے لیے ہی کہی گئی ہے تو مسلمانوں کو ان کا امام ہی نماز پڑھائے گا۔''

(۴۴)......معروف تابعی امام ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((المھدی من ھذہ الامۃ وھو الذی یؤم عیسیٰ بن مریم)) ❷

''مہدی اس اُمت کے فرد ہوں گے، اور وہی عیسیٰ علیہ السلام کو جماعت کروائیں گے''۔

(۴۵)......امام ابن سیرین رحمہ اللہ سے ہی صحیح سند کے ساتھ ایک اور اثر بھی مروی ہے جس میں اس امت کے آخری زمانہ میں ایک خلیفہ کے ظہور کا ذکر ہے۔ یہ اثر مصنف ابن ابی شیبہ

---

❶ ابن ماجه، ابن خذیمه ، ابو عوانه، مستدرك حاكم، حلية الاولياء ابو نعيم، بحواله فتح المنعم حاشيه زاد المسلم للشنقيطى ص ۳۲۹۔ ۳۳۰ جلد اول، شیخ البانی نے ضعیف ابن ماجہ (۳۲۹۔۳۳۳) میں اسے ضعیف کہا ہے۔ البتہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری شرح صحیح بخاری (۶/ ۴۹۳، ۱۳/ ۹۳، ۹۶، ۱۰۰، ۱۰۵) میں اس پر سکوت اختیار کیا ہے جو ان کے نزدیک اس کے کم از حسن درجہ والی ہونے کا ثبوت ہے۔ اس حدیث کو امام ابن خذیمہ رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ امام ابو داؤد نے اس کی سند ذکر کی ہے جو کہ صحیح ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے امام مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور علّامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ (دیکھیئے كتاب التصريح للكشميرى ص ۱٤۲) امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کے بعض جملوں کے شواہد صحیح مسلم سے ذکر کیئے ہیں (دیکھیئے النہایہ ۱/ ۵۸۱) بسند حسن بحوالہ عقد الدرر ص ۲۹٤ و كتاب الفتن ابوعبداللہ نعیم بن حماد ۸/ ۱۵۹/ب و حسنه البستوى ۱/ ۲۸۰

❷ مصنف ابن ابى شيبه (۳۲۱ ب) و الفتن نعيم بن حماد (۱۰۳ الف) و صححه عبد العليم البستوى (۱/ ۲۲۰)

(۲۱۳ب) میں ہے۔اور شیخ بستوی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

(۴۶)......حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ایک خزانہ کے ظاہر ہونے، تین خلیفوں کے بیٹوں کے اس پر لڑنے اور پھر مشرق کی طرف سے سیاہ رنگ کے جھنڈوں کے نمودار ہونے کا تذکرہ ہے اور آگے ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں:

((فاذارایتموه فبایعوه و لو حبوا علی الثلج))(وعند بعض :) ((ولو حبوا علی الرکب))((فانه خلیفة اللّٰه المهدی))(وعند بعضها:)((فان فیها خلیفة الله المهدی)) [1]

''جب تم انہیں دیکھو تو ان کی بیعت کرنے کے لیے جاؤ، چاہے تمہیں برف پر گھسٹتے ہوئے یا (گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے) ہی کیوں نہ جانا پڑے۔''

اس لشکر میں اس کے قائد و سپہ سالار اللہ کے مقرر کردہ خلیفہ ''امام مہدی'' ہوں گے''۔

---

[1] ابن ماجہ ۲/ ۱۳۶۷، زوائد ابن ماجہ میں علّامہ بوصیری رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے، مستدرک حاکم ۴/ ۴۶۳۔ ۴۶۴، امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور علّامہ ذہبی نے موافقت کی ہے۔کتاب المهدی ابو نعیم بحواله الحاوی للفتاوی، سیوطی ۲/ ۶۰، ۶۳، السنن الوارده فی الفتن ، ابو عمرو الدانی ۵/ ۹۳ /ب و ۵/ ۱۰۳۲ حدیث ۵٤۸، دلائل النبوة بیهقی ٦/ ۵۱۵ و لکنه حمله علی المهدی العباسی) و فیه الرکب بدل الثلج و حسنه الحافظ ابن حجر بصنیعهٖ فی فتح الباری ۱۳/ ۸۱

شیخ عبد العلیم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (الاحادیث ۱/ ۱۹۲) امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح وقوی قرار دیا ہے۔ (النہایہ ۱/ ۲۹) بتحقیق ڈاکٹر طہ زینی امام ابن کثیر نے ترمذی شریف کی ایک حدیث بھی ذکر کی ہے۔جس میں سیاہ جھنڈوں کا تذکرہ ہے اور لکھا ہے، کہ یہ ابو مسلم خراسانی والے جھنڈے نہیں بلکہ محمد بن عبد اللہ علوی فاطمی حسنی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے ساتھ ہوں گے جن کا لقب مہدی ہوگا۔

شیخ البانی نے تحقیق مشکوۃ (۳/ ۲۶) اور الضعیفہ (۱/ ۱۰۱) میں اسے ضعیف کہا ہے البتہ پھر اس حدیث کے آخری جملہ کو چھوڑ کر باقی کو صحیح المعنیٰ قرار دیا ہے اور لفظ خلیفۃ اللہ میں پائی جانے والی نکارت ذکر کی ہے۔ (دیکھیئے سلسلة الاحادیث الضعیفه۱/ ۱۹۹۔۱۲۱ حدیث: ۸۵) مسند احمد (الفتح الربانی) ۲٤/ ۵۱ و القول المسدد فی الذب عن مسند الامام احمد، حافظ ابن حجر، ملحق مشکوٰة بتحقیق البانی ۳/ ص۱۷۷۳ حدیث: ۱۳

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امامت

سابقہ عنوان کے تحت گزرنے والی پہلی حدیث جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (حاشیہ ۱ ص ۱۱۰) اس کی شرح بیان کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ:

''ابوالحسن آبری رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ کے مناقب پر مشتمل اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ یہ بات متواتر درجہ کی احادیث سے ثابت ہے کہ امام مہدی اسی اُمت سے ہوں گے۔اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور یہ ان کے نزول کے وقت ہوگا۔تاکہ اس اُمت کے شرف وکرامت کا اظہار ہو اور پھر بعد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود بھی امامت کرائیں گے اور امامتِ عظمیٰ کا بوجھ بھی اٹھائیں گے۔جیسا کہ مسند احمد (۲/۲۹۰) میں ہے۔''

((و تجمع له الصلوٰة))

''ان کے لیے نمازی جمع ہوں گے اور وہ جماعت کرائیں گے۔''

اور علّامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اگر آتے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت شروع کردیتے تو لوگوں کے دل میں یہ اشکال پیدا ہوجاتا ہے کہ یہ شاید اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں یا پھر مستقل شریعت لے کر مبعوث ہوئے ہیں۔انہوں نے مقتدی کی حیثیت سے نماز پڑھ کر ان شبہات کا ازالہ کردیا۔ [1]

(۴۷)......اسی معنیٰ و مفہوم کی ایک حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔جس میں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

---

[1] فتح الباری ۲/ ۴۹۳۔۴۹۴.

((اذا اقبلت الرایات السود من خراسان ، فائتوها، فان فیها خلیفة اللہ المهدی))[1]

''جب خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے ادھر آئے تو ان لوگوں سے جاملو، بیشک ان میں خلیفہ اللہ (امام) مہدی ہوں گے۔''

اس حدیث کو امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے ''الموضوعات'' میں ذکر کر دیا ہے۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''القول المسدد'' میں اور امام سیوطی رحمہ اللہ نے '' الآلی المصنوعہ'' میں اس معاملہ میں علّامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ کا شدید تعاقب کیا ہے اور کہا ہے کہ یہی متن جب حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ (سابقہ حدیث) سے بھی ثابت ہے۔ اور اس کے کئی شواہد بھی ہیں۔ تو پھر اسے موضوعات میں کیسے شمار کیا جاسکتا ہے۔ شیخ عبدالعلیم بستوی رحمہ اللہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ والی حدیث کی وجہ سے اس حدیث کو ''حسن لغیرہٖ'' قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی اپنی سند استشہاد کے لائق ہے''۔[2]

(۴۸)......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

((لو لم یبق من الدنیا الاّ لیلة لملك رجل من اهل بیتی یواطئی اسمه اسمی))[3]

''دنیا کی عمر اگرچہ ایک رات ہی باقی کیوں نہ رہ جائے میرے اہل بیت سے ایک آدمی حاکم بنے گا۔ جس کا نام میرے نام پر ہی ہوگا''۔

---

[1] الموضوعات ابن الجوزی ۲/ ۳۸، اللآلی المصنوعة سیوطی ۱/ ۴۳۷، القول المسدد فی الذب عن المسند للامام احمد ، ابن حجر (ص۵۹، ۶۰) لسان المیزان ۲/۱۶۶، تنزیه الشریعة للآجری ۲/ ۱۸۔

[2] الآحادیث الوارده فی المهدی ۱/ ۱۶۱۔ ۱۶۲ طبع اول۔

[3] الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان ۷/ ۲۳۵، موارد الظمآن ص ۴۶۳ حدیث ۱۸۷۷ ۔ معجم طبرانی کبیر ۱۰/ ۱۶۴ حدیث ۱۰۲۱۶ و حسنه البستوی ۱/ ۲۷۵۔

چند دیگر احادیث و آثارِ امام مہدی

(۴۹)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لو لم يبق من الدنيا الا ليلة لملك فيها رجل من اهل بيت النبی صلى الله عليه وسلم)) ❶

''دنیا کی عمر سے اگرچہ صرف ایک رات ہی باقی کیوں نہ رہ گئی ہو، نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت سے ایک آدمی حاکم ضرور بنے گا''۔

علّامہ حمود بن عبد اللہ التویجری نے اپنی کتاب ''الاحتجاج بالاثر'' میں اس حدیث کو نقل کر کے لکھا ہے کہ:

''اس حدیث کو اگر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف بھی مان لیا جائے جیسا کہ سنن ترمذی کی حدیث کے بارے میں کہا گیا ہے، تب بھی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ مستقبل میں پیش آنے والی یہ ایسی بات ہے کہ جو اپنی رائے سے نہیں کہی جا سکتی، لازماً یہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے کے بعد ہی کہی گئی ہوگی۔ (تو گویا حکماً یہ حدیث بھی مرفوع ہے) اور علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے "المنار المنيف" میں حضرت ابو ہریرہ کی اس حدیث اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے''۔ ❷

(۵۰)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے:

---

❶ صحیح ابن حبان مرفوعاً و سنن ترمذی موقوفاً علی ابی ہریرہ بحوالہ الاحتجاج بالاثر للتویجری ص ۱۱/ الاحسان ۲۳۵/۷ الف موارد الظمان ص۴٦۳ حدیث : ۱۸۷٦ باب ما جاء فی المهدی ۔ السنن الوارده فی الفتن ابو عَمرو الدانی ۱۰۵٤/۵ حدیث ۵۷۲ حسن موقوفاً ۱/ ۳٤۷

❷ الاحتجاج بالاثر ص ۱۱۔

((لو لم يبق من الدنيا الا يوم لطول الله ذلك حتى يلى رجل من ال محمد صلى اللّٰه عليه وسلم)) [1]

''اگر چہ دنیا کی زندگی صرف ایک دن ہی کیوں نہ رہ گئی ہو اللہ اسے اتنا لمبا کردے گا حتیٰ کہ حضرت محمد ﷺ کی آل سے ایک آدمی حاکم نہ بنے۔''

(۵۱)...... محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم (والدِ محترم) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ایک آدمی نے ان سے امام مہدی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے سات کا عدد بناتے ہوئے فرمایا:

((ذاك يخرج فى آخر الزمان)) [2]

''یہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔''

اس حدیث میں آگے کچھ تفصیل بھی ہے اور مذکور ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوں گے۔

علّامہ تویجری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''بظاہر تو یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف اثر ہے جب کہ یہ حکما مرفوع حدیث ہے کیونکہ یہ بات ان غیبی امور میں سے ہے جن کے بارے میں کسی کی اپنی رائے کو کوئی دخل نہیں ہوسکتا''۔ [3]

(۵۲)......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اثر اور بھی مروی ہے جس میں ہے:

((ستكون فتنة)) ''فتنہ بپا ہوگا۔''

آگے جا کر فرمایا:

((لا تسبوا اهل الشام و سبوا ظلمتهم فان فيهم الابدال))

---

[1] ترمذی مع التحفة ۲/ ۴۸۷ وانظر ایضا ماقبله۔

[2] مستدرك حاكم ۴/ ۵۵۴ و قال صحيح على شرط الشيخين و وافقه الذهبى، علّامہ تویجری نے اس کو صحیح قرار دیا ہے (الاحتجاج بالاثر ص۱۶) اور شیخ عبدالعلیم نے اسے حسن کہا ہے۔ (الاحادیث ۱/ ۲۰۸)

[3] الاحتجاج بالاثر ، حواله سابقه ايضا ص ۱٦۔

''اہلِ شام کو مطلقاً برا نہ کہو بلکہ ان میں سے صرف ظالم لوگوں کو بُرا کہہ سکتے ہو کیونکہ ان میں تو بڑے بڑے ''ابدال'' بھی ہیں۔''

آگے اہلِ شام کے باہم بٹ جانے اور پھر قتل و غارت اور جنگ میں ان کے ہار جانے کا تذکرہ ہے۔اور آخر میں ہے:

((ثم يظهر الهاشمى فيرد الله الى الناس الفتهم و نعمتهم فيكونون على ذلك حتى يخرج الدجال)) [1]

''اور پھر اس ہاشمی (امام مہدی) کا ظہور ہو گا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو پھر شِیر وشکر کردے گا اور اپنی نعمتیں عام کردے گا۔اور وہ اسی طرح رہیں گے یہاں تک کہ دجال کا خروج ہوگا''۔

(۵۳)......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فرزند علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((لا يخرج المهدى حتى تطلع مع الشمس أية)) [2]

''اس وقت تک امام مہدی کا ظہور نہ ہوگا جب تک کہ سورج کے ساتھ ایک نشان ظاہر نہ ہو۔''

(۵۴)......ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام طاؤس رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا مہدی عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تھے، تو انہوں نے فرمایا:

"كان مهدى وليس بذٰلك المهدى" [3]

''وہ بھی مہدی (ہدایت یافتہ) تھے لیکن (احادیث میں وارد) معروف شخصیت

---

[1] مستدرك حاكم ٤/ ٥٥٣ و صححه و وافقه الذهبى و البستوى ١/ ٣٤٥

[2] مصنف عبد لرزاق ١١/ ٣٧٣ ، نمبر ٢٠٧٧٥ ، الفتن نعيم بن حماد (٩١ب) الحربيات لابى الحسن الحربى كما فى الحاوى للسيوطى ٢/ ١٣٦ و صححه البستوى ١/ ٢٢١

[3] ابن ابى شيبه(٣٢١ ب) الفتن نعيم بن حماد (١٠٣ الف و ٩٩ ب) تاريخ ابو زرعه دمشقى ١/ ٥٧٢ و حسنه البستوى ١/ ٢٢٤۔

والے مہدی نہیں تھے۔''

(۵۵)......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

"لا یمضی الایام و اللیالی حتی یلی منا اهل البیت فتًى"

''یہ شب و روز کا سلسلہ تب تک ختم نہ ہوگا جب تک کہ ہم اہلِ بیت سے ایک نوجوان برسرآراء مسندِ خلافت نہ ہوگا۔''

آگے کچھ سوال و جواب کے بعد فرماتے ہیں:

"کما فتح الله هذا الامر بنا فارجوان یختمه الله بنا" [1]

''اللہ نے جس طرح اسلام کا آغاز ہم (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) سے کیا تھا، مجھے اُمید ہے کہ اس کا آخر بھی ہمیں (مہدی ہاشمی) پر ہوگا۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کا ایک فقرہ البدایہ النہایہ (۶/ ۲۴۵) میں ذکر کرکے اس کی سند کو جید قرار دیا ہے۔

[1] مصنف ابن ابی شیبه (۳۲۱ ب) دلائل النبوة بیهقی ۶/ ۵۱۷ السنن الواردة فی الفتن ابو عَمرو الدانی ۵/ ۱۰۴۳۔ حدیث ۵۵۸، ۵۵۹ و صححه البستوی ۱/ ۳۴۹۔

صحیحین میں امام مہدی کا اشارۃً تذکرہ

اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی شاید دلچسپی سے خالی نہ ہو کہ ظہورِ امام مہدی کے بارے میں بعض احادیث ایسی ہیں جن کی اصل صحیح بخاری و مسلم میں بھی موجود ہے۔ مثلاً

(۱)......امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((لا تزال طآئفة من امتى يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيامة قال: فينزل عيسى ابن مريم فيقول اميرهم تعال۔ صل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة اللّٰه لهذه الامة)) [1]

''میری اُمت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر قتال کرتے رہیں گے اور قیامت تک وہ غالب رہیں گے۔ پھر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نازل ہوں گے اور میری اُمت کے لوگوں کا امیر انہیں کہے گا کہ آیئے جماعت کرایئے، وہ کہیں گے نہیں، تم میں سے بعض خود اپنوں ہی سے بعض کے امیر و امام ہیں اور یہ اللہ کی طرف سے اس امت کو اعزاز بخشا گیا ہے۔''

صحیح مسلم کی اس حدیث میں ''امیر'' کا لفظ آ گیا ہے۔ اور ایک دوسری حدیث میں اس امیر کا نام بھی وارد ہوا ہے۔ اور احادیث خود ایک دوسرے کی تشریح و تفسیر کرتی ہیں۔ چنانچہ:

(۲)......اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] صحيح مسلم ،كتاب الايمان ، باب نزول عيسىٰ ابن مريم حاكما بشريعة محمد صلى اللّٰه عليه وسلم ١/ ١٣٥ ترقيم : محمد فواد عبد الباقى ، طبع بيروت

((کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم))[1]

''اس وقت تمہاری خوشی کا کیا حال ہوگا کہ جب عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) کا نزول ہوگا۔لیکن امامت کرانے والا تمہیں سے ہوگا۔''

ان بخاری و مسلم کی دونوں حدیثوں میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ نزول عیسیٰ کے وقت نماز کی امامت کروانے والا امام امتِ اسلامیہ کا فرد ہوگا۔ اور علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی وضاحت کے مطابق وہ امام مہدی ہوں گے۔ جیسا کہ مسند حارث بن ابو اسامہ سے جید سند کی حدیث میں وارد ہوا ہے۔ اور احادیث ایک دوسرے کی تشریح و تفسیر بیان کرتی ہیں۔

اس سلسلہ میں راجح قول بھی یہی ہے کہ امام اس وقت مہدی ہی ہوں گے نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ واللہ اعلم

علّامہ انور شاہ کشمیری حنفی نے بھی فیض الباری شرح صحیح بخاری (۴/ ۴۴ ۔ ۴۷) میں اس بات کی وضاحت کی ہے۔

[1] صحیح بخاری ٦/ ٣٨٥، صحیح مسلم ٢/ ١٩٣، مسند احمد ١/ ٣٣٦

ایک عجیب نکتہ و بجھارت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام: نبی و صحابی؟

یہ بات صحیح احادیث میں ثابت ہے کہ شبِ معراج میں نبیٔ اکرام صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تھی۔ اور یہ ملاقات بھی حقیقی تھی، کیونکہ معراج روح و جسم کے مجموعہ کو کرایا گیا تھا، جیسا کہ فقہا و متکلمین اور مفسرّین و محدّثین کی بڑی بڑی جماعتوں کا مذہب ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری میں لکھتے ہیں:

''اس سلسلہ میں صحیح احادیث کا ظاہر دلالت کرتا ہے لہٰذا اس سے پہلوتہی ہرگز صحیح نہیں اور پھر عقلی نقطہ نظر سے یہ کوئی امرِ محال بھی نہیں کہ کسی تاویل کا سہارا لیا جائے''۔

اس اعتبار سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، صحابی بھی ہوئے کیونکہ ان پر صحابی کی تعریف (کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کی حالت میں دیکھا ہو اور اسی پر خاتمہ ہوا ہو) صادق آتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ علّامہ ذہبی رحمہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ التجرید میں وہ لکھتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی بھی ہیں اور صحابی بھی، کیوں کہ انہوں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ وہ وفات پانے کے اعتبار سے آخری صحابی ہیں''۔

اسی طرح ابن الصلاح کی کتاب پر اپنی کتاب ''النکت'' میں حافظ عراقی نے ''الاصابہ فی تمیز الصحابہ'' میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اور التہذیب، اسی طرح الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام میں، حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے بھی کہا ہے۔

اورتاج الدین سبکی رحمہ اللہ نے تو ایک بجھارت لکھی ہے، کہتے ہیں:

من باتفاق جمیع الخلق افضل من
خیر الصحاب ابی بکر و من عمر ؟
ومن علی و من عثمان و ھو فتی
من امة المصطفی المختار من مضر

''تمام لوگوں کے اتفاق کی رو سے نبیٔ اکرم ﷺ کے بہترین صحابہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم سے بھی زیادہ افضل صحابی کون ہے:؟ جو کہ نبیٔ اکرم ﷺ کا امتی اور قبیلہ بنی مضر کا فرد ہے؟''

علّامہ ابوعبد اللہ محمد طالب ابن الحاج نے شرح المرشد المعین پر اپنے حاشیہ میں اس کا جواب یوں دیا ہے:

ذاك ابن مریم روح اللّٰه حیث رأی
نبینا المصطفیٰ فی احسن الصور
فوق السمٰوات لیلا عندما اجتمعا
کذالك عند ظراف البیت و الحجر

'' وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں کیونکہ انہوں نے ہمارے نبیٔ اکرم ﷺ کو شبِ معراج میں آسمانوں پر ملاقات کے دوران دیکھا تھا''۔ [1]

[1] عقیدہ اهل الاسلام فی نزول عیسیٰ علیہ السلام للغماری ص ٤٤ بحوالہ المهدی حقیقة لاخرافة للمقدّم ص ٥٤

لمحۂ فکریہ

قارئینِ کرام!

یہ بات کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں کہ کسی بھی مسئلہ کے اثبات کے لیے صرف ایک صحیح حدیث بھی کافی ہوتی ہے۔

جب کہ یہاں تو ایک دو نہیں درجنوں صحیح وحسن درجہ کی احادیث ہیں جو امام مہدی کے ظہور کا پتہ دے رہی ہیں۔لہٰذا اس مسئلہ میں کوئی خفاء باقی نہ رہا اور ان کے وجود وظہور پذیر ہونے کے انکار کی کوئی معقول وجہ نہ رہی، بلکہ انکا ظہور ایک نا قابلِ تردید واٹل حقیقت ہے۔

احادیثِ مہدی کے بارے میں کبار اہلِ علم کے اقوال

امام مہدی کے ظہور کو ایک اٹل حقیقت قرار دیتے ہوئے بکثرت کبار اہلِ علم نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ اور ان میں سے اکثر متعلقہ احادیث کی استنادی حیثیت پر گفتگو کی ہے۔ چنانچہ ان میں سے بعض کے اقوال و ارشادات پیشِ خدمت ہیں:

(۱) امام عقیلی رحمہ اللہ (ت ۳۲۳ھ):

"فی المهدی احادیث جیاد"[1]

''امام مہدی کے بارے میں جید احادیث موجود ہیں۔''

ایک دوسری جگہ وہ فرماتے ہیں:

"و فی المهدی احادیث صالحة الاسانید ان النبی ﷺ قال: ((یخرج رجل (و یقال : من اهل بیتی) یواطئی اسمه اسمی و اسم ابیه اسم ابی"[2]

''امام مہدی کے بارے میں اچھی اسانید والی احادیث موجود ہیں جن میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ''میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوگا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جس کی ولدیت میری ولدیت پر ہوگی۔''

[1] الضعفاء ص ۳۰۰ ، تهذیب التهذیب ۷/ ۳۹۱، ۳۹۳ ،الاحتجاج بالاثر ص ۴۲ عقیدة اهل السنة و الاثر ص ۱۸۶ و ما بعد۔

[2] الضعفاء ص ۱۳۹۔ ۱۴۰

(۲) علّامہ حسن بن علی البربہاری رحمہ اللہ (ت ۳۲۹ھ):

شیخ الحنابلہ علّامہ بربہاری رحمہ اللہ اپنی کتاب ''شرح السنہ'' میں فرماتے ہیں:

"والایمان بنزول عیسی ابن مریم علیہ السلام، ینزل فیقتل الدجال و یتزوج و یصلی خلف القائم من اٰل محمد صلی اللہ علیہ وسلم "[1]

''اور اس بات پر ایمان رکھنا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور دجّال کو قتل کریں گے اور شادی کریں گے اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے''۔

(۳) امام ابوالحسین احمد المناوی رحمہ اللہ (ت ۳۳۶):

امام مہدی کے بارے میں انہوں نے ایک رسالہ ''جزء'' تالیف کیا ہے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں:

"یحتمل فی معنی حدیث ((یکون اثنا عشر خلیفة)) ان یکون ھذا بعد المھدی الذی یخرج فی اٰخر الزمان "[2]

''(بارہ خلفاء ہوں گے) اس کا پتہ دینے والی حدیث کا یہ معنیٰ بھی ممکن ہے کہ وہ امام مہدی کے بعد ہوں جو کہ آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے''۔

(۴) امام ابن حبان رحمہ اللہ (ت ۳۵۴ھ):

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی ''صحیح'' میں کئی ابواب قائم کیئے ہیں جن میں امام مہدی کا ذکر آیا ہے اور کئی احادیث سے ان پر استدلال بھی کیا ہے۔ مثلاً:

(۱)......اس بات کا بیان کہ امام مہدی کا ظہور، دنیا میں ظلم و جور کے ظہور اور ان کے حق پر غالب آجانے کے بعد ہوگا۔

(۲)......ان احادیث کا بیان جن میں آیا ہے کہ امام مہدی کے اوصاف، ان کا اسمِ گرامی

---

[1] طبقات الحنابلہ ۲/ ۲۰

[2] نقلہ ابن حجر عن کشف المشکل لابن الجوزی، فتح الباری ۱۳/ ۲۱۲

اور ان کے والد کا اسمِ گرامی کیا ہوگا؟ اور ان لوگوں کی تردید جو یہ گمان رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں۔

(۳)......ان احادیث کا ذکر جن میں اس مدت کے اوصاف کا تذکرہ آیا ہے، جس میں آخر زمانہ میں حضرت امام مہدی ظاہر ہوں گے۔

(۴)......اس مقام کا بیان جہاں امام مہدی کی بیعت کی جائے گی۔

(۵)......اس حدیث کا بیان جس میں آیا ہے کہ وہ قوم جو زمین میں دھنسا دی جائے گی، وہ وہی لوگ ہوں گے جو امام مہدی پر لشکر کشی کر کے انہیں خلافت سے ہٹانے کی غرض سے آئیں گے۔ [1]

(۵) امام ابوالحسن محمد بن حسین الآبری رحمہ اللہ:

امام موصوف اپنی کتاب ''مناقب الشافعی رحمہ اللہ'' میں لکھتے ہیں:

''امام مہدی کے بارے میں بکثرت احادیث ہیں جو حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ جن میں یہ بھی مذکور ہے کہ وہ اہلِ بیت میں سے ہوں گے، وہ سات سال تک منصبِ خلافت پر قائم رہیں گے، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، اور وہ دجال کو قتل کرنے میں ان کی مدد کریں گے۔ اور امام مہدی اس وقت کی امامت کریں گے، اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے (اقتداء میں) نماز پڑھیں گے''۔

امام آبری رحمہ اللہ کی یہ نص مختلف ادوار میں بکثرت کبار اہلِ علم نے ان سے نقل کی ہے اور اس پر کسی قسم کا کلام نہیں کیا۔ ان میں چند قابلِ ذکر علماء کرام یہ ہیں:

۱: امام علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ، کتاب "المنار المنيف في الصحيح والضعيف" میں۔

۲: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ، ''کتاب التهذيب'' میں۔

۳: حافظ مزی رحمہ اللہ، کتاب ''تہذیب الکمال'' زیرِ ترجمہ محمد بن خالد الجندی الصنعانی رحمہ اللہ

---

[1] الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان ۸/ ۲۹۳۔۲۹۴، ۸/ ۲۶۶

۴: امام قرطبی رحمہ اللہ، کتاب "التذکرة فی احوال الموتیٰ و امور الآخرة" میں
۵: امام سخاوی رحمہ اللہ، کتاب "فتح المغیث" میں
۶: امام سیوطی رحمہ اللہ، کتاب "اخبار المهدی" میں
۷: شیخ محمد بن عبد الباقی الزرقانی رحمہ اللہ
۸: شیخ مرعی بن یوسف الحنبلی رحمہ اللہ، وغیرہم رحمہم اللہ [1]

(۶) امام خطابی رحمہ اللہ (ت ۳۸۸ھ):

ایک حدیث ہے:

((لاتقوم الساعةحتی یتقارب الزمان وتکون السنة کالشهر و الشهر کالجمعة --- الخ))

"اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ زمانہ بہت قریب نہ ہوجائے۔اس وقت سال یوں گزرے گا جیسے مہینہ اور مہینہ ایسے گزرے گا جیسے ہفتہ گزرتا ہے"۔

اس حدیث کی شرح کے شروع میں ہی امام خطابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"ایسا وقت امام مہدی یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا پھر ان دونوں کے زمانوں میں ہوگا ...." [2]

(۷) امام بیہقی رحمہ اللہ (ت ۴۵۸ھ):

علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے "المنار المنیف" میں امام بیہقی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے:

"امام مہدی کے ظہور پر نص اور اس کا پتہ دینے والی احادیث سند کے اعتبار سے صحیح تر ہیں۔اور ان احادیث میں اس بات کا بیان بھی ہے کہ وہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے ہوں گے۔یہی بات حافظ مزی رحمہ اللہ نے تہذیب الکمال اور حافظ ابن حجر

[1] ان سب کی تخریج کتاب میں مختلف مقامات پر موجود ہے۔

[2] بحواله تحفة الاحوذی شرح ترمذی للمبارك پوری ۶/ ۶۲۵

عسقلانی رحمہ اللہ نے تہذیب التہذیب میں بھی کہی ہے''۔ ❶

(۸) قاضی عیاض رحمہ اللہ (ت ۵۴۴ھ):

''مستقبل میں پیش آنے والے کتنے ہی امور ہیں جن کے بارے میں اس ذاتِ والا صفات صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی ہے جو اپنی خواہشِ نفس کے تحت بولتے ہی نہیں جب تک کہ وحی کا نزول نہ ہو۔ انہی غیبی امور میں سے ہی انہوں نے امام مہدی کے ظہور کی خبر بھی دی ہے''۔ ❷

(۹) امام سہیلی رحمہ اللہ:

امام موصوف اُم المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے قبولِ اسلام اور جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے فضائل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''ان کی فضیلت و منزلت میں سے ہی یہ بھی ہے کہ آخر زمانہ میں جن کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے وہ امام مہدی انہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔ اور امام مہدی کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث بکثرت ہیں۔ انہیں (امام) ابوبکر بن ابی خیثمہ رحمہ اللہ نے ایک کتاب میں جمع کر دیا ہے اور وہ کثیر احادیث ہیں۔'' ❸

(۱۰) امام ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ:

امام مہدی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ ''وہ آخر زمانہ میں آئیں گے''۔ ❹

انہوں نے اصولِ ستہ (صحیحین وسننِ اربعہ) اور مؤطا امام مالک ودارمی وغیرہ کتب میں

---

❶ بحواله تهذيب الكمال للمزى ٦/ ٥٩٧ الف، المنار المنيف لابن قيم ص٨٣-٨٤ الاحتجاج بالاثر ص ٤٢

❶ الشفاء للقاضى عياض، باب ٤ فصل ٢٣ مجلد اول ص ٢٢٣

❷ الروض الانف شرح السيرة النبويه لابن هشام للسهيلى ١/ ٢٨٠، طبع دار الفكر بيروت، لبنان

❹ النهاية فى غريب الحديث والاثر ٥/ ٢٥٤

واردہ تمام احادیث کی جامع اپنی دوسری کتاب ''جامع الاصول'' میں ایک فصل اس عنوان کی قائم کی ہے:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کے بیان میں'' اور پھر اس فصل میں کتنی ہی احادیث جمع کر دی ہیں''۔ [1]

(۱۱، ۱۲) معروف مفسرِ قرآن امام قرطبی رحمہ اللہ و حاکم رحمہ اللہ (ت ۶۷۱ھ):

ایک حدیث ہے:

((لا مهدی الاعیسی ابن مریم))

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سواء مہدی کوئی نہیں۔''

اس روایت پر تنقید کرتے ہوئے امام قرطبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہ روایت منقطع (ضعیف) ہے۔ چنانچہ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''امام مہدی کے خروج پر نص کا کام دینے والی احادیث اس مذکورہ روایت سے زیادہ صحیح تر ہیں۔ لہٰذا فیصلہ ان کے مطابق ہوگا نہ کہ اس کی رو سے''۔ [2]

(۱۳، ۱۴) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ و ابن قیم رحمہ اللہ:

دیکھیے سابقہ ص ۷۰ و مابعدہ ۷۸۔

(۱۵) مفسرِ شہیر امام ابن کثیر رحمہ اللہ:

امام صاحب موصوف نے اپنی کتاب ''نہایۃ البدایہ والنہایہ'' میں ایک مستقل فصل قائم کی ہے جس میں لکھتے ہیں:

''امام مہدی کے ذکر میں جو کہ آخر زمانہ میں ظہور پذیر ہوں گے وہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

[1] جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰/ ۳۲۷۔ ۳۳۲

[2] الاحتجاج بالاثر ص ۴۲ ، مکتبة الکلیات الازهریة ۱۴۰۰ ه ، التذکره فی احوال الموتیٰ و امور الآخره ۲/ ۷۲۳

اور آئمہ مہدیّین (اصحابِ رشد و ہدایت) میں سے ایک ہوں گے۔ وہ شیعہ والے امامِ منتظر نہیں ہیں جس کے بارے میں وہ اس زعم و گمانِ باطل میں مبتلا ہیں کہ وہ سامرا نامی غار سے ظاہر ہوں گے۔ ان کے اس امام منتظر کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی وجود و آثار ہیں۔ البتہ جن امام مہدی کے بارے میں ہم گفتگو کرنے والے ہیں ان کے بارے میں نبی ﷺ سے مروی بکثرت احادیث شاہد و ناطق ہیں کہ وہ آخر زمانہ میں ظہور فرما ہوں گے اور میرا خیال ہے کہ ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل ہوگا، جیسا کہ احادیث سے پتہ چلتا ہے۔'' [1]

(۱۶) شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ:

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مرفوعاً روایت کی ہے جس میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((يقتتل عند كنزكم ثلاثة كلهم ابن خليفة))

''تمہارے خزانے کے پاس تین آدمی قتال و جنگ کریں گے اور وہ تینوں خلیفوں کے بیٹے ہوں گے''۔

اور اس سے آگے امام مہدی کے بارے میں پوری حدیث ذکر کی ہے۔ اس حدیث میں کنز سے مراد اگر وہ کنز ہے جو اس باب کی حدیث میں مذکور ہوا ہے تو پھر یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ ظہورِ امام مہدی کے وقت وقوع پذیر ہوگا۔ اور یہ یقیناً عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور آگے نکلنے سے پہلے ہوگا''۔ واللہ اعلم [2]

اور تھوڑا آگے جا کر حدیث:

((تصدقوا فسيأتى على الناس زمان يمشى الرجل بصدقته فلا يجد من يقبلها۔)) [3]

---

[1] نهايه البداية و النهاية ۱/ ۳۷، الفتن و الملاحم۔

[2] فتح لباری ۱۳/ ۸۱۔ [3] صحيح بخاری : ۷۱۲۰.

''صدقہ کرو، ایک وقت آنے والا ہے کہ آدمی صدقے کا مال دینے کے لیے نکلے گا تو اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔''

کی شرح بیان کرتے ہوئے حافظ موصوف رحمہ اللہ نے اس حدیث کے متعلقہ باب سے قبل والے ''باب خروج النار'' سے تعلق کے بارے میں مختلف احتمالات ذکر کیے ہیں اور پھر لکھا ہے:

''اس حدیث کے اس باب سے تعلق ہونے کا تو محض احتمال ہے اور وہ یوں کہ یہ اس زمانہ میں وقوع پذیر ہوگا جب کہ لوگ مال سے لاپرواہ ہوجائیں گے اور اس کی وجہ یا تو یہ ہوگی کہ لوگ فتنوں میں مبتلا ہوجانے کی وجہ سے اپنی اپنی ہی نبیڑنے پر لگے ہوں گے۔ کوئی اپنے اہل و عیال کی طرف بھی متوجہ نہ ہوگا چہ جائیکہ کوئی مال کی طرف توجہ دینے والا ہو اور یہ دجّال کے زمانہ میں ہوگا۔

یا پھر مال کی طرف عدمِ توجہ کی وجہ سے بے تحاشا امن وامان اور عدل وانصاف ہوگا حتیٰ کہ ہر شخص اپنے پاس موجود مال کو کافی سمجھتے ہوئے دوسرے کے ہاتھ میں پائے جانے والے مال سے بے نیاز ہوگا۔

اور یہ ظہور الامام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے زمانہ میں ہوگا۔ یا پھر یہ تب ہوگا جب وہ آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدانِ محشر کی طرف دھکیل کر لے جائے گی۔'' [1]

(۱۷) علّامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ:

اس بات کا اعتقاد رکھنا طے ہے اور صحیح احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ:

''امام مہدی منتظر کا وجود ثابت ہے جن کے زمانہ میں دجال نکلے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ اور وہ امام مہدی کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے اور جب مطلق مہدی کا ذکر آئے تو اس سے مراد وہی امام مہدی ہوتے ہیں''۔ [2]

---

[1] فتح الباری ۱۳/ ۸۳

[2] القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر ص۷٤

(۱۸) علّامہ ملّا علی قاری رحمہ اللہ

امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بکثرت احادیث اور مشہور روایات ثابت ہوچکی ہیں جو ان کے بلند مقام ومرتبہ کے معاملہ میں واضح وصریح ہیں۔ [1]

اور اپنی کتاب ''شرح الفقہ الاکبر للامام ابی حنیفہ رحمہ اللہ'' میں لکھتے ہیں:

''اس معاملہ میں ترتیب یہ ہے کہ پہلے امام مہدی حرمین شریفین کی ارضِ مقدس میں ظاہر ہوں گے، اور دجال کا ظہور ہوگا، اور انہیں اسی حال میں محصور کردے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملکِ شام کے شہر دمشق کے مشرقی مینار پر نازل ہوں گے، اور دجال سے جنگ کے لیے آئیں گے اور ایک ہی وار سے اسے اسی لمحہ قتل کردیں گے''۔ [2]

(۱۹) شیخ محمد البرزنجی رحمہ اللہ (ت ۱۱۰۳ھ):

تیسرا باب، قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں اور قیامت کے قریب رونما ہونے والے امور کا بیان۔جن کے بعد قیامت بپا ہوجائے گی۔اور یہ بھی بکثرت ہیں۔

انہیں میں سے ظہورِ امام مہدی بھی ہے اور یہ ان بڑی بڑی علامات میں سے پہلی نشانی ہے اور یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ ان کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث، اختلافِ روایات کے باوجود لاتعداد و بے شمار ہیں۔

اور آگے چل کر کہتے ہیں:

''یہ بات آپ کے علم میں آچکی ہے کہ امام مہدی کے وجود اور ان کے آخر زمانہ میں خروج وظہور اور ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہونے کا پتہ دینے والی احادیث تواترِ معنوی کی حدود کو پہنچی ہوئی ہیں۔جن کے

---

[1] رسالہ فی حق المهدی مخطوطه بمکتبه بلدیه اسکندریه ـ مصر

[2] شرح الفقه الاکبر ص ۱۱۲، و شرح الشفاء فی شمائل المصطفیٰ ۳/ ۲۵۸

انکار کا کوئی معنیٰ ہی نہیں ہے''۔ ❶

(۲۰) شیخ الصبان رحمہ اللہ:

الصواعق میں ہے:

''نبی اکرم ﷺ سے وارد ہونے والی احادیث متواتر ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ اور وہ نبی ﷺ کے اہلِ بیت سے ہوں گے''۔ ❷

(۲۱) شیخ شبلنجی رحمہ اللہ:

امام مہدی کے بارے میں شیعہ وغیرہ کے اقوالِ فاسدہ کا تذکرہ اور رد کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''امام مہدی جن کا انتظار کیا جا رہا ہے، وہ محمد بن عبداللہ ہیں جو آخر زمانہ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے، کیونکہ وہ اہلِ مدینہ سے ہوں گے، جیسا کہ ان کے بارے میں اور ان کی علامات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے جو کہ اپنی خواہش و مرضی کے تابع بولتے ہی نہیں جب تک کہ انہیں وحی نہ ہو''۔ ❸

اور ''الاذاعۃ'' میں ہے:

''سید علّامہ، ملت کے بدرِ منیر، محمد بن اسمٰعیل رحمہ اللہ نے ظہور امام مہدی کا پتہ دینے والی احادیث جمع کی ہیں جن میں ہی یہ بھی آیا ہے کہ وہ نبیٔ اکرم ﷺ کی آل میں سے ہوں گے، اور آخر زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا۔''

اور آگے فرماتے ہیں:

''ان کے ظہور کے زمانہ کی تعیین تو نہیں آئی، البتہ یہ طے ہے کہ وہ دجال کے خروج سے پہلے ظاہر ہوں گے۔'' ❹

---

❶ الاشاعہ ص۱۱۲، ۸۷۔

❷ الاشاعہ نور الابصار، ص ۱٤۰، ۸۷، ۱۱۲.

❸ نور الابصار ص۱۹٦

❹ الاذاعۃ ص ۱۱٤

(۲۲) امام سفارینی رحمہ اللہ:

امام سفارینی رحمہ اللہ اسلامی عقیدہ کے موضوع پر اپنی کتاب ''الدرۃ المضیۃ فی عقیدۃ الفرقۃ
المرضیۃ'' میں کہتے ہیں۔

و ما اتی فی النص من اشراط
فکلہ حق بلا شطاط
منھا الامام الخاتم الفصیح
محمد المھدی و المسیح

''علامات قیامت جن کا تذکرہ احادیث میں آیا ہے وہ سب برحق ہیں اور انہیں میں سے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور امامِ خاتم ''امام مہدی'' کا ظہور بھی ہے۔''

امام مہدی کو ''خاتم'' کہنے سے امام صاحب کی مراد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم میں سے آخری خلیفہ وامام ہو سکتے ہیں البتہ ان کے خاتم ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے''۔ [1]

اور پھر اس کی شرح بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''امام مہدی کے بارے میں بکثرت اقوال پائے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی مہدی نہیں ہے'' جب کہ اہلِ حق کے نزدیک صحیح وصواب یہ ہے کہ امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ ایک دوسری شخصیت ہیں۔ اور ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل ہوگا۔ اور ان کے ظہور کا پتہ دینے والی روایات اتنی کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ وہ حدِ تواترِ معنوی کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اور ان کے ظہور کا معاملہ علمائے اہل سنت میں اس حد تک مشہور ومعروف ہو چکا ہے کہ اسے ''عقائد'' میں سے شمار کر لیا گیا ہے''۔

آگے اس موضوع سے تعلق رکھنے والی بعض احادیث کو صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

[1] مختصر لوامع الانوار البھیة و سواطع الاسرار الأثریة ص۳۲٤۔۳٤٤

کی ایک جماعت کے طریق سے نقل کیا ہے اور پھر کہا ہے:

''مذکورہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ بھی کتنے ہی دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن سے متعدد روایات وارد ہوئی ہیں اور ان کے بعد تابعین رحمہم اللہ کے آثار بھی ہیں۔ اوران سب کا مجموعی مفاد قطعی علم کے حصول کا فائدہ دیتا ہے۔ لہٰذا امام مہدی کے ظہور پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ اہلِ علم کے یہاں مقرر، طے اور اہلِ سنت والجماعت کی کتبِ عقائد میں مدوّن ہے'' [1]

(۲۳) شیخ الاسلام المجدّد محمد بن عبدلوہاب رحمہ اللہ:

ایسی احادیث وارد ہوئی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امام مہدی کا ظہور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی اولاد سے ہوگا جیسا کہ امام ابوداؤد وغیرہ آئمہ نے احادیث بیان کی ہیں''۔ [2]

(۲۴) امام شوکانی رحمہ اللہ:

''امام مہدی کے ظہور سے تعلق رکھنے والی وہ احادیث جو ہماری نظر سے گزری ہیں وہ پچاس ہیں، جن میں صحیح وحسن اور ایسی ضعیف روایات بھی ہیں جن کا ضُعف کئی دوسرے اسباب سے رفع ہوجاتا ہے اور یہ احادیث بلا شک وشبہ متواتر ہیں۔ بلکہ علمِ اصول کی تمام اصطلاحات کی رو سے ان سے کم درجہ کی روایات واحادیث پر بھی متواتر کا وصف صادق آتا ہے، جب کہ امام مہدی کے بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار تو بکثرت ہیں اور وہ ہیں بھی مرفوع احادیث کے حکم ودرجہ میں کیونکہ ایسے غیبی امور کے بارے میں ذاتی اجتہاد کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں ہوتی''۔ [3]

---

[1] مختصر لوامع الانوار البهية وسواطع الاسرار الأثرية، ص ٣٣٤ـ ٣٤٤، الاشاعه ص ٨٧، ١١٢.

[2] رساله فی الرد علی الرافضة ص٢٩

[3] التوضيح فی تواتر ما جاء فی المنتظر و الدجال و المسيح للامام الشوكانی ، نقله عنه الشيخ النواب صديق حسن خان فی كتاب الاذاعة ص ١١٣ـ ١١٤

اسی طرح اپنی ایک دوسری کتاب الفتح الربانی میں فرماتے ہیں:

''امام مہدی کے بارے میں وارد ہونے والی وہ احادیث جو ہمارے مطالعہ میں آچکی ہیں ان کی تعداد پچاس (۵۰) مرفوع احادیث اور اٹھائیس (۲۸) آثارِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

آگے پھر انہیں یکے بعد دیگرے وارد کیا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کی سند پر کلام بھی کیا اور آخر میں کہا ہے:

''جو احادیث ہم نے ذکر کی ہیں یہ حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں جیسا کہ اہلِ علم و فضل سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے''۔ [1]

(۲۵) علّامہ محدث ابوالطیب نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ والئ بھوپال:

امام مہدی کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث، اختلافِ روایات کے باوجود اتنی کثرت سے ہیں کہ وہ حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں، اور وہ احادیث سننِ اربعہ، (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) کے علاوہ اسلامی تعلیمات کے دوسرے دیوانوں (جیسے طبرانی کبیر، اوسط، صغیر، مسند احمد، ابویعلیٰ، الحارث بن ابی اسامہ وغیرہ) میں مروی ہیں۔'' [2]

اور آگے جا کر فرماتے ہیں:

''امام مہدی کے بارے میں واردہ احادیث میں سے بعض تو صحیح ہیں بعض حسن درجہ کی ہیں اور بعض ضعیف بھی ہیں۔ اور ہر زمانہ کے تمام کبار علماء و عام اہلِ اسلام میں ان کے ظہور کا معاملہ مشہور چلا آ رہا ہے''۔ [3]

(۲۶) ابوالطیّب علّامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ:

ہر زمانہ میں تمام اہلِ اسلام کے مابین یہ بات مشہور و معروف رہی ہے کہ یقیناً آخر زمانہ میں ایک شخص ظاہر ہوگا جو اہلِ بیت میں سے ہوگا، دین کی تائید و نصرت اور عدل و انصاف کو عام

[1] بحواله تحفة الاحوذی للمبارکپوری ٦/ ٤٨٤-٤٨٥

[2] الاذاعه ص١١٢ [3] الاذاعة ص ١١٣

کرے گا ، مسلمان اس کی اتباع کریں گے اور وہ تمام اسلامی ممالک کا حاکم ہوگا اور اس کا لقب ''مہدی'' ہوگا۔خروجِ دجّال اور صحیح احادیث سے ثابت شدہ دیگر علاماتِ قیامت کا ظہور ان کے بعد ہوگا اور ان کے ظہور کے بعد ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور وہ دجّال کو قتل کریں گے ۔ یا وہ ان کے ظہور کے وقت ہی نازل ہوں گے اور دجّال کو قتل کرنے میں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعاون کریں گے اور وہ امام مہدی کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے''۔ [1]

(۲۷) شیخ محمد بن جعفر الکتانی رحمہ اللہ (ت ۱۳۴۵ھ):

ظہورِ امام مہدیٔ منتظر کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث متواتر ہیں۔اسی طرح ہی خروجِ دجّال اور نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں واردہ احادیث بھی ہیں''۔ [2]

(۲۸) علّامہ ابوالعلاء ادریس رحمہ اللہ بن محمد العراقی الحسینی المحدث الناقد رحمہ اللہ:

امام مہدی کے بارے میں اپنی تالیف میں علّامہ موصوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''امام مہدی کے بارے میں پائی جانے والی احادیث متواتر یا درجۂ تواتر کے قریب تر ہیں۔اوران کے متواتر ہونے کا تو کتنے ہی ناقدین وحفّاظِ حدیث نے یقین کے ساتھ ذکر کیا ہے''۔ [3]

(۲۹) علّامہ ابوعبداللہ محمد الجسوس رحمہ اللہ:

امام مہدی کے بارے میں اتنی احادیث وارد ہوئی ہیں کہ امام سخاوی رحمہ اللہ نے انہیں حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی قرار دیا ہے''۔ [4]

(۳۰) علّامہ شیخ محمد العربی الفاسی رحمہ اللہ:

''المراصد'' میں علّامہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

[1] عون المعبود شرح سنن ابو داؤد ۱۱/ ۳۶۱۔ ۳۶۲

[2] نظم المتناثر من الحدیث المتواتر ص ۱۴۷۔

[3] نقلاً عن '' المهدی المنتظر'' للغماری ص ۵۔۶

[4] شرح رساله ابن ابی زید بحواله المهدی: حقیقة، لا خرافة للمقدّم

وما من الاشراط قد صح الخبر
به عن النبی حق ینتظر

''نبیِ اکرم ﷺ سے جن جن علاماتِ قیامت کی خبر وصحیح حدیث ملی ہے، حق وصحیح ہیں اور ان کا انتظار کرنا چاہیے۔''

آگے جا کر فرماتے ہیں:

وخبر المھدی ایضًا وردا
ذاکثرۃ فی نقلہ فاعتضدا

''اور امام مہدی کی خبر بھی اتنی بکثرت احادیث میں وارد ہوئی ہے کہ وہ سب مل کر ایک دوسرے کے لیے باعثِ قوت بن گئی ہیں''۔ [1]

(۳۱) علّامہ محقق ابوزید عبدالرحمٰن بن عبدالقادر الفاسی رحمہ اللہ

موصوف نے ''المراصد'' کی شرح ''منہج المقاصد'' میں لکھا ہے کہ امام مہدی کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے کہ ان کے بارے میں بھی بکثرت احادیث وارد ہوئی ہیں اور یہ ہے ظہورِ امام مہدی کا معاملہ جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔ اُن کے ظہور کا ذکر اتنی احادیث میں آیا ہے کہ امام سخاوی رحمہ اللہ نے انہیں حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی قرار دیا ہے''۔ [2]

(۳۲) شیخ محمد حبیب اللہ شنقیطی رحمہ اللہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا پتہ دینے والی احادیث متواتر ہیں، بلکہ امام مہدی کے ظہور کا پتہ دینے والی احادیث بھی متواتر ہیں جیسا کہ ہمارے استاذ شیخ عبد القادر بن محمد سالم شنقیطی رحمہ اللہ نے صراحت کی ہے۔ چنانچہ وہ ''الواضح المبین'' میں فرماتے ہیں:

تواترت به الاحادیث الصحاح
فیما روی اھل الفلاح و النجاح

---

[1] نقلا عن: المھدی المنتظر للغماری ص٥۔٦
[2] نقلاً عن : المھدی المنتظر للغماری ص ٥۔٦

''امام مہدی کے ظہور کا پتہ دینے والی صحیح احادیث متواتر ہیں جیسا کہ اہل فلاح و نجاح علماء کرام نے انہیں روایت کیا ہے۔'' ❶

(۳۳) مفسرِ قرآن علّامہ شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ:

اجتہاد کی شرائط پر پورے اترنے والے اہلِ علم پر اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے اور یہ امامِ منتظر، امام مہدی کے ظہور تک کھلا رہے گا اور مراقی السعود کے مؤلف و ناظم (شعر و نظم کہنے والے شاعر) سے اس معاملہ میں تسامح ہوا ہے۔ ❷

اور اپنی تفسیر اضواء البیان میں بھی امام مہدیٔ منتظر کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ❸

جس سے پتہ چلتا ہے کہ امام مہدی سے متعلقہ احادیث ان کے نزدیک بھی صحیح ہیں۔

(۳۴) ملا علی قاری رحمہ اللہ:

یہ بات صحیح و ثابت ہے کہ امام مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ مومنوں کے لیے دجال سے چھٹکارے کا باعث ہوں گے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام کے شہر دمشق کی مسجد کے مینار پر نازل ہوں گے۔ وہ مسجد میں داخل ہوں گے تو جماعت کھڑی ہو جائے گی۔ امام مہدی کہیں گے کہ اے روح اللہ! امامت کروایئے، تو وہ کہیں گے: یہ جماعت آپ کے لیے کھڑی کی گئی ہے تو امام مہدی امامت کروائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے تا کہ وہ اس بات کی طرف اشارہ کر دیں کہ وہ اس وقت اسی اُمت کے ایک فرد ہیں۔ اس کے بعد آئندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی جماعت کروایا کریں گے''۔ ❹

(۳۵) شیخ علّامہ محمد بشیر السہسوانی رحمہ اللہ:

عہدِ تبع تابعین رحمہم اللہ کے بعد سے حالات کے روز بروز خراب سے خراب تر ہوتے

---

❶ فتح المنعم شرح زاد المسلم ۱/ ۳۳۱

❷ نشر البنود علی مراقی السعود ۲/ ۳۴۶_۳۴۷

❸ دیکھیے اضواء البیان ۷/ ۵۸۱_ ۵۸۲

❹ الاسرار المرفوعه فی الاخبار الموضوعه ص ۴۵۹ طبع بیروت ۱۳۹۱ھ بتحقیق محمد الصباغ و انظر الاحتجاج بالاثر ص۹۲

جانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آخر میں فرماتے ہیں:

''سوائے اُس زمانۂ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ظہورِ امام مہدی کے جو اس سے مستثنیٰ ہے''۔ ❶

(۳۶) شیخ حسین محمد مخلوف رحمہ اللہ سابق مفتی مصر وممبر جماعۃ کبار العلماء بالازہر

شیخ موصوف نے لکھا ہے:

''ہم مسلمانوں کو اس بات کی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ صحیح احادیث کو اطمئنانِ قلب کے ساتھ قبول کریں۔ اور آخر زمانہ میں امام مہدی کے ظہور پذیر ہونے پر صحیح طور پر ایمان رکھیں۔ اور ان احادیث سے ٹکرانے والے اقوال کو چھوڑ دیں کیونکہ وہ ان لوگوں کے اقوال ہیں جو علمِ حدیث کا صحیح درک ہی نہیں رکھتے۔'' ❷

(۳۷) سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ:

سعودی عرب کے سابق مفتیٔ اعظم اور ادارۂ ریسرچ وتحقیق کے ڈائریکٹر جنرل علّامہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے روزنامہ ''عکاظ'' نے لکھا ہے:

''امام مہدیٔ منتظر کا بالکلیہ انکار کر دینا جیسا کہ بعض متاخرین علماء سے صادر ہوا ہے ان کا یہ قول سراسر باطل ہے کیونکہ آخر زمانہ میں ان کے ظہور فرمانے، زمین کے ظلم و جور سے بھر جانے اور ان کے اسے عدل و انصاف سے بھر دینے کا پتہ دینے والی احادیث بہت ہی زیادہ ہیں، جن میں سے چوتھی صدی کے علماء میں سے علّامہ ابو الحسن آبری سجستانی رحمہ اللہ، علّامہ سفارینی رحمہ اللہ اور امام شوکانی رحمہ اللہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اور یہ گویا اہلِ علم کی طرف سے ظہورِ امام مہدی پر اجماع کی طرح ہے، لیکن یقین کے ساتھ یہ کہہ دینا کہ فلاں شخص مہدی ہے یہ اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ کسی میں صحیح احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں وارد ہونے

❶ صیانة الانسان عن وسوسة الشیخ دحلان ص ۳۲۹۔

❷ از مقدمۂ کتاب ''سید البشر یتحدث عن المهدی المنتظر'' حسین محمد مخلوف ص ۳۔۴

والی نبی ﷺ کی بیان کردہ تمام علامات و اوصاف نہ پائے جائیں۔ اور ان علاماتِ مہدی میں سے ہی سب سے بڑی اور واضح ترین علامت یہ ہے کہ وہ زمین کے ظلم و جور سے بھر جانے کے بعد اسے عدل و انصاف اور امن و آشتی سے معمور کر دیں گے''۔ ❶

(۳۸) علّامہ البانی رحمہ اللہ:

امام مہدی کے بارے میں فرماتے ہیں:

''میرا خیال ہے کہ امام مہدی ہر معاملہ میں فرید اور اپنی مثال آپ ہوں گے مثلاً علم میں فرید، ورع و تقویٰ میں فرید، عبادت میں فرید، اخلاق میں فرید''۔

وہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب کہ عالمِ اسلام کی حالت ایسی ہو چکی ہوگی کہ اس میں اُمتِ اسلامیہ کا معاملہ درست ہو جائے گا اور اسی میں ''تصفیہ و تربیت'' کے دو مراحل بھی طے پا چکے ہوں گے اور سوائے لوگوں کی قیادت کرنے کے لیے کسی مصلح و لیڈر کے ظہور کے اور کچھ بھی باقی نہ ہوگا، اور مصلح و قائد امام مہدی ہوں گے''۔ ❷

یاد رہے کہ تصفیہ سے علّامہ موصوف رحمہ اللہ کی مراد ہے:

۱: عقیدۂ اسلامیہ کا شرک وغیرہ سے پاک ہونا۔

۲: فقہِ اسلامی کا کتاب و سنت کے مخالف غلط اجتہادات سے پاک ہونا۔

۳: تفسیر و فقہ اور رقائق کی کتابوں کا ضعیف و موضوع احادیث اور منکر اسرائیلی روایات سے پاک ہونا۔ ❸

(۳۹) الأستاذ سعید حوی رحمہ اللہ:

امام مہدی کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے تھوڑا قبل ہوگا اور اس سے پہلے دینِ

---

❶ روزنامہ ''عکاظ'' مکہ مکرمہ ۱۸/محرم ۱۴۰۰ھ بحوالہ المهدی، حقیقة لاخرافة ص ۷۹ للمقدّم ، نیز دیکھیے ص ۵۷۔

❷ مقدمہ سلسلة الاحادیث الضعیفه

❸ حوالۂ سابقہ، و انظر المهدی: حقیقة لاخرافة ص ۱۸۳۔ ۱۸۵

اسلام اس پورے عالم میں پھیل چکا ہوگا اور روم وقسطنطنیہ فتح ہو چکا ہوگا۔ [1]

شیخ موصوف نے صحیح مسلم میں واردہ حدیث میں پائے جانے والے اشارہ سے قسطنطنیہ کا نام ذکر کیا ہے اور کثیر اہلِ علم کا یہی قول ہے جب کہ ڈاکٹر عمر سلیمان الاشقر نے قسطنطنیہ اور اٹلی کے شہر ''بندقیہ'' کا دورہ کرنے کے بعد لکھا ہے کہ حدیثِ مسلم میں وارد اشارہ قسطنطنیہ کی بجائے ''بندقیہ'' پر زیادہ فِٹ آتا ہے''۔ [2]

(۴۰،۴۱) شیخ سلیم الہلالی وزیاد الدبیج:

امام مہدی سے متعلقہ صحیح احادیث اس بات کا پتہ دیتی ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک مصلح یا ریفارمر ظاہر ہوگا جو کتاب وسنت کے مطابق حکومت کرے گا۔ اور زمین کے ظلم و جور سے بھر جانے کے بعد اسے عدل وانصاف سے بھر دے گا، لوگ اس کی بیعت کریں گے مگر وہ خود اس بیعت کو دل سے نہ چاہتا ہوگا بلکہ لوگوں کے ہاتھوں مجبور ہوکر یہ بیعت قبول کرے گا۔ وہ سات یا آٹھ سال حکومت کریں گے، ان کے زمانہ میں مال بہت بڑھ جائے گا۔ اور وہ دو دو ہاتھوں سے بلا گنے لٹائیں گے۔ ان کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ وہ نبیِ اکرم ﷺ کے اہلِ بیت سے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے، وہ امامِ عادل اور متقی و پرہیز گار اور انصاف پرور حاکم ہوں گے۔ اور یہ بات سب کے ذہن میں رہنی چاہیے کہ امام مہدی کے ظہور سے قبل خلافتِ راشدہ کا دور لوٹ آئے گا۔ یہود سے بیت المقدس آزاد کروا کر بلادِ اسلامیہ میں داخل کیا جا چکا ہوگا''۔ [3]

یہ ہیں کبار آئمہ وعلماء کی جماعت کے چند درخشاں ستارے جو امام مہدی کے ظہور کا پتہ دینے والی احادیث کی تائید کر رہے ہیں اور امام مہدی پر ایمان رکھنے کو جزوِ عقیدہ

---

[1] الاسلام ٤/ ٨٥

[2] القیامة الصغریٰ للاشقر ص ٢٧٤۔ ٢٧٥

[3] الجماعات الاسلامیه فی ضوء الکتاب و السنه ص ٤١۔٥٨ تالیف سلیم و زیاد۔

مانتے ہیں۔

اولٓئك أبائی فجئنی بمثلهم

اذا جمعتنا یا جریر المجامع

ان آئمہ وعلماء کے مقابلہ میں جن چند لوگوں کا نام لیا جارہا ہے ان کی بلاکم وکیف کوئی حیثیت ہی نہیں رہ جاتی۔

شذرات

از مقالہ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

مجموع فتاویٰ و مقالات متنوعہ لسماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کی کئی جلدیں چھپ چکی ہیں، جن کی جمع و ترتیب اور طباعت و اشاعت کے نگران ڈاکٹر شیخ محمد بن سعد الشویعر ہیں۔ اس کی ''عقیدۃ التوحید و مایلحق بہ'' سے متعلقہ جلد ۴ میں ص ۸۹، ۹۷ پر علّامہ ابن باز رحمہ اللہ کا ایک مقالہ ہے جو اس سے قبل ۱۴۰۰ھ میں سعودی دار الافتاء کے آرگن مجلۃ البحوث الاسلامیہ کے شمارہ ۵۵ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ یہ مقالہ حرمِ مکّی (حرسہ اللہ تعالیٰ من کل سوء و مکروہ) پر یکم محرم ۱۴۰۰ھ میں ہونے والے حملہ کے بعد لکھا گیا تھا۔ اس مقالے کا عنوان ہے: ''حادث المسجد الحرام و امر المھدی المنتظر'' اس میں ایک جگہ علّامہ موصوف فرماتے ہیں کہ:

> ''امام مہدیٔ منتظر کے ظہور کا معاملہ غیبی امور سے تعلق رکھتا ہے اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی شخص کے بارے میں یقینی طور پر یہ کہے کہ فلاں بن فلاں امام مہدیٔ منتظر ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے بلا علم ایک بات لگانا اور ایک ایسی بات کا دعویٰ کرنا ہے جسے اللہ نے اپنے علم میں رکھنے کو ترجیح دی ہے اور یہ اس وقت تک ہے جب تک کہ کسی شخص میں وہ تمام علامات و نشانیاں موجود نہ ہوں جن کی وضاحت و صراحت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اور بیان فرمایا ہے کہ یہ مہدی کی صفات ہیں اور ان میں سے اہم ترین اور واضح ترین علامات یہ ہیں کہ ان کی ولایت و حکومت شریعتِ اسلامیہ کے مطابق ہوگی۔ اور وہ زمین کے ظلم و جَور سے بھر جانے کے بعد اسے عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

اسی طرح اس شخص میں نبیٔ اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی دیگر علامات کا پایا جانا بھی ضروری ہے جیسے یہ کہ وہ نبیٔ اکرم ﷺ کے اہل بیت سے ہوں گے، وہ کشادہ چہرے اور ستواں (باریک وکھڑی) ناک والے ہوں گے۔ ان کا نام اور ان کے والد کا نام نبیٔ اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے والدِ گرامی کے نام پر یعنی محمد بن عبداللہ ہوگا۔ ان تمام امور کے کسی شخص میں جمع ہوجانے کے بعد کسی مسلمان کے لیے روا ہے کہ وہ یہ کہے کہ فلاں شخص جس کی یہ صفات ہیں وہ امام مہدی ہے''۔ [1]

مقالہ کے آخر میں جا کر موصوف لکھتے ہیں:

''البتہ امام مہدیٔ منتظر کا کلی طور پر انکار کر دینا جیسا کہ بعض متاخرین کا گمان ہے یہ باطل قول ہے کیونکہ آخر زمانہ میں ان کے ظہور اور ان کے، زمین کے ظلم و جور سے بھر جانے کے بعد اسے عدل و انصاف سے بھر دینے کا پتہ دینے والی احادیث بہت زیادہ اور معنوی تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں، جیسا کہ علماء کی ایک جماعت نے اس کی صراحت کی ہے، جن میں سے چوتھی صدی کے اہلِ علم میں سے امام ابوالحسن الآبری السجستانی رحمہ اللہ، علّامہ سفارینی اور ماضی قریب کے امام شوکانی رحمہ اللہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں اور یہ گویا اہلِ علم کا اجماع و اتفاق ہے۔ لیکن اس بات کا حتمی فیصلہ کر دینا کہ فلاں شخص مہدی ہے، یہ اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ کسی شخص میں وہ تمام علامات ونشانیاں جمع نہ ہوجائیں جو نبیٔ اکرم ﷺ نے صحیح وثابت احادیث میں بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑی اور واضح ترین علامت یہ ہے کہ وہ زمین کے ظلم و جَور سے بھر چکے ہونے کے بعد اسے عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ اس کا بیان پہلے گزرا ہے۔'' [2]

---

[1] از مجموع فتاوی و مقالات متنوعہ لسماحہ الشیخ ابن باز ج ٤، ص ٩٠۔ ٩١

[2] از مجموعہ فتاویٰ ومقالات متنوعہ لسماحہ الشیخ ابن باز جلد ۴ ص ۹۷ جمع وترتیب ڈاکٹر محمد بن سعد الشویعر، طبع دارالافتاء، الریاض، روزنامہ عکاظ مکہ مکرمہ، اشاعت ۱۸ محرم ۱۴۰۰ھ، نیز دیکھیئے اقوالِ علماء نمبر ۳۷۔

علّامہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کی تائید وتعلیق:

پروفیسر ڈاکٹر عبدالمحسن بن حمد العبّاد حفظہ اللہ نے مدینہ یونیورسٹی کے لیکچر ہال میں امام مہدی کے بارے میں "عقیدۃاھل السنة والاثر فی المھدی المنتظر" کے عنوان سے ایک لیکچر دیا جو بعد میں مدینہ یونیورسٹی کے آرگن "مجلۃ الجامعہ الاسلامیہ" کے شمارہ ۳ بابت ذو القعدہ ۱۳۸۹ھ میں شائع بھی ہوا اور اس لیکچر کے بعد علّامہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اس پر صدارتی تقریر کی تھی جس میں اس محاضرے کی بھرپور تائید کی تھی۔ان کی تائید وتعلیق آڈیو کیسٹ سے نقل کر کے علّامہ موصوف رحمہ اللہ کو پڑھ کر سنائی گئی تاکہ اسے شائع کرنے کی اجات لی جاسکےتو علّامہ موصوف نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ اسے بھی مذکورہ لیکچر کے بعد ہی اس شمارہ کے ص ۱۶۱۔ ۱۶۴ پر شائع کیا گیا تھا۔

اس تائیدی تقریر وتعلیق میں علّامہ موصوف رحمہ اللہ نے فرمایا:

"حمد وثناء باری تعالیٰ، ڈاکٹر شیخ العباد کے شکریہ اور ان کے مقالہ کی بھرپور تائید و تعریف اور اس کے مکمل ہوجانے پر اسے کتابی شکل میں چھاپنے کے عزم کا اظہار کرنے کے بعد فرمایا: حق وصواب وہی ہے جس کا اظہار فاضل لیکچرار نے اپنے خطاب میں کیا ہے۔جیسا کہ اہلِ علم نے اسے بیان کیا ہے چنانچہ امام مہدی کا معاملہ واضح ہے اور اس معاملہ میں وارد ہونے والی احادیث بکثرت بلکہ متواتر ہیں۔اور متعدد اہلِ علم نے ان احادیث کو متواتر شمار کیا ہے، جیسا کہ فاضل مقرر نے اپنے خطاب میں ذکر کیا ہے۔امام مہدی سے متعلقہ احادیث معنوی تواتر کا درجہ رکھتی ہیں، کیونکہ ان کے طُرق بکثرت ہیں۔ان کے مخارج مختلف ہیں، ان کے روایت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر رواۃ (بیان کرنے والے) بھی مختلف ومتعدد ہیں۔اور وہ بیان بھی کئی الفاظ اور صیغوں سے کی گئی ہیں اور وہ واقعی اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ اس موعود شخص (امام مہدی) کا معاملہ ثابت ہے ان کا ظہور حق ہے، اور وہ امام مہدی (محمد بن عبداللہ العلوی الحسنی) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما

کی اولاد میں سے ہوں گے۔''

یہ امام مہدی آخر زمانہ میں اس اُمتِ اسلامیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت بن کر آئیں گے ،حق وعدل قائم کریں گے،ظلم وستم ختم کریں گے،ان کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لوگوں پر عدل وہدایت اورتوفیق وارشاد کاعلمِ خیر بلند کروائے گا۔

خود میں نے امام مہدی سے متعلقہ بکثرت احادیث کا مطالعہ کیا ہے اور جیسا کہ امام شوکانی رحمہ اللہ اور علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ وغیرہ نے بھی فرمایا ہے۔میں نے ان میں صحیح وحسن احادیث بھی پائی ہیں جب کہ کچھ ایسے ضُعف والی بھی ہیں جن کاضُعف بعض امور سے زائل ہوجاتا ہے۔اوران میں بعض موضوع روایات بھی ہیں۔

آگے وہ فرماتے ہیں:

''ان سب میں سے ہمیں صرف وہی احادیث کافی ہیں جن کی سند مستقیم ہے،وہ چاہے صحیح لذاتہٖ ہوں یا صحیح لغیرہٖ،یا پھر حسن لذاتہٖ ہوں یا حسن لغیرہٖ،اسی طرح وہ احادیث ہیں جو سند کے اعتبار سے توضعیف ہیں مگر ان کاضُعف زائل کرنے کے وسائل موجود ہیں۔اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر قوت اختیار کرجاتی ہیں۔

ایسی احادیث اہلِ علم کے یہاں قابلِ حجت واستدلال ہوتی ہیں۔

اہلِ علم کے یہاں حدیثِ مقبول کی چاراقسام ہیں:

۱۔ صحیح لذاتہٖ ۲۔ صحیح لغیرہٖ

۳۔ حسن لذاتہٖ ۴۔ حسن لغیرہٖ

اور یہ متواتر کے علاوہ ہیں۔جب کہ حدیثِ متواتر کی دونوں ہی قسمیں مقبول تر ہیں۔وہ چاہے لفظی تواتر کے درجہ والی ہوں یا معنوی تواتر والی۔

اور امام مہدی سے متعلقہ احادیث اس سلسلہ میں معنوی تواتر کے درجہ میں ہیں۔ لہٰذا وہ الفاظ و معانی کے مختلف ومتعدد ہونے ، اور ان کے طُرق ومخارج کے بکثرت ہونے کی وجہ سے قابلِ قبول ہیں اورثقہ علماء نے ان کے ثابت ومتواتر

ہونے پر صاد کیا اور فیصلہ دیا ہے۔

جب کہ ہم نے دیکھا ہے کہ اہلِ علم بعض ایسے معاملات کو بھی ثابت قرار دے چکے ہیں جن کے بارے میں وارده احادیث امام مہدی کے بارے میں وارده احادیث سے قدرے کم درجہ کی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ جمہور اہلِ علم کے نزدیک امام مہدی کا مسئلہ ثابت ہے۔ بلکہ اس کے ثابت ہونے پر ان کا اجماع و اتفاق ہے۔ اور یہ کہ امام مہدی حق ہیں، وہ آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے اور اس معاملہ میں جس نے بکثرت ثقہ اہلِ علم کے برعکس شاذ رائے اختیار کی ہے۔ اس کی بات قابلِ التفات ولائق توجہ نہیں ہے''۔ [1]

آگے چل کر لکھتے ہیں:

اب رہی بات امام مہدی کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ظہور فرمانے کی تو اس سلسلہ میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے ''الفتن والملاحم'' (نہایۃ البدایۃ والنہایۃ) میں لکھا ہے:

''میرا خیال ہے کہ امام مہدی کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا، اور وہ حدیث جسے امام حارث بن ابی اسامہ نے روایت کیا ہے وہ اسی بات کا پتہ دیتی ہے، کیونکہ اس میں ہے کہ ''ان لوگوں کے امیر امام مہدی کہلائیں گے''۔

یہ جملہ اس بات کی صریح دلیل ہے کہ ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا، جیسا کہ صحیح مسلم کی بعض احادیث اور بعض دوسری احادیث بھی اس بات کا پتہ دیتی ہیں لیکن ان میں ''مہدی'' کی صراحت نہیں ہے۔ یہی واضح تر اور صحیح ترین بات ہے، لیکن یہ کوئی قطعی امر نہیں ہے۔

البتہ یہ کہ وہ آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ معلوم و معروف امر ہے اور اس بات کا پتہ دینے والی احادیث ظاہر و واضح ہیں جیسا کہ ان کا ذکر گزرا

---

[1] مجموع فتاویٰ و مقالات متنوعه لابن باز جلد ٤ ص ٩٨۔ ٩٩ طبع دار الافتاء، الریاض

ہے۔ چنانچہ حق بات وہی ہے جو آئمہ وعلماء کرام نے کہی ہے کہ امام مہدی کا خروج وظہور ضرور ہوگا“۔ ❶

اور اپنے تائیدی خطاب کے آخر میں علّامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”نبیٔ اکرم ﷺ کے ارشادات کو دل سے تسلیم وقبول کرنا اور ان پر ایمان لانا واجب ہے۔ جب نبیٔ اکرم ﷺ کی کوئی حدیث صحیح ثابت ہوجائے تو پھر کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی رائے اور اجتہاد کے ساتھ اس کی خلاف ورزی کرے بلکہ اسے تسلیم کرنا واجب ہے، جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾﴾ (سورة النساء:٦٥)

”تیرے رب کی قسم! لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ وہ اپنے فیصلوں میں آپ کو منصف نہ مان لیں اور پھر آپ کے فیصلہ کے بارے میں وہ اپنے دلوں میں تنگی بھی محسوس نہ کریں بلکہ سرِ تسلیم خم کرلیں۔“

نبیٔ اکرم ﷺ نے اپنے ارشادات میں دجّال کے خروج، امام مہدی کے ظہور اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کی خبر دی ہے لہٰذا آپ ﷺ کے ارشادات کو قبول کرنا اور ان پر ایمان لانا واجب ہے، اور ان کے مقابلہ میں اپنی رائے سے فیصلہ دینے اور کسی کی اندھی تقلید جو کہ دنیا وآخرت میں بے سود بلکہ ضرر رساں ہے، اس سے بچنا چاہیئے“۔ ❷

❶ شرح رساله ابن ابی زید بحواله المهدی: حقیقة، لا خرافة للمقدّم

❷ مجموعه فتاوی و مقالات متنوعه لابن باز جلد ٤ ص ١٠١۔١٠٢

سعودی عرب کے دار الافتاء کی دائمی کمیٹی کا فتویٰ

سعودی عرب کے دارالافتاء کی دائمی کمیٹی برائے (فتویٰ) نے سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ کی صدارت میں جو ہزارہا بلکہ لاکھوں فتوے صادر کئے ہیں، ان کی ترتیب کا کام جاری ہے۔ ڈاکٹر محمد سعد الشویعر و شیخ احمد عبدالرزاق الدویش اور دیگر مشائخ نے انہیں جمع کر کے شائع کرنا شروع کر دیا ہے جس کی دسویں جلدیں اس وقت بازار میں موجود ہیں۔ ان میں سے پہلی تین جلدوں میں صرف ''عقیدہ و ایمان'' سے متعلقہ مسائل آئے ہیں، انہی میں سے تیسری جلد میں امام مہدی کے بارے میں تین فتوے ہیں جنہیں آپ کے لیے اُردو کے قالب میں ڈھال کر پیش کر رہے ہیں:

فتویٰ نمبر ۱۶۱۵، سوال نمبر ۱۱:

سوال:......امام مہدیٔ منتظر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں کیا خبر ہے؟

جواب:......الحمد للہ وحدہ و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ...... وبعد

جہاں تک امام مہدی سے تعلق رکھنے والے جزء کی بات ہے تو اس سلسلہ میں کئی احادیث وارد ہوئی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ ظاہر ہوں گے اور اس اُمت پر حکمرانی کریں گے، اس سلسلہ میں سنن ابی داؤد اور ابن ماجہ جیسی کتبِ حدیث کی طرف رجوع کریں، ان میں یہ احادیث مذکور ہیں۔ البتہ کسی صحیح حدیث میں ان کے ظہور کے زمانہ کی تحدید (ماہ و سال کی تعیین) نہیں آئی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث کی تفصیل کے لیے کتاب '' التصریح فیما تواتر فی نزول المسیح علیہ السلام'' اسی طرح تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورۃ النسآء آیت:

﴿ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ ﴾ (سورۃ النسآء : ۱۵۸)

''بلکہ اللہ نے انہیں (حضرت عیسیٰ کو) اپنی طرف اٹھالیا۔''

دیکھی جاسکتی ہیں۔ ہمارے علم کے مطابق صحیح احادیث میں ایسی کوئی نص موجود نہیں جو اس بات کا پتہ دے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالتحدید (کس ماہ یا سال میں) نازل ہوں گے۔

البتہ اس بات کا ذکر ضرور وارد ہوا ہے کہ جب دجّال نکلے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

وباللہ التوفیق و صلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ و صحبہ وسلم

اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیہ و الإفتاء

ممبر الشیخ عبداللہ بن قعود، ممبر شیخ عبداللہ بن غدیان

ممبر شیخ عبدالرزاق عفیفی، صدر سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ [1]

فتویٰ نمبر: ۲۸۴۴

سوال:...... براہِ مہربانی مجھے امام مہدی کے ظہور اور اس بات کے صحیح ہونے کے بارے میں فتویٰ دیا جائے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اس زمین پر ظہور فرمائیں گے۔ کیا ان کے بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں؟ اثابکم اللہ

جواب:......الحمدللہ وحدہ و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و صحبہ...... و بعد

امام مہدی کے ظہور پر دلالت کرنے والی احادیث بکثرت ہیں جو کہ متعدد طُرق سے وارد ہوئی ہیں۔ اور انہیں محدّثین کرام کی ایک بڑی تعداد نے روایت کیا ہے اور اہلِ علم کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ وہ احادیث تواترِ معنوی کو پہنچی ہوئی ہیں، ان میں سے چوتھی صدی کے امام ابوالحسن الآبری رحمہ اللہ نے، علّامہ سفارینی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب لوامع الانوار البہیۃ میں، امام شوکانی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ بنام "التوضیح فی تواتر احادیث المھدی والدجال و المسیح" میں اسی تواترِ معنوی کا تذکرہ کیا ہے۔ احادیث میں ان کی بعض مشہور و معروف علامات اور نشانیوں کا تذکرہ بھی آیا ہے جن میں سے اہم ترین علامت یہ ہے کہ وہ زمین کے ظلم وجَور سے بھر جانے کے بعد اُسے عدل و انصاف سے معمور کر دیں گے"۔

البتہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی خاص شخص کے بارے میں جزم ویقین کے ساتھ

---

[1] کتاب فتاوی اللجنۃ الدائمہ للبحوث العلمیۃ و الافتاء جلد ۳ ص ۱۰۰ طبع الریاض۔

یہ کہے کہ فلاں بن فلاں ہی مہدی ہے جب تک اس میں وہ تمام علامات اورنشانیاں موجود نہ ہوں جو صحیح احادیث میں نبیٔ اکرم ﷺ نے واضح فرمائی ہیں۔جن میں سے اہم ترین علامت ہم نے ذکر کردی ہے کہ وہ زمین کوعدل وانصاف سے بھر دیں گے‘‘......الخ

وبالله التوفيق و صلى الله على نبينا محمد و آله و صحبه وسلم

اللجنة الدائمه للبحوث العلمية و الافتاء

ممبر: شیخ عبداللہ بن قعود، ممبر: شیخ عبداللہ بن غدیان

ممبر: الشیخ عبدالرزاق عفیفی ، صدر: سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ ‘‘ ❶

فتویٰ نمبر ۷۶۶۴:

سوال :......مہدی کون ہے؟ اور قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب :......الحمد للہ وحدہ، والصلوٰۃ و السلام علی رسولہ وآلہ و صحبہ ـــ و بعد

وہ نبیٔ اکرم ﷺ کے اہلِ بیت سے ہوں گے۔ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے قبل ہوگا۔ وہ اسلام کی طرف دعوت دیں گے۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے حجت قائم کرے گا۔ اوران کے ہاتھوں پر بے شمار لوگوں کو ہدایت بخشے گا۔اوراگر آپ کوان کے بارے میں تفصیلی معلومات درکار ہوں توامام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب النہایۃ (نهاية البداية و النهاية...... الملاحم و الفتن) میں جوتفصیلات ذکر کی ہیں ان کا مطالعہ کیجیے۔

وبالله التوفيق وصلى الله علىٰ نبينا محمد وآله وصحبه وسلم

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء

ممبر: شیخ عبداللہ بن قعود، ممبر : شیخ عبدالرزاق بن غدیان

ممبر: شیخ عبدالرزاق عفیفی ، صدرسماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ ابن باز رحمہ اللہ ‘‘ ❷

---

❶ حواله سابقه ج۳، ص ۱۰۰۔ ۱۰۱

❷ حواله سابقه ، ج۳، ص۱۰۱ ۔

احادیثِ مہدی پر طعن اور اس کی حقیقت

امانتِ علمی کا تقاضا ہے کہ یہاں ہم ان بعض علماء کا تذکرہ بھی کردیں جنہوں نے امام مہدی کے ظہور سے تعلق رکھنے والی احادیث پر طعن کیا ہے اور ساتھ ہی ان کے اس طعن کی حقیقت بھی واضح کردیں تاکہ بات کھل کر سامنے آجائے اور کسی بھی قسم کی غلط فہمی باقی نہ رہے۔

علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کا طعن:

علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ علومِ اجتماع و معاشرت اور خصوصاً علمِ تاریخ اور فلسفۂ تاریخ کے بڑے ماہر عالم تھے، لیکن وہ محدِّث نہیں تھے۔ لہٰذا جرح و تعدیل کے معاملہ میں اگرچہ ان کی بات کوئی خاص حیثیت نہیں رکھتی، تاہم انہوں نے اپنے اصل میدان سے نکل کر ظہورِ امام مہدی سے متعلقہ احادیث پر طعن کیا ہے۔ چنانچہ وہ مقدمۂ تاریخ ابن خلدون میں لکھتے ہیں:

''یہ کل احادیث ہیں جنہیں امام مہدی کے بارے میں آئمہ حدیث نے روایت کیا ہے جن میں آیا ہے کہ وہ آخر زمانہ میں ظاہر و خارج ہوں گے۔ ان احادیث میں سے سوائے تھوڑی سی بلکہ بہت ہی تھوڑی سی احادیث کے کوئی بھی نقد و جرح سے نہیں بچ سکی''۔

علّامہ موصوف رحمہ اللہ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

''فهذه جملة الاحاديث التى خرجها الائمة فى شان المهدى و خروجه فى أخر الزمان و هى كما رايت لم يخلص منها من النقد الا القليل والاقل منه.''

اور آگے چل کر فرماتے ہیں:

امام بخاری و مسلم نے امام مہدی کے بارے میں کوئی حدیث اپنی کتب میں وارد نہیں کی۔ اگر ایسی کوئی حدیث صحیح ہوتی تو وہ بھی ذکر کرتے''۔ [1]

اس طعن کی اصل حقیقت:

علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کی اس بات پر اہلِ علم نے ان کی سخت تردید کی ہے اور لکھا ہے کہ:

''ان کی اپنی عبارت سے معلوم ہو رہا ہے کہ بہت تھوڑی سی احادیث نقد و جرح سے بچی ہیں۔''

چلو بہت تھوڑی سی ہی سہی لیکن کچھ تو بچ ہی گئی ہیں۔ اور اگر صرف ایک ہی حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو کسی بھی مسئلہ میں بطورِ دلیل و حجت وہ ایک حدیث بھی کافی ہوتی ہے۔ اور یہی معاملہ ظہورِ امام مہدی کا بھی ہے۔ جب کہ اس سلسلہ میں تو احادیث کی اتنی تعداد ہے کہ وہ حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں، جیسا کہ سابق میں تفصیل گزری ہے۔

اور پھر امام بخاری و مسلم نے اس بات کا ہرگز التزام نہیں کیا کہ وہ اپنی اپنی کتاب (صحیح بخاری و صحیح مسلم) میں ہر صحیح حدیث کو جمع کر دیں گے اور نہ ہی صحیحین میں تمام تر صحیح احادیث کا استیعاب کیا گیا ہے بلکہ ہزار ہا احادیث ایسی بھی ہیں جو سند و متن ہر اعتبار سے صحیح تو ہیں لیکن ان جلیل القدر آئمہ (بخاری و مسلم) نے اپنی صحیحین میں وارد نہیں کیں جب کہ وہ دوسری کتبِ صحاح و سنن اور مسانید و معاجم وغیرہ میں موجود ہیں۔ انہی میں امام مہدی سے تعلق رکھنے والی احادیث بھی ہیں۔'' [2]

---

[1] مقدمہ ابن خلدون ص ۳۱۱ طبع دار القلم بیروت ۱۹۷۸ء و ص ۵۷۴ طبع جدید۔

[2] جیسا کہ ان میں سے کتنی ہی سابقہ صفحات میں ذکر کی جا چکی ہیں۔

علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کا اہل علم کی طرف سے علمی تعاقب

علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کے طعن پر کثیر اہلِ علم نے ان کا بھر پور علمی تعاقب کیا اور نقد و جرح کر کے ثابت کیا ہے کہ موصوف کا یہ طعن برمحل نہیں ان علماء میں سے کچھ کا ذکر ہم سطورِ ذیل میں کر رہے ہیں۔ اور یوں تو خود علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے بھی امام مہدی کے بارے میں بعض صحیح احادیث کے وجود کا اقرار کیا ہے۔ جیسا کہ ان کے الفاظ سے ظاہر ہے جو ذکر کیے جا چکے ہیں۔

اور پھر یہ بھی اس وقت ہے جب احادیث صرف اتنی ہی ہوں جو علّامہ موصوف نے ذکر کر دی ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی ذکر کردہ احادیث کے علاوہ بھی کتنی ہی احادیث اور بھی ہیں جن میں صحیح بھی ہیں اور حسن بھی۔

غرض علّامہ موصوف کے تعاقب میں لکھی گئی تحریروں میں سے بعض جملے پیشِ خدمت ہیں:

(۱) علّامہ ابن الصلاح رحمہ اللہ:

ابوعمرو علّامہ ابن الصلاح رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''علوم الحدیث'' ص (۱۹) میں لکھا ہے:

''امام بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں تمام صحیح احادیث کا استعاب نہیں کیا اور نہ ہی انہوں نے اس بات کا التزام کیا یا ذمہ اٹھایا تھا۔ ہمیں روایت پہنچی ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اپنی کتاب ''الجامع الصحیح'' میں صرف وہ احادیث روایت کی ہیں جو کہ صحیح ہیں اور کتنی ہی صحیح احادیث کو خوفِ طوالت سے چھوڑ دیا ہے''۔

اور امام مسلم رحمہ اللہ کے بارے میں ہمیں روایت ملی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''اپنے نزدیک ہر صحیح حدیث کو ہی میں نے اپنی اس کتاب ''الجامع الصحیح'' میں جمع نہیں کرلیا۔ اس میں مَیں نے صرف وہ احادیث جمع کی ہیں، جن کے صحیح ہونے پر تمام محدِّثینِ کرام کا اجماع و اتفاق ہے''۔ [1]

(۲) امام نووی رحمہ اللہ:

شارح صحیح مسلم امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب '' المنهاج شرح صحيح مسلم ابن الحجاج'' کے مقدمہ (۱/ ۲۴) میں پہلے ان لوگوں کا تذکرہ کیا ہے جو کہتے ہیں کہ فلاں فلاں احادیث امام بخاری و مسلم دونوں کی شرائط پر پوری اترتی تھیں مگر انہوں نے انہیں اپنی صحیحین میں وارد نہیں کیا۔ اور پھر ان کے اعتراض کو رد کرتے ہوئے لکھا ہے:

''یہ اعتراض درحقیقت ان پر بنتا ہی نہیں کیونکہ انہوں نے تمام تر صحیح احادیث کو جمع کردینے کا التزام نہیں کیا اور نہ ہی اس کا ذمہ اٹھایا ہے بلکہ صحیح سند کے ساتھ ان کی یہ تصریح موجود ہے کہ انہوں نے تمام تر صحیح احادیث کا استیعاب نہیں کیا بلکہ صحیح احادیث میں سے صرف کچھ احادیث جمع کی ہیں جس طرح کہ مصنّفینِ کتبِ فقہ اپنی تصنیفات میں کچھ فقہی مسائل جمع کرتے ہیں نہ کہ تمام تر فقہی مسائل کو ہی جمع کردیتے ہیں''۔ [2]

(۳) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ:

شارح صحیح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے مقدمہ فتح الباری (ص ۷) میں لکھا ہے:

''اسماعیلی نے امام بخاری رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے اس کتاب میں صرف صحیح احادیث جمع کی ہیں اور جو صحیح احادیث میں نے چھوڑ دی ہیں۔ ان کی تعداد ان جمع کردہ احادیث سے بھی زیادہ ہے''۔ [3]

---

[1] علوم الحدیث، علّامہ ابوعمرو ابن الصلاح ص ۱۹ [2] مقدمہ شرح صحیح مسلم، للامام النووی ۱/ ۲۴۔
[3] الهدى الساری مقدمه فتح الباری شرح صحیح بخاری للحافظ ص۸۔

الغرض ان کبار اہلِ علم کی تصریحات اور خود امام بخاری و مسلم کے اپنے اقوال سے معلوم ہوا کہ انہوں نے نہ تمام تر صحیح احادیث جمع کرنے کا ذمہ اٹھایا تھا نہ اس کا التزام کیا ہے۔لہٰذا یہ کسی کے لیے صحیح نہیں کہ وہ انہیں اس بات کا پابند بناتا پھرے۔اور نہ ہی یہ صحیح ہے کہ کوئی اس بات سے استدلال کرے، کیونکہ یہ ایسا دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔

(۴) شیخ محمد بن جعفر الکتانی رحمہ اللہ:

شیخ محمد بن جعفر الکتانی رحمہ اللہ نے "نظم المتناثر من الحدیث المتواتر" (ص ۱۴۶) میں لکھا ہے:

"اگر بات کے طویل ہوجانے کا خدشہ نہ ہوتو یہاں میں وہ تمام احادیثِ مہدی نقل کر دیتا جو میرے علم میں آئی ہیں، کیونکہ موجودہ دور میں کچھ لوگ امام مہدی کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا ہیں۔اور کہتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ یہ احادیث قطعی ہیں یا نہیں؟ اور بعض تو علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کی بات پر اعتماد کر لیتے ہیں۔حالانکہ وہ اس میدان (فنِ علمِ حدیث) کے آدمی ہی نہیں، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ہر فن میں اہلِ فن کی طرف ہی رجوع کیا جانا چاہیے۔والعلم عند اللہ تبارک وتعالیٰ۔" [1]

(۵) علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ:

علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے المنار المنیف فی الصحیح و الضعیف (۱٤۷) میں کہا ہے کہ حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں ایک حدیث یوں روایت کی ہے:

"ہمیں حدیث بیان کی اسماعیل بن عبدالکریم نے، انہیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عقیل نے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے وہب بن منبہ سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ینزل عیسیٰ ابن مریم فیقول امیرھم المھدی تعال صل بنا

---

[1] نظم المتناثر من الحدیث المتواتر للکتانی ص ١٤٦۔

فیقول : لا ، ان بعضکم امیر بعض تکرمۃ اللہ لھذہ الامۃ)) [1]

’’ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امیر امام مہدی کہیں گے: آیئے جماعت کرایئے، وہ کہیں گے: نہیں تم خود ہی ایک دوسرے کے امیر و امام ہو، اور یہ اس امت کا اللہ کی طرف سے اعزاز ہے۔‘‘

اس سند کے ساتھ اس حدیث کو نقل کر کے علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ’’ المنار المنیف ‘‘ میں لکھا ہے۔ (وھذا اسناد جید) [2] ’’ اور یہ جید و اچھی سند ہے۔‘‘

اساطینِ علم:

اور پھر علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کی یہ بات اس اعتبار سے بھی کچھ زیادہ وزنی نہیں ہے کیونکہ اگر چہ امام مہدی سے متعلقہ احادیث بخاری و مسلم میں بالصراحت نہ سہی، تاہم ان کا ذکر اشارۃً موجود ہے۔ اور دیگر کبار محدّثینِ کرام نے تو ان صریح احادیث کو روایت کیا ہے، جیسے اصحابِ سنن اربعہ یعنی امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ اور امامِ اہلِ سنت امام احمد بن حنبل، امام حاکم اور امام ابن حبان جیسے اساطینِ علم و فضل اور کبار اہلِ علم و فنِ حدیث ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی بات قبول کی جاتی ہے۔ اور جن کی روایت کردہ احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اور صرف انہی پر بس نہیں بلکہ ایسے ساٹھ سے زیادہ محدِّثینِ کرام کے اسماء گرامی ہم نے ذکر کیے ہیں، جنہوں نے امام مہدی سے متعلقہ احادیث روایت یا نقل کی ہیں۔ [3]

جب کہ کتنے ہی اہلِ علم وہ ہیں جنہوں نے خاص ظہورِ امام مہدی کے موضوع پر مستقل کتابیں لکھی ہیں، جن کے اسماء گرامی بھی ذکر کیے جا چکے ہیں۔ [4]

---

[1] المنار المنیف لابن قیم ص ۱۴۷۔

[2] حوالہ سابقہ

[3] دیکھیئے ص ۵۵ تا ۵۹۔

[4] دیکھیئے ص ۶۰ تا ۶۷۔

(۶) علّامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ:

والئ ریاست بھوپال علّامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الاذاعۃ لما کان وما یکون بین یدی الساعۃ'' میں علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ماہ وسال کی تعیین کے بغیر آخر زمانہ میں امام مہدی کا ظہور متواتر احادیث سے ثابت ہے۔اور اس پر جمہور آئمہ سلف وخلف متفق ہیں۔اوران کا یہ قول کوئی اقوال ومکاشفاتِ صوفیاء، ماہرین علمِ نجوم یا اہلِ رائے کے اقوال کی بناء پر بھی نہیں بلکہ انہوں نے یہ بکثرت احادیثِ صحیحہ کی بناء پر کہا ہے۔اور علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ سے اس معاملہ میں تسامح ہوگیا ہے''۔ ❶

(۷) علّامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ:

موصوف لکھتے ہیں کہ امامِ تاریخ علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں امام مہدی کے بارے میں واردہ احادیث کو ضعیف قرار دیتے ہوئے مبالغے سے کام لیا ہے۔اور راہِ صواب سے ہٹ گئے ہیں۔ بلکہ خطاء کا ارتکاب کر بیٹھے ہیں۔ ❷

(۸) شیخ محمد العرب المغربی رحمہ اللہ:

علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے احادیثِ مہدی پر جو سخت تنقید کی ہے، اہلِ علم جانتے ہیں کہ ان کا یہ طعن ونقد محض ان کی اپنی رائے ہے، ورنہ وہ علمِ حدیث کی رو سے کسی تحقیق پر مبنی نہیں ہے بلکہ ان کا کلام دو وجوہات کی بنا پر فاسد ہے، اور آگے وہ وجوہات ذکر کی ہیں جن میں سے ہی یہ بھی ہے کہ یوں تو مذاہب ِ اسلامیہ میں سے ہر مخالف مسلک والے کی ہر رائے اور عقیدہ کی تردید لازم آئے گی، چاہے اس کے پاس کتنی ہی احادیث کیوں نہ ہوں، اور پھر یہ کہ علومِ اسلامیہ میں سے ہر فن سے تعلق رکھنے والے ہر مسئلہ میں اسی فن کے ماہرین کی رائے لی جائے

---

❶ الاذاعۃ لما کان و ما یکون بین یدی الساعہ، علّامہ نواب صدیق حسن خان ص ۱۴۵۔۱۴۶ طبع بیروت

❷ الاذاعۃ لما کان و ما یکون بین یدی الساعہ، علّامہ نواب صدیق حسن خان ص ۱۴۵۔۱۴۶ طبع بیروت

گی۔اور کسی مسلمان کو یہ لائق نہیں کہ جلد بازی سے کام لے اور کسی بھی شخص کی رائے پر بعض احادیث حتیٰ کہ کسی ایک بھی حدیث کا انکار کردے۔

امام مہدی کے معاملے میں علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کی رائے کو اختیار کرنا تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بھی نہیں بلکہ یوں ہے کہ جیسے ڈوبنے والا کسی دوسرے ڈوبنے والے کو پکڑے۔'' [1]

(۹) شیخ محمد حبیب اللہ شنقیطی رحمہ اللہ:

موصوف لکھتے ہیں کہ:

''میں نے نزولِ مسیح اور ظہورِ امام مہدی کے بارے میں وارده احادیث پر مشتمل ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے:" الجواب المقنع المحرر فی اخبار عیسیٰ و المھدی المنتظر" اور اس میں مَیں نے مقدمہ ابن خلدون میں وارده علّامہ موصوف کے ان خیالات کی تردید کی ہے۔جن میں انہوں نے احادیثِ مہدی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ جسے تفصیل مطلوب ہو وہ اس کتاب کا مطالعہ کرلے''۔ [2]

(۱۰) علّامہ احمد شاکر رحمہ اللہ:

مسند امام احمد میں امام مہدی سے متعلقہ احادیث کی تخریج کے دوران علّامہ احمد شاکر رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

''علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ ان امور کے درپے ہو گئے ہیں جن کا انہیں علم نہیں تھا۔ اورانہوں نے اس میدان کا شہسوار بننے کی کوشش کی ہے جس کے دراصل وہ آدمی نہیں تھے۔انہوں نے اپنے مقدمہ تاریخ کی امام مہدی سے متعلقہ فصل میں عجیب مؤقف اختیار کیا ہے۔اور واضح غلطیاں کیں اور ٹھوکر کھائی ہے،انہوں نے

---

[1] اعتقاد اهل القرآن فی نزول المسیح آخر الزمان للمغربی بحواله المهدی: حقیقة لا خرافة للمقدّم ص ۱۳۲

[2] فتح المنعم حاشیه زاد المسلم ۱/ ۳۳۱

محدِّثین کرام کے قول:

(الجرح مقدّم علی التعدیل)

’’جرح کو تعدیل پر مقدم رکھنا چاہیئے۔‘‘

کو بھی اچھی طرح نہیں سمجھا۔ اگر انہوں نے محدِّثین کے اقوال کی اچھی طرح اطلاع پائی ہوتی اور انہیں بخوبی سمجھا ہوتا تو پھر ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہ کرتے۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے اقوالِ محدِّثین کو صحیح پڑھا اور سمجھا ہو لیکن اپنے دور کے سیاسی حالات سے متاثر و مغلوب ہو کر احادیثِ مہدی کو ضعیف ثابت کرنے پر تُل گئے ہوں۔ ❶

(۱۱، ۱۲) ابوالفضل الغماری و احمد الغماری:

شیخ ابوالفضل الغماری لکھتے ہیں کہ:

’’علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کے طعن پر ہمارے برادرِ شقیق علّامہ محدّث احمد الغماری نے ’’ابراز الوھم المکنون من کلام ابن خلدون ‘‘ کے نام سے مستقل ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں علّامہ موصوف کے کلام کے ایک ایک جملہ کا تعاقب کیا ہے اور کسی دوسرے کے لیے تردید کرنے کی مزید ضرورت ہی نہیں چھوڑی‘‘۔ ❷

(۱۳) شیخ حمود بن عبداللہ التویجری رحمہ اللہ:

’’ علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے امام مہدی کے بارے میں واردہ بکثرت صحیح وحسن احادیث کو بھی اپنے نقد و جرح سے معاف نہیں کیا سوائے چند ایک بلکہ اس سے بھی کم تر کے، جب کہ نقد و جرح اور چھان پھٹک کے لیے انہوں نے وہ پیمانہ (چھاننی) استعمال کی ہے، جس کے سوراخ اتنے بڑے بڑے ہیں کہ ان سے کتنی ہی صحیح وحسن درجہ کی احادیث بھی گزر گئیں (یعنی ان کے نزدیک وہ ضعیف قرار پائیں۔ حالانکہ وہ صحیح یا حسن درجہ کی ہیں۔)‘‘ ❸

❶ تعلیقات علّامہ احمد شاکر، مسند امام احمد ۵/ ۱۹۷۔۱۹۸

❷ المھدی المنتظر للغماری ص۷ الاحتجاج بالاثر للتویجری ص ۱۴۲۔ ۱۴۳

❸ الاحتجاج بالاثر للتویجری ص ۲۰۲

(۱۴) ڈاکٹر علّامہ عبدالمحسن حمد العباد حفظہ اللہ:

''علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ مورخ ہیں، وہ فنِ حدیث کے ماہرین میں سے نہیں۔ لہٰذا احادیث کو صحیح وضعیف قرار دینے کے سلسلے میں ان کا قول قابلِ اعتماد نہیں ہے۔ اس معاملہ میں علّامہ امام بیہقی ، حافظ عقیلی، امام خطابی ،علّامہ ذہبی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ و علّامہ ابن قیم وغیرہ رحمہم اللہ کا قول قابلِ اعتماد ہے جو اہلِ روایت ودرایت ہیں۔اور جنہوں نے امام مہدی سے متعلقہ کتنی ہی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔''

اس معاملہ میں علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ایسے ہی ہے، جیسے کوئی پانی کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو چھوڑ کر کسی مشکیزے یا پیالے کی طرف لپکے۔

علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کا احادیث کو ضعیف قرار دینا ایسے ہی ہے جیسے کوئی بقلمِ خود طبیب بڑے بڑے حکماء اور حاذق اطباء کے تجربہ کی خلاف ورزی کرے۔

علّامہ ابن خلدون رحمہ اللہ اگر چہ علمِ تاریخ کے مستند عالم اور ایک روشن مینار ہیں۔ البتہ علمِ حدیث کے معاملہ میں وہ ایک پیروی کرنے والے تابع وسائل ہیں نہ کہ فتویٰ صادر کرنے والے مقتداء ومتبوع، اور کسی فن میں قاصر شخص عام لوگوں کی طرح ہی ہوتا ہے۔ اگر چہ وہ دوسرے سے کچھ زیادہ علم رکھنے والا ہی ہوتا ہے۔اور ہر فن میں اس کے ماہرین کی طرف رجوع کرنا واجب ہوتا ہے اور احادیث کے صحیح وضعیف ہونے کا پتہ دینے والے نقادانِ فنِ حدیث صرف محدّثینِ کرام ہیں۔

اگر صرف آٹھویں اور نویں صدی کو ہی لے لیں جن میں کہ ابن خلدون رحمہ اللہ گزرے ہیں۔ کیونکہ ان کی ولادت ۷۳۲ھ اور وفات ۸۰۸ھ ہے،تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ان دونوں صدیوں کے ماہرینِ حدیث آئمہ جو بڑے بڑے حفّاظِ حدیث اور صحیح وضعیف میں فرق وتمیز کرنے کی اہلیت رکھنے والے ہیں، وہ علّامہ ذہبی رحمہ اللہ ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ، علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ ، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اور امام ابن کثیر رحمہ اللہ ہیں۔اور ان سب نے آخر زمانہ میں

امام مہدی کے ظہور کو صحیح قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس موضوع کی کتنی ہی احادیث ان کے نزدیک صحیح وثابت ہیں۔ [1]

اور علّامہ العباد نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

''ابن خلدون رحمہ اللہ نے بعض احادیث کے نقد وجرح سے محفوظ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے امام مہدی سے متعلقہ احادیث کو وارد کرنے کے بعد لکھا ہے:

"فهذه جملة الاحاديث التى خرجها الائمة فى شان المهدى و خروجه فى أخر الزمان وهى كما رايت۔ لم يخلص منها من النقد الاالقليل و الاقل منه" [2]

''یہ وہ کل احادیث ہیں جنہیں آئمہ حدیث نے امام مہدی کے بارے میں روایت کیا ہے جو بتاتی ہیں کہ وہ آخر زمانہ میں ہوں گے، اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ ان میں سوائے ''قلیل'' کے بلکہ ''قلیل تر'' کے باقی تمام احادیث نقد و جرح سے خالی نہیں ہیں۔''

غرض ان کی وارد کردہ ان احادیث میں سے بھی تو '' تھوڑی سی'' نقد سے خالی ہیں۔ جب کہ بکثرت احادیث وہ بھی ہیں، جنہیں ابن خلدون اپنی کتاب میں وارد ہی نہیں کر پائے۔'' [3]

(۱۵) علّامہ شیخ البانی رحمہ اللہ:

علّامہ شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے امام مہدی کے بارے میں انحراف کی مختلف صورتیں ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ایک گروہ نے کہا ہے کہ ظہورِ امام مہدی کے عقیدہ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے

---

[1] الرد على من كذّب بالاحاديث الوارده فى المهدى : للعباد ص ٢٩۔ ٣١ مطابع الرشيد ، المدينه المنوره

[2] مقدمہ ابن خلدون ص ۳۱۱، طبع دار القلم بیروت وص ۵۷۴، طبع جدید۔

[3] حوالہ سابقہ الرد على من كذّب......

لیے کئی لوگوں نے اس کا غلط استعمال کیا ہے جیسا کہ تاریخِ اسلامی میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں کہ کئی لوگوں نے اپنی بعض مخصوص اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا، جس سے بڑے بڑے فتنے پیدا ہوئے، جیسا کہ سعودی عرب میں اور خاص حرمِ مکی میں جہیمان کے دعوائے مہدیت سے ہوا ہے۔ ان لوگوں کی مثال ایسے ہی ہے، جیسے کوئی شخص آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انکار کر دے جب کہ ان کے نزول کے بارے میں واردہ احادیث متواتر ہیں۔ اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا انکار محض اس لیے کر دے کہ بعض دجالوں نے عیسیٰ علیہ السلام ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ جیسے مرزا غلام احمد قادیانی (ہندوستان) ہے اور بالفعل شیخ شلتوت جیسے بعض لوگوں نے نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا بھی ہے۔ بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جو شخص ظہورِ امام مہدی کا انکار کرتا ہے وہ نزولِ مسیح کا بھی انکار کرے گا۔ اور بعض لوگوں کی زبان سے زیرِ لب بات نکل بھی جاتی ہے۔ اگر چہ وہ کھل کر نہیں کہتے بلکہ میرے نزدیک ان منکرینِ ظہورِ مہدی کی مثال تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا انکار کر دے۔ اور یہ محض اس لیے کہ بعض فرعونوں نے الوہیت (رب ہونے) کا دعویٰ کیا ہے۔ فھل من مدّکر۔ [1]

(۱۶) الشیخ ابن باز رحمہ اللہ:

(۱)...... مدینہ یونیورسٹی لیکچر ہال میں ڈاکٹر عبدالمحسن حمد العباد حفظہ اللہ کے محاضرہ و لیکچر پر تائید و تبصرہ کے طور پر علّامہ ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا:

''حق و صواب یہی ہے جو مقرر نے بیان کیا ہے جیسا کہ اس کا بیان بھی ہے۔ امامِ ہدیٰ کا معاملہ معروف ہے اور ان کے بارے میں واردہ احادیث مستفیض بلکہ

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحه علّامہ الالبانی ۴/ ۴۲/ ۴۳ حدیث: ۱۵۲۹ مذکورہ مقام پر علّامہ موصوف نے بڑی اہم تفصیلات ذکر کی ہیں۔

متواتر و متعاضد ہیں۔ اور متعدد اہلِ علم نے ان کے متواتر ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔ جیسا کہ مقرر موصوف نے بیان کیا ہے۔ وہ احادیث تواترِ معنوی کو پہنچی ہوئی ہیں کیونکہ ان کے طُرق و اسناد بکثرت ہیں۔ انہیں روایت کرنے والے صحابہ و آئمہ متعدد ہیں اور وہ کئی الفاظ سے وارد ہوئی ہیں۔ اور وہ حقیقی طور پر امام مہدی کے ظہور اور ان کے معاملہ کے حق و ثابت ہونے پر دلالت کرنے والی ہیں۔'' [1]

علّامہ ابن باز رحمہ اللہ کا نعرہ حق:

(۲)......بعض واقعات کا وقوع پذیر ہونا بعض امور پر بڑا اثر انداز ہوتا ہے چنانچہ بروز منگل یکم محرم ۱۴۰۰ھ کو حرم مکی (حرسہ، اللہ) پر حملہ کا حادثہ رونما ہوا جس میں جہیمان العتیبی نے یہ دعویٰ کیا کہ ان کا ساتھی القحطانی، امام مہدی ہے۔ اس حادثہ کے فوراً بعد کچھ اہلِ قلم نے ''احادیثِ امام مہدی'' کا انکار کر دیا اور یہ کہ وہ سب کی سب ضعیف ہیں۔

اس دور کی مخصوص فضاء میں علّامہ ابن باز رحمہ اللہ نے روزنامہ ''المدینۃ'' میں ایک مقالہ شائع کروایا جس میں ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کیا اور ثابت بھی کر دکھایا کہ احادیثِ مہدی حدِ تواترِ معنوی کو پہنچی ہوئی ہیں اور ان کا انکار کرنا فِسق و گناہِ کبیرہ ہے۔

ظہورِ امام مہدی کے بارے میں احادیث کا مجموعی مفاد نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ [2]

اس طرح ان کے اس نعرہ حق کی گونج میں قلم کے تاجروں کی آوازیں دب گئیں۔ اور امام مہدی سے متعلقہ احادیث کا نعرۂ حق بلند ہو گیا۔

---

[1] بحوالہ کتاب ''علی الرضا'' از ڈاکٹر محمد علی البار ص ۶۳ طبع دار المناہل، بیروت

[2] حوالہ سابقہ ص ۶۳، ۶۴۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرقہ مہدویہ، تاریخ وعقائد

(مقالہ نگار: فضیلۃ الشیخ مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ (الغاط۔الریاض)

علمائے اہل سنت وجماعت کے عقیدے میں یہ بات ثابت شدہ رہی ہے کہ قیامت سے قبل ایک مصلح ومجدد کا ظہور " جسے مہدی کہا جاتا ہے" برحق ہے، اور یہ اس وقت ہوگا جب قیامت بالکل قریب ہوگی، قیامت کی بڑی نشانیوں کا سلسلہ شروع ہونے والا ہوگا، دنیا ظلم وستم سے بھر گئی ہوگی، دین کی غربت اپنی انتہاء کو پہنچ چکی ہوگی اور مسلمان کسمپرسی کی حالت میں ہوں گے، ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا))

(مسند البزار : 1832، المعجم الطبرانی الاوسط:9460 بروایت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ)

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ (لوگوں کا) حاکم میرے خاندان کا ایک شخص بن جائے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، اس کے زمانے میں زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی جس طرح کہ ظلم وستم سے بھری ہوگی۔"

ایک اور حدیث میں فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ.))

(صحیح بخاری:3449، صحیح مسلم :155)

"اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا [یعنی بہت اچھا حال ہوگا] جب کہ تمہارے

درمیان ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔"

یہ مردِ مجاہد جن کا ذکر اس حدیث میں ہے وہ حضرت محمد بن عبداللہ الفاطمی الملقب بالمہدی ہوں گے، جس کی تائید درج ذیل حدیث سے ہوتی ہے:

((ينزل عيسى بن مريم، فيقول أميرهم المهدي: تعال صل بنا، فيقول: لا، إن بعضهم أمير بعض، تكرمة اللّٰه لهذه الأمة))

(مسند الحارث – المنار المنيف :147)

"عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو اس وقت مسلمانوں کے امیر مہدی کہیں گے کہ آگے بڑھیے ہمیں نماز پڑھائیے، اس پر حضرت عیسیٰ بن مریم کہیں گے کہ تم لوگ ایک دوسرے کے امام ہو، ایسا اس امت کے احترام کے طور پر ہوگا۔"

ایک اور حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((أُبَشِّرُكُمْ بِالْمَهْدِيِّ يُبْعَثُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ، فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، يَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا صِحَاحًا؟ قَالَ: بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَ النَّاسِ. الحديث)) (مسند احمد :11326 بروایت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ)

"میں تمہیں مہدی کی آمد کی خوشخبری دیتا ہوں، ان کی آمد لوگوں کے مابین سخت اختلاف اور زلزلوں کے وقت میں ہوگی، وہ زمین کو عدل و انصاف سے ویسے ہی بھر دیں گے جیسے کہ وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی، ان سے اہلِ آسمان و اہل زمین سبھی راضی ہوں گے وہ لوگوں کے درمیان مال کو صحیح طور پر تقسیم کریں گے، آپ ﷺ سے کسی نے پوچھا صحیح طور پر تقسیم کا معنی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: برابر سرابر۔"

ان احادیث اور ان جیسی بہت سی دیگر احادیث [1] کی روشنی میں مہدی موعود کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوتی ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے:

1: ظہورِ مہدی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک اہم نشانی ہے۔

2: مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا اور وہ نبی ﷺ کے خاندان سے ہوں گے، اور قوی امید ہے کہ اولادِ حسن رضی اللہ عنہ سے ہوں گے۔

3: مہدی کو حکومت وسیادت نصیب ہوگی۔

4: ظہورِ مہدی کے وقت دنیا میں ہر طرف فتنہ وفساد کا دور دورہ اور مصائب و پریشانیوں کا جال بچھا ہوگا۔

5: مہدی اپنے عہدِ خلافت میں ظلم وجور کا خاتمہ اور عدل وانصاف کا بول وبالا کریں گے۔

6: مہدی کی حکومت عرب سے شروع ہوگی اور بالکل عام ہوگی کسی ایک گاؤں یا شہر تک محدود نہ رہے گی۔

7: مہدی ہی کے زمانے میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

8: مہدی کے اسلوبِ حکومت سے ساری دنیا کے لوگ راضی ہوں گے۔

9: عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

10: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مل کر مہدی دجال کا خاتمہ کریں گے۔

11: ان کی حکومت کی مدت سات سال ہوگی۔

---

[1] واضح رہے کہ مہدی سے متعلقہ احادیث حدِ تواتر کو پہنچتی ہیں، اس بارے میں علماء نے متعدد تالیفات چھوڑی ہیں، جن میں سے ایک عظیم شاہکار ڈاکٹر عبدالعلیم بستوی رحمہ اللہ کی کتاب ہے جو "الموسوعة فی احادیث المهدی" کے نام سے دو جلدوں میں چھپی ہے، ہماری اردو زبان میں بھی اس موضوع پر متعدد تالیفات آئی ہیں جیسے استاد محترم فضیلۃ الشیخ مولانا محفوظ الرحمن فیضی حفظہ اللہ کی کتاب ''مسئلہ امام مہدی آخر الزماں اور اس کی حقیقت'' اور فاضل دوست فضیلۃ الشیخ مولانا محمد قمر حفظہ اللہ کی کتاب ''ظہورِ امام مہدی ایک اٹل حقیقت''۔

ان حقائق کے باوجود دوسری طرف تاریخِ اسلامی کا یہ ایک المیہ رہا ہے کہ قدیم زمانے ہی سے بہت سے لوگوں نے مہدویت کا دعویٰ کیا اور اس بارے میں طبع آزمائی کی ہے، ان میں زیادہ تر لوگ تو فریبی اور دجال تھے، البتہ کچھ لوگ یقیناً نیک نیت اور امت کا درد رکھنے والے بھی تھے لیکن کم علمی اور شیطان کے دھوکے میں آکر ایسا قدم اٹھایا تھا، کیونکہ انہوں نے جب امت کا انتشار، سیاسی طور پر ان کی حالتِ زار، ظالم حکمرانوں کا ان پر تسلط دیکھا اور عام لوگوں کی دین سے بے زاری کا مشاہدہ کیا تو سمجھا کہ مہدی کے ظہور کا وقت آچکا ہے، پھر چونکہ ان میں بعض صلاحیتیں پائی جاتی تھیں اور علم کی کمی تھی لہٰذا شیطان نے انہیں دھوکہ دیا اور اصلاح کے نام پر ادعائے مہدویت کی طرف ان کا قدم اٹھوا دیا۔

فرقہ مہدویہ کی تاریخ:

مہدویت کا دعوی کرنے والوں میں سے ایک مشہور شخصیت شیخ محمد جونپوری کی ہے جنہیں وقتی طور پر بڑی زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی اور ان کی وجہ سے امت کو بڑے بڑے مسائل کا سامنا کرنا پڑا، جن میں سے ہی بعض مقتدر علماء کا قتل بھی ہے، بلکہ آج تک امتِ مسلمہ کو اس کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، ذیل کی سطور میں ہم انہیں کی دعوت کی حقیقت پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں: [1]

نام:...... سید محمد بن یوسف جونپوری ہے، بعض معتبر کتابوں میں باپ کا نام ''سید خان'' لکھا گیا ہے، البتہ اس وقت کی مؤلفہ کسی کتاب میں ان کے والد کا نام عبداللہ مذکور نہیں ہے۔

پیدائش:...... سن 847 ہجری جون پور یوپی میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت:...... ابتدائی تعلیم جونپور میں لی، شیخ دانیان بن حسن بلخی سے تصوف کی

---

[1] یہ معلومات میں نے فرقہ مہدویہ کی بعض ان کتابوں سے لی ہیں جنہیں نیٹ سے حاصل کیا یا کچھ ساتھیوں کے ذریعے مہیا ہوئیں، البتہ زیادہ تر معلومات درجِ ذیل کتابوں سے لی ہیں: مطالعہ مہدویت از مولانا عبد القوی، الفرق المنتسبة للإسلام فی القرن العاشر للهجری، از ڈاکٹر محمد کبیر چودھری، دائرہ معارف اسلامیہ طبع لاہور، رودِ کوثر از شیخ اکرم اور مسئلہ امام مہدی از مولانا محفوظ الرحمن فیضی۔

تعلیم حاصل کی، پندرہ سال کی عمر میں تعلیم سے فارغ ہو گئے، اس کے بعد ریاضت ومجاہدہ میں مشغول ہوئے۔

طبیعت:...... ایک ذہین، جذباتی، نڈر، بحث ومباحثہ کے شوقین اور امر بالمعروف ونہی المنکر کا جذبہ رکھنے والے مرد تھے۔ اسی لیے اس وقت لوگوں نے انہیں ''اسد العلماء'' کا خطاب دیا۔

تعلیم کے بعد کی زندگی:

ایک مدت تک لوگوں کو درس وتدریس اور وعظ ونصیحت سے مستفید کرتے رہے، لیکن کچھ عرصہ کے بعد ملک کی بگڑتی ہوئی سیاسی ودینی صورتِ حال سے متاثر ہو کر شہر چھوڑ کر صحرا نوردی کو پسند کیا اور خلوت نشینی کی طرف متوجہ ہوئے، چنانچہ ساتھ میں اپنے اہل وعیال اور ارادتمندوں کی ایک جماعت کو لے کر اور دانا پور کے جنگلوں میں چلے گئے اور وہاں ایک لمبی مدت گزاری۔

نوٹ:...... واضح رہے کہ شیخ محمد جونپوری صاحب اس وقت کے رائج رسمی علوم جیسے فقہ حنفی، منطق اور تصوف میں تو مہارت رکھتے تھے لیکن وہ کتاب وسنت کا علم اور منہجِ صحابہ وسلف امت سے قطعاً عاری تھے، خصوصاً علمِ حدیث میں تو وہ بالکل ہی کورے تھے، حتیٰ کہ بسا اوقات اپنی بات کو بعض ایسی حدیثوں سے مدلل کرنے کی کوشش کرتے، جو ضعیف ومن گھڑت ہوتیں یا صوفیوں کا کلام ہوتا، اس کی بہت سی مثالیں ان کی سیرت میں موجود ہیں، چنانچہ ان کے ادعائے مہدویت کے بعد ایک بار جب پٹن گجرات کے علماء نے ان سے مناظرہ کیا اور پوچھا کہ آپ کہتے ہیں کہ ولایت نبوت سے بہتر ہے، اس کی دلیل کیا ہے؟ ان کا جواب تھا کہ میں نہیں کہتا، بلکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ: ''الولایة افضل من النبوة'' ''ولایت نبوت سے افضل ہے۔''

حالانکہ ایسی کوئی صحیح یا ضعیف حدیث دفاتر حدیث میں موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس کا ذکر کسی محدث کے یہاں ملتا ہے، بلکہ یہ سراسر جھوٹ اور ملحد صوفیوں کا قول ہے۔ (دیکھئے حیات پاک 164، 165، فرق الہند المنتسبة للاسلام ص: 259)

مہدویت کے دعوے کی ابتداء:

دانا پور کے جنگلات میں وجود کے دوران سخت مجاہدہ ومراقبہ کے نتیجے میں ان کے دل پر یہ وارده آنے لگا کہ تم مہدی ہو، رہ رہ کر کافی دنوں تک یہ صدا آتی رہی "انت المهدی"، نیز اسی درمیان ان کی بیوی نے بھی ایک خواب دیکھا کہ کوئی ان سے کہہ رہا ہے:

"تمہارے شوہر مہدی موعود ہیں، وہ ولایتِ محمدی کے خاتم ہیں، وہ اللہ کے خلیفہ اور صاحب زمان مصلح ہیں"، جب بیوی نے ان سے اپنا خواب بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے بھی یہی کہا جارہا ہے لیکن ابھی اظہار کا وقت نہیں آیا ہے۔

البتہ جب بار بار یہ وارده ہوتا رہا تو اپنے شاگردوں کے سامنے اس کا اظہار کردیا، اور شاگردوں نے ان کی اس بات کو تسلیم کرلیا۔

یہ پہلا موقع تھا جب دانا پور کے جنگلوں میں اپنے ارادتمندوں اور اہل وعیال کے سامنے اپنے مہدی ہونے کا دعوی کیا، یہ سن 900 ہجری سے پہلے کی بات ہے۔

آبادی کی طرف رجوع:

اس اعلان کے بعد پھر آبادی کا رخ کیا، ایک مدت تک مختلف شہروں اور علاقوں میں وعظ وتبلیغ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کام کرتے رہے، جیسے مالدہ، دولت آباد، برہان پور، احمد نگر اور گلبرگہ وغیرہ، لیکن اہلِ علم واہلِ ریاست کی مخالفت کی وجہ سے کہیں استقرار نصیب نہ ہوا۔

سفر حج:

سنہ 901 ہجری میں اپنے تین سو ساٹھ ساتھیوں کے ساتھ حج بیت اللہ کے لئے نکلے، اور حج سے فارغ ہونے کے بعد وہیں ذی الحجہ کے آخری ایام یا محرم کے شروع میں دوسری بار اپنے مہدی موعود ہونے کا اعلان کیا اور ان کے ساتھیوں نے ان کے ہاتھ پر رکن ومقام کے درمیان بیعت کی۔

وہاں سے مدینہ منورہ جانا چاہا لیکن یہ شرف نصیب نہ ہوسکا اور ہندوستان واپس ہوگئے، پہلے دیو بند پھر کھمبایت گجرات کی طرف متوجہ ہوئے اور وہاں ڈیڑھ سال کی مدت گزاری،

بہت سے لوگ ان کے معتقد ہو گئے اور پھر یہیں تیسری بار اپنے مہدی موعود ہونے کا اعلان کیا۔

لیکن اہلِ علم کی مخالفت اور ان سے مناظرہ میں پسپائی کے پیشِ نظر جب دیکھا کہ ہندستان میں کامیابی مشکل ہے تو سندھ کے علاقے میں چلے گئے، جہاں ایک سال قیام کیا۔

خراسان کی طرف روانگی اور وفات:

سندھ کے علاقے میں ایک سال قیام کے بعد خراسان کی طرف روانہ ہوئے، کیونکہ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ مہدی بلادِ خراسان سے ظاہر ہوں گے، [1] لیکن جب قندھار سے آگے بڑھے تو انہیں مقامِ فراہ پر روک دیا گیا اور وہاں سے آگے نہ بڑھ سکے، کیونکہ خراسان کے حاکم نے اپنے علاقے میں داخلے کی اجازت نہیں دی، اسی کوشش میں 9 ماہ گزر گئے اور وہیں تپ دق کی بیماری میں سن 910 ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ [2]

اس طرح ان کے دعوائے مہدویت کی مدت دس سال سے کچھ زیادہ بنتی ہے۔

ایک اہم نکتہ:

جہاں تک میں نے سمجھا ہے کہ بظاہر ایک طرف شیخ محمد جونپوری کے جوش، جذبات، دلیری اور دوسری طرف ان کی دین کی حقیقی تعلیم سے ناواقفیت کے پیشِ نظر شیطان نے ان کے ساتھ اپنی وہی چال چلی جو اس قسم کے صوفی پیشہ لوگوں کے ساتھ چلتا رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ بہت سے صوفی حضرات جو اتباعِ رسول ﷺ اور علمِ کتاب وسنت سے عاری ہوتے ہیں اور اپنے سلوک وطریقت میں شریعت محمدی کی پابندی نہیں کرتے بہت جلد گمراہی کی طرف چل پڑتے ہیں، حتی کہ ان میں سے بعض تو الحاد کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں، جیسا کہ ابن عربی اور

---

[1] میں یہ بات کہہ چکا ہوں کہ شیخ محمد جونپوری کے پاس حدیث کا علم نہیں تھا، اس کی مثال یہی حدیث ہے جس کو پڑھ کر وہ خراسان جانا چاہتے تھے کہ ''خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے، انہیں کوئی روک نہ سکے گا یہاں تک کہ وہ ایلیاء یعنی بیت المقدس تک پہنچ جائیں گے۔'' (سنن الترمذی: ۲۲۶۹، مسند احمد: ۸۷۷۵)، لیکن حدیث سخت ضعیف ہے، خود امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے، دیکھیے تحقیق مسند احمد ۱۴/ ۳۸۴ اور الضعیفہ: ۴۸۲۵ اسی معنیٰ میں ایک اور حدیث آگے بھی آرہی ہے اور وہ بھی ضعیف ہے۔

[2] دیکھیے ''مسئلہ امام مہدی آخرالزماں'' ص: ۱۱۰ تا ۱۱۴۔

حلاّج وغیرہ کا حشر ہوا، اور یہ سب شیطان کے اس دعوے کا عملی نمونہ ہے جو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا تھا:

﴿ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ ﴾ (الاعراف : ١٦، ١٧)

''ابلیس نے کہا: تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے تو اب میں تیری سیدھی راہ پر گھات لگا کر بیٹھوں گا، پھر انسانوں کو آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے غرض ہر طرف سے گھیروں گا (اور اپنی راہ پر ڈال دوں گا، جس کے نتیجے میں) آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔''

یہاں پر وہ قصہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے جو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے ساتھ پیش آیا تھا کہ ایک بار جب وہ کسی صحرا میں عبادت میں مشغول تھے تو شیطان ایک بدلی میں ظاہر ہو کر ان سے کہتا ہے: اے عبدالقادر! میں تمہارا رب ہوں، میں تمہاری عبادت سے بہت خوش ہوں، لہٰذا اب ہم نے تمہارے اوپر سے تمام تکالیفِ شرعیہ کو ساقط کر دیا ہے۔ الخ

لیکن چونکہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ عالم تھے اس لیے اپنے علم وتقوی کی وجہ سے سمجھ لیا کہ یہ شیطان ہے لہٰذا فوراً ''اعوذ باللّٰہ منك'' بول پڑے، ان کا ''اعوذ باللّٰہ'' پڑھنا تھا کہ شیطان غائب ہو گیا، اور حقیقت کا انکشاف کیا کہ: ''اے عبدالقادر! اس اسلوب سے اب تک میں ستر ہزار زاہدوں کو گمراہ کر چکا ہوں، لیکن تمہارے علم نے تم بچا لیا۔''

اس کے برخلاف چونکہ شیخ محمد جونپوری صاحب ایک جذباتی اور غیر تمند شخص ضرور تھے، دین کا درد بھی رکھتے تھے لیکن چونکہ کتاب وسنت کا صحیح علم نہ تھا اور نہ مہدی آخر الزماں سے متعلق حدیثوں پر گہری نظر تھی اس لیے شیطان کے فریب میں آ گئے، چنانچہ شیطان نے کبھی خواب میں آ کر، کبھی غیبی آواز دیکر اور کبھی ان کی بیوی کے خواب میں آ کر انہیں مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرنے پر ابھارا اور اس کے دھوکہ میں آ کر انہوں نے مہدویت کا دعوی

کر دیا۔واللہ اعلم

پھر ستم ظریفی یہ دیکھیے کہ مہدی جو نپوری کو رسوا کرنے میں شیطان نے اسی پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ انہیں مزید رسوا کرنا چاہا، چنانچہ انہیں ابھارا کہ وہ خراسان جائیں اور وہاں سے کالے جھنڈے لے کر حجازِ مقدس کی طرف سفر کریں تا کہ ان پر یہ حدیث صادق آجائے:

"إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ، فَأْتُوهَا، فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمَهْدِيَّ."

(مسند أحمد:22387، بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

"جب خراسان کی جانب سے کالے جھنڈے نظر آئیں تو تم لوگ ان میں شامل ہو جاو، کیونکہ اللہ کا خلیفہ مہدی ان کے ساتھ ہے۔"

لیکن ان کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا، البتہ یہ ضرور ہوا کہ اس طرح گویا شیطان نے ان پر اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔

نیز یہ بات بھی واضح رہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، لیکن چونکہ شیخ محمد جونپوری کے پاس علمِ حدیث کی کمی بلکہ بہت کمی تھی اس لئے وہ صحیح اور ضعیف حدیث میں فرق نہیں کر پاتے تھے۔

(دیکھیے تحقیق مسند أحمد 37/70، اور ضعیف الجامع الصغیر:٥٠٦)

مہدوی فرقے کے عقیدے کا خلاصہ

شیخ محمد بن یوسف جونپوری نے اپنے شاگردوں کو جو تعلیم دی ہے اور ان کی تعلیم کی روشنی میں ان کے خلفاء اور علماء نے جو عقیدہ مرتب کیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے:

1:......جن حدیثوں میں ایک مہدی کی آمد کی خوشخبری دی گئی ہے وہ یقیناً محمد بن یوسف جونپوری ہیں، اسی بنیاد پر وہ ہر اس شخص کو کافر سمجھتے ہیں جو محمد جونپوری کو مہدی موعود نہیں مانتا، بلکہ ان کا تو یہاں تک کہنا ہے: بایزید البسطامی بھی اگر زندہ ہوتے اور محمد جونپوری کی مہدویت کا انکار کرتے تو وہ بھی کافر ہوجاتے۔(منهاج التقويم : 95، فرق الهند : 264)

2:......اللہ تعالیٰ مہدی سے بلا واسطہ باتیں کرتا ہے، چنانچہ ان کی سیرت پر لکھی گئی مشہور

کتاب حیات پاک ص 54، 55 پر ہے، وہ کہتے تھے: ''جو کچھ تم لوگوں سے کہتا ہوں، یا کررہا ہوں اور قرآنِ کریم کی تفسیر کررہا ہوں یہ سب بلا واسطہ روزانہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے سکھایا جاتا ہوں۔''

ان کے ایک بڑے عالم عابد خوند میر لکھتے ہیں کہ مہدی موعود کو بلا واسطۂ جبریل، اللہ تعالیٰ تعلیم دیتا تھا۔ (''آپ کی بات علامہ خوند میر کے ساتھ''، ص: 3/ 17)

3:......مہدی معصوم عن الخطاء والنسیان ہیں، چنانچہ اسی مذکورہ کتاب کے صفحہ 227 پر ہے: کتاب وسنت میں جو کچھ ہے اس کی تفسیر وتاویل کے لیے مہدی اللہ کی طرف سے مامور ہیں، اللہ کے خلیفہ ہیں، وہ صاحبِ بینات ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے کامل متبع ہیں، پس وہ غلطیوں سے پاک ہیں۔

4:...... ماسبق خصوصیت کا نتیجہ ہے کہ وہ قرآن کی تفسیر وتاویل میں مختارِ کل ہیں، وہ جس طرح چاہیں قرآن کی تفسیر کر سکتے ہیں، چنانچہ حیات پاک ص 203 پر لکھا ہے کہ مہدی جونپوری کہتے تھے قرآنِ کریم کی تفسیر جو میرے بیان کے خلاف ہے وہ صحیح نہیں ہے اور جو میں بیان کرتا ہوں وہی صحیح ہے۔

اسی طرح خراسان کے علماء نے جب ان سے سوال کیا کہ ''قرآن کی تفسیر کرنے میں آپ کس کتاب پر اعتماد کرتے ہیں؟'' اس پر محمد جونپوری صاحب کا جواب تھا: ''میں قرآن کی کوئی تفسیر نہیں پڑھتا، میں قرآن کی آیات کی تفسیر بلا واسطہ اللہ تعالیٰ سے لیتا ہوں، اور قرآن کی جو تفسیر میری تفسیر کے خلاف ہے وہ صحیح نہیں ہے اور جو میری موافقت کرے وہی صحیح ہے۔''

(حیات پاک ص:203،فرق الہند ص:257)

5:......مہدی جونپوری کے نزدیک ولایت، نبوت سے افضل ہے اور وہ خاتم الاولیاء ہیں جس طرح کہ نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔یعنی جس طرح نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، ایسے ہی محمد جونپوری کے بعد اب کوئی ولی پیدا نہیں ہوگا۔

6:......محمد جونپوری بہت سے انبیاء سے افضل ہیں اور مقام میں نبی ﷺ کے برابر ہیں،

چنانچہ مہدوی فرقے کی مشہور کتاب ''شواہد الولایہ ص: 18 پر لکھا ہے کہ: کیونکہ خلفائے راشدین سب کے سب افضل تابعین کاملین سے ہیں لیکن مہدی ان سے افضل ہیں۔

بلکہ مہدویوں کے گروہ کے مجتہد بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد تو صراحت کے ساتھ لکھتے ہیں کہ ''نبوت کی مثال چاند کی ہے اور ولایت کی مثال آفتاب کی ہے۔'' (جامع الاصول، ص:3)

گویا جس طرح چاند اپنی روشنی سورج سے لیتا ہے ایسے ہی تمام انبیاء بشمول رسول اللہ ﷺ اپنا علم مہدی سے لیتے ہیں۔ نعوذ باللہ

7:...... جو شخص ان کے مہدی پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے۔

مہدویوں کی ایک مشہور کتاب ختم الہدیٰ وسبل السواء: 85 پر ہے کہ ان کے مہدی نے کہا: جو شخص میرے مہدی ہونے پر ایمان لاتا ہے وہ مومن ہے اور جو انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔

پھر اس کی دلیل میں ایک بے سر و پا قسم کی حدیث ذکر کرتے ہیں کہ جس نے مہدی کا انکار کیا وہ کافر ہے۔ [1]

جب کہ یہ حدیث کسی معتبر کتاب میں موجود نہیں ہے، آگے اس کی کچھ تفصیل بھی آئے گی۔

---

[1] اسی بنیاد پر مہدوی حضرات اپنے مخالف کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں بلکہ علماء کا جس قدر قتل اس فرقے نے کیا ہے۔ باطنی اور رافضی فرقوں کے علاوہ شاید ہی کسی نے کیا ہو۔

چنانچہ انہوں نے اپنے وقت میں ہندوستان کے سب سے بڑے محدث علامہ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ کو اجین میں تہجد کی حالت میں قتل کیا۔

علامہ محمد زماں خان شاہجہاں پوری کو حیدر آباد میں مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں قتل کیا، ان کا جرم صرف یہ تھا کہ مہدویوں کا پردہ فاش کرنے کے لیے ''ہدیہ مہدویہ'' نامی کتاب لکھی تھی۔

اسی طرح سن ۹۳۰ ہجری میں جب احمد آباد کے حاکم نے علمائے وقت کے ایک فتوے کی بنیاد پر کہ مہدوی بے دین ہیں، ان سے توبہ کرائی جائے ورنہ قتل کر دیا جائے تو حاکم نے ایک مہدوی داعی کو قتل کر دیا تھا، اس کے جواب میں مہدویوں کے تیسرے امام السید خوندمیر جو اس وقت کھامبیل میں شہر بدری کی زندگی بسر کر رہے تھے، اپنے چار گھڑ سواروں کو بھیج کر ان علماء کا خفیہ طور پر قتل کرا دیا، جس کی وجہ سے گجرات کے حاکم سلطان محمود نے ان پر چڑھائی کی اور خوندمیر صاحب کو بھی قتل کر دیا۔ (فرق الہند، ص ۲۷۸، ۲۷۹)

8:......محمد جونپوری ایک قسم کے نبی ہیں یعنی ''نبی متبع''، اسی لیے ان کے لیے ''علیہ السلام، ان کی بیوں کو''امہات المومنین''، ان کے لیے ساتھیوں کو''رضی اللہ عنہ'' اور ان کی وفات کے بعد جس کے ہاتھ پر بیعت کی اسے''خلیفہ'' کہتے ہیں، حتیٰ کہ انہیں شریعت سازی کا بھی اختیار دیا ہے۔(ختم الہدیٰ وسبل السوی ص:24، 25،فرق الہندص:260)

مہدوی فرقہ ایک باطل، ہوا پرست اور گمراہ فرقہ ہے:

مہدوی فرقے کے عقائد کے اس خلاصے سے بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ ایک باطل اور گمراہ فرقہ ہے،اور دیگر باطل فرقوں کی طرح اس کی بنیاد بھی ہوا پرستی پر ہے، قرآن وحدیث اور سلفِ امت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ اگر اس فرقے کے عقائد کو سامنے رکھا جائے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ موجودہ مہدویت غالی تصوف اور رافضیت سے مرکب ایک گمراہ جماعت ہے۔

اس فرقے کو باطل فرقہ میں نے اس لیے کہا ہے کہ اس کی بنیاد شیخ محمد جونپوری صاحب کے دعوائے مہدویت پر ہے جو سراسر دھوکا اور فریب تھا، قرآن وحدیث اور سلف کے اقوال سے اس پر کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ اس کا سارا دارومدار ہوا پرستی، آیات واحادیث کی غلط تاویل اور جھوٹے واقعات پر ہے، نیز اس قوم کے لوگوں بلکہ ان کے علماء کو بھی قرآن وحدیث اور صحابہ وتابعین کے منہج پر مبنی تفسیر وشروح سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، جس کا اندازہ درجِ ذیل باتوں پر غور کر کے بآسانی لگایا جاسکتا ہے:

شیخ محمد جونپوری کے دعوائے مہدویت کی حقیقت:

جیسا کہ میں نے اس سے پہلے کہا ہے کہ اس فرقے کی ساری بنیاد شیخ محمد بن یوسف جونپوری کے دعوائے مہدویت پر ہے، جس کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ سراسر فریب اور دھوکہ تھا، کیونکہ شرعاً کسی بھی دعوی کے ثبوت کے لیے ضروری ہے کہ اس پر قرآن سے یا حدیثِ رسول ﷺ سے دلیل موجود ہو، اور یہ بھی ضروری ہے کہ قرآن وحدیث کی یہ دلیل فہمِ سلف کے موافق ہو، اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ اس وقت کے کبار علماء ربانی اس کی تایید کریں۔ گویا

تین باتیں بڑی اہم ہیں، قرآن، حدیث اور علمائے ربانیین۔

محمد جونپوری کی تائید کسی عالم نے نہیں کی:

جہاں تک آخری بات کا تعلق ہے تو یہ بات واضح رہے کہ شیخ محمد جونپوری کے ہم عصر یا ان کے کچھ بعد کے علماء میں سے ہے کوئی بھی ان کی تائید میں نہیں رہا، واضح رہے کہ میری مراد ان علماء سے جن کی نظر قرآن وحدیث پر گہری ہو، یہ ضرور ہے کہ ان کی باتوں میں بعض وہ حضرات ضرور آئے ہیں جو اگر چہ اپنے طور پر دیندار تھے، دین کا درد رکھتے تھے اور ہوسکتا ہے کہ زہد وتصوف میں بھی ماہر رہے ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ قرآن وسنت کے صحیح علم سے مطلقاً عاری تھے، اسی لیے وہ بآسانی بھٹک گئے، یہی وجہ ہے کہ ان میں سے بعض وہ بزرگ جو مہدی کی طرف دعوت دینے میں بہت سرگرم تھے، جب ان کے سامنے حقیقت واضح ہوگئی تو اپنی تائید سے پھر کر توبہ کر لی، جیسے شیخ عبداللہ نیازی رحمہ اللہ متوفی سنہ 1100 ہجری۔

(نزهة الخواطر 377/4)

اسی طرح مشہور محدث علامہ علی المتقی جونپوری رحمہ اللہ جو ابتدا میں شیخ محمد جونپوری صاحب سے بہت متاثر تھے، لیکن جب انہوں نے مہدویت کا دعویٰ کیا تو وہ تردد میں پڑ گئے، اور حقیقتِ حال جاننے کے لیے تحقیق کرنے لگے حتیٰ کہ انہوں نے مکہ مکرمہ تک کا سفر کیا تاکہ وہاں کے علماء سے بھی تبادلہ خیال کریں، چنانچہ وہاں گئے اور شیخ محمد جونپوری صاحب کے بارے میں حرمین کے علماء سے بحث ومباحثہ کیا اور بالآخر اس نتیجے پر پہنچے کہ شیخ محمد جونپوری اپنے دعوائے مہدویت میں سچے نہیں ہیں، پھر مہدویوں پر حجت قائم کرنے اور اہل ہند کی خیر خواہی میں دو بہت اہم کام کیے:

ایک تو یہ کہ حقیقی مہدی اور ان کی علامت پر ایک کتاب تحریر کی جس کا نام رکھا ''البرهان فی علامات مهدي آخر الزمان''، جس میں یہ ثابت کیا کہ مہدی موعود کی جو صفات حدیث کی کتابوں میں وارد ہیں وہ شیخ محمد جونپوری پر صادق نہیں آتیں۔

دوسرا کام یہ کہ وہاں موجود چاروں مذہب کے مفتیوں کے سامنے محمد جونپوری کے

حالات وکیفیات پر ایک استفتاء رکھا اور اس بارے میں ان کی رائے طلب کی، جس پر متفقہ طور پر ہر ایک مفتی نے یہی فتویٰ دیا کہ ایسا شخص جھوٹا ہے اور مہدی آخر الزماں کی صفات اس پر صادق نہیں آتیں، علّامہ علی المتقی رحمہ اللہ نے ان تمام فتووں کو اپنی کتاب میں شامل بھی کیا ہے۔

قرآن سے دلیل:

البتہ جہاں تک قرآنِ مجید سے دلیل کا تعلق ہے تو مہدوی حضرات کا دعویٰ ہے کہ ان کے مہدی کی شان میں قرآنِ مجید کی اٹھارہ آیتیں نازل ہوئی ہیں، [1] لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان آیات کا مفہوم ان حضرات نے دنیا کے تمام علماء سے ہٹ کر، جن میں صحابہ بھی شامل ہیں، اپنی طرف سے متعین کیا ہے، جس کی سب سے واضح دلیل مولفِ رسالہ کا اسلوبِ تحریر ہے، چنانچہ وہ ہر آیت سے متعلق علماء کے کچھ اقوال اور پھر محمد جونپوری صاحب کا قول نقل کر کے کہتے ہیں کہ ''حق وہی ہے جو امام نے فرمایا''، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو دیگر مفسرین کے قول سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہم مثال کے طور پر دو آیات آپ کے سامنے رکھتے ہیں:

﴿ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ اُولٰٓىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ﴾ (ھود : ۱۷)

''کیا بھلا جو شخص اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہو اور اس کے بعد اللہ کی طرف سے ایک گواہ (قرآن) بھی آجائے، جبکہ اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب بھی (گواہ) ہو جو رحمت و پیشوا بن کر آئی ہے (کیا یہ ان کے برابر ہو سکتا ہے جو دنیا کے پیچھے پڑ کر اپنی عاقبت برباد کر رہا ہے) یہی لوگ ہیں جو اس پر

[1] مہدویوں کے ایک مشہور عالم بندگی میاں عبد الغفور سجاوندی نے ایک چھوٹے سے رسالے میں دو آیات جمع کی ہیں جو ''ہزدہ آیات'' کے نام سے چھپا ہے، سب سے پہلی آیت سورہ بقرہ کی ۱۲۴ نمبر آیت اور آخری سورۃ البینہ کی آیت نمبر ۴ ہے، نٹ پر مجھے اس کتابچہ کا انگلش ترجمہ بھی ملا ہے۔

ایمان رکھتے ہیں اور تمام گروہوں میں سے جو بھی اس کا انکار کرے اس کا ٹھکانا آگ ہے۔''

مہدوی حضرات کا کہنا ہے کہ اس آیت میں وارد لفظ ''أَفَمَنْ'' یعنی ''کیا بھلا جو شخص'' سے مراد ان کے مہدی ''محمد جونپوری'' صاحب ہیں، پھر اگر ان سے پوچھا جاتا ہے کہ اس کی دلیل کیا ہے؟ کیا آج سے قبل کسی عالم نے اس آیت سے امام مہدی کی آمد یا مستقبل میں آنے والے کسی عالم کو مراد لیا ہے؟ تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ ان کے امام مہدی نے یہ بتلایا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تفسیر کا اختیار دیا ہے۔

جب کہ دنیا کے کسی مفسر نے اس کا یہ مفہوم نہیں لیا ہے۔

﴿ اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۭ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴾

''رحمان نے قرآن سکھایا، اس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بیان یعنی بولنا سکھایا۔''

اس آیت کے بارے میں بھی مہدوی حضرات کا کہنا ہے کہ اس آیت میں ''الانسان'' سے مراد محمد جونپوری ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تفسیر سکھلائی ہے۔

جب کہ یہ تفسیر دنیا کے کسی مفسر نے نہیں کی ہے اور نہ ہی اسلوبِ قرآن سے اس کی تایید ہوتی ہے، بلکہ ایسی تفسیریں گمراہ شیعوں اور جاہل صوفیوں کے یہاں تو ملتی ہیں ،لیکن اہل سنت کے یہاں اس قسم کی خیالی تفسیروں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

یہی حال دیگر ان آیات کا بھی ہے جن کے بارے میں مہدوی حضرات کا عقیدہ ہے کہ وہ محمد جونپوری کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

حدیثوں سے دلیل:

اسی طرح مہدوی حضرات کے پاس حدیث سے بھی کوئی دلیل نہیں ہے، یہ الگ بات ہے کہ وہ حضرات اپنی تایید میں بہت سی حدیثیں پیش کرتے ہیں۔ وہ حضرات جو حدیثیں پیش کرتے ہیں وہ تین طرح کی ہیں:

1:...... وہ احادیث جن میں ایک مجدد، مردِ صالح اور مصلح کی آمد کی خبر ہے۔

یہ حدیثیں محلِ نقاش نہیں ہیں اور نہ ہی مہدوی حضرات کے لیے وہ دلیل بن سکتی ہیں، کیونکہ ہمارا ان سے یہ اختلاف نہیں ہے کہ ایک مردِ صالح و مصلح کی آمد جس کا لقب مہدی ہوگا حق ہے یا ناحق، اگر اختلاف ہے تو یہ کہ ان احادیث کے مصداق محمد جونپوری نہیں ہیں۔

2:...... ضعیف ہیں، اور ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

یہ حدیثیں موضوعِ بحث سے خارج ہیں، کیونکہ کسی عقیدے کے معاملے میں ضعیف حدیثیں حجت نہیں بن سکتیں، مہدویوں کی یہی بڑی مصیبت ہے کہ ان میں اکثر لوگ ہی نہیں بلکہ تمام لوگ حدیث وعلمِ حدیث سے کورے ہوتے ہیں اسی لیے اپنی تایید میں موضوع و من گھڑت حدیثیں بلکہ بے بنیاد حدیثیں بھی پیش کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور ایک حدیث ملاحظہ فرمایئے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! مہدی ہم میں سے ہوگا یا کسی اور خاندان سے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: "بل منا بنا يختم الدين كما بنا فتح" (الحدیث) "نہیں! ہمارے ہی خاندان سے ہوگا، اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے اس دین کو پورا کرے گا جیسا کہ ہم ہی سے ابتدا فرمائی ہے۔"

مہدوی حضرات اس حدیث کو بڑے زور وشور سے پیش کرتے ہیں، اور یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ حدیث کی کسی معتبر کتاب میں نہیں ہے، اور مزید اس پر یہ کہ اس حدیث کی سند سخت ضعیف بلکہ موضوع کے قریب ہے، کیونکہ اس کا دار و مدار بعض شیعہ رواۃ پر ہے۔

(دیکھئے الموسوعہ فی احادیث المہدی 2/19)

3:...... ایسی حدیثیں جو حقیقت میں حدیث نہیں ہیں اور مہدوی حضرات اسے حدیث سمجھ کر پیش کرتے ہیں، بلکہ ان کے مہدی بھی انہیں حدیث سمجھ کر پیش کرتے تھے۔ مثال کے طور پر حدیث "المهدي مني يقفو أثري ولا يخطىء" "یعنی مہدی مجھ سے

ہے، وہ میرے نقشِ قدم پر چلے گا اور اس سے خطا نہیں ہوگی۔''

اس حدیث کا پیش کرنا جہالت یا پھر ہوا پرستی ہے، کیونکہ یہ سرے سے حدیث ہی نہیں ہے اور نہ حدیث کی کسی کتاب میں پائی جاتی ہے، بلکہ اس کا ذکر صوفی ابن عربی نے اپنی ''فتوحات'' میں کیا ہے، جب کہ اہل علم کے نزدیک اس کتاب کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

اسی طرح احادیث سے دلیل پکڑنے کے بارے میں بھی ان حضرات کا رویہ بالکل قرآن ہی جیسا ہے کہ وہ حضرات تمام علماء سے ہٹ کر حدیثوں کا مفہوم اپنے طور پر متعین کرتے ہیں، چنانچہ وہ تمام حدیثیں جن میں قیامت سے قبل ایک مردِ صالح، جس کا لقب مہدی ہوگا، کی آمد کا ذکر اور اس کی صفات مذکور ہیں، ان تمام حدیثوں کو لا کر پیش کر دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مہدی کی آمد کی بشارت دی ہے، لیکن حدیثوں کے اس حصے یا ان حدیثوں کو گول کر جاتے ہیں جن میں حقیقی مہدی کی صفات، مکانِ خروج وغیرہ مذکور ہے، یا پھر ان کی ایسی تاویل کرتے ہیں جسے نہ عقل قبول کرتی ہے اور نہ ہی نقل۔ مثال کے طور پر ہم مسند احمد وغیرہ کی درج ذیل حدیث کو سامنے رکھتے ہیں:

((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُبَشِّرُكُمْ بِالْمَهْدِيِّ يُبْعَثُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ، فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا.))

(مسند أحمد:11326)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں مہدی کی آمد کی خوشخبری دیتا ہوں، اس کی بعثت لوگوں کے باہمی اختلاف اور زلزلوں کے وقت میں ہوگی، وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسے ہی بھر دیگا جس طرح کہ اس کی آمد سے قبل ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی۔''

حدیث کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ مہدی کی آمد سے قبل اس دنیا میں لوگ سخت اختلاف کے شکار ہوں گے اور ان ایام میں اس روئے زمین پر زلزلوں کی کثرت ہوگی، نیز پوری روئے

زمین ظلم وستم کا گہوارہ بنی ہوگی، پھر مہدی کی آمد کے بعد اس روئے زمین پر اللہ کی برکتیں نازل ہوں گی اور ظلم وستم کا مکمل خاتمہ ہوجائے گا۔

لیکن چونکہ شیخ محمد جونپوری صاحب کی آمد سے قبل اس دنیا میں زلزلوں کی کثرت نہ ہوئی تھی اور نہ ہی ان کی آمد کے بعد اس دنیا سے۔خواہ اس کا کوئی ایک ہی ملک ہو۔ظلم وستم کا خاتمہ ہوا، بلکہ ایک بالشت زمین پر بھی عدل وانصاف کا بول بالا نہ ہو پایا،تو مہدوی حضرات اس حدیث کی تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ لفظ ''زلازل'' کے معنی یہاں زلزلے نہیں بلکہ گمراہیاں ہیں، کیونکہ یہاں ''زلازل'' زلزلہ کی جمع نہیں بلکہ ''زلیلۂ'' کی جمع ہے جس کے معنی پھسلنے اور گمراہ ہونے کے آتے ہیں۔

جبکہ یہ مہدوی حضرات کا دھوکہ یا ان کی دھاندلی ہے کیونکہ آج تک دنیا کے کسی عالم یا لغوی نے ''زلازل'' کا یہ معنی قطعاً نہیں لیا ہے اور نہ ہی آپ کو کسی لغت کی کتاب میں ''زلیلہ'' کا لفظ ملے گا۔

اب اسے آپ لوگ ہوا پرستی نہیں تو اور کیا کہیں گے؟

اسی طرح مہدوی حضرات کہتے ہیں کہ اس حدیث میں زمین سے مراد پوری زمین نہیں ہے، بلکہ زمین کا کوئی ایک حصہ بھی ہوسکتا ہے۔

لیکن اولاً تو اگر اس سے مراد زمین کا کوئی ایک چھوٹا ہی حصہ ہوتا تو اس میں مہدی کی خصوصیت کیا ہوئی؟ کیونکہ دنیا میں عدل وانصاف کہیں نہ کہیں تو موجود رہا ہی ہے،اس دنیا سے عدل وانصاف مکمل طور پر کبھی بھی معدوم نہیں ہوا،کہیں نہ کہیں تو اس کا وجود ضرور رہا ہے، ثانیاً حدیث کا اسلوب بتا رہا ہے کہ جس طرح مہدی کی آمد سے پہلے ہر طرف ظلم کا بول بالا ہوگا، جیسا کہ آج یہ صورتِ حال ہر شخص کے مشاہدے میں ہے، اسی طرح مہدی کی آمد کے بعد ہر طرف عدل وانصاف کا بول بالا ہوجائے گا جسے اپنے اور پرائے سارے لوگ ہی محسوس کریں گے۔

ثالثاً: یہ تاویل تمام علماء اہل سنت کی تاویل کے خلاف ہے، آج تک کسی بھی عالم نے اس

سے مراد زمین کا ایک گوشہ نہیں لیا ہے۔

اسی طرح مہدوی حضرات اپنے اس عقیدہ کہ ''مہدی کا انکار کفر ہے'' اس کے لیے بطورِ دلیل ایک حدیث ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں: ''من أنكر المهدي فقد كفر'' ''جس نے مہدی کا انکار کیا اس نے کفر کیا۔''

پھر اس حدیث کو بنیاد بنا کر ساری دنیا کے مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگاتے اور ان کے خون کو حلال سمجھتے ہیں۔

حالانکہ اولاً یہ روایت حدیث کی کسی معتبر کتاب میں نہیں پائی جاتی، بلکہ اسے امام سیوطی وغیرہ نے ابوبکر الاسکافی رحمہ اللہ کی کتاب ''فوائد الاخبار'' سے نقل کیا ہے جو کوئی حدیث کی کتاب نہیں ہے بلکہ لغات الحدیث کی ایک غیر معروف کتاب ہے۔

ثانیاً علماء نے اس حدیث کو موضوع اور جھوٹی قرار دیا ہے، چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لسان المیزان میں اسے صراحت کے ساتھ موضوع کہا ہے۔ (دیکھئے: لسان المیزان 5/130، نیز دیکھئے الموسوعہ فی احادیث المہدی 2/82)

اسی طرح مہدوی حضرات یہ ثابت کرنے کے لیے کہ مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام ایک زمانے میں نہ ہوں گے، بڑے زوردار انداز میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ ''لن تهلك أمة أنا في أولها وعيسى بن مريم في آخرها والمهدي في وسطها'' ''وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کی ابتداء میں مَیں ہوں، اس کے آخر میں عیسیٰ ہیں اور درمیان میں مہدی ہوں گے۔''

یہ حدیث بھی کسی معتبر کتاب میں موجود نہیں ہے، بلکہ امام سیوطی نے اسے امام ابونعیم الاصفہانی کی کتاب ''اخبار المہدی'' سے نقل کیا ہے اور ضعیف کہا ہے۔

(دیکھئے الجامع الصغیر مع الشرح 5/301)

اسی طرح علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ابن عساکر اور خطیب بغدادی کے حوالے سے نقل کر کے منکر و موضوع قرار دیا ہے۔ (دیکھئے الضعیفۃ: 2349)

نیز یہ بھی دیکھیے کہ مہدوی حضرات اس حدیث کو بطورِ دلیل تو پیش کرتے ہیں جبکہ یہ موضوع ومن گھڑت ہے اور دوسری طرف بخاری ومسلم اور دیگر کتابوں کی ان صحیح حدیثوں کو چھوڑ دیتے ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مہدی ہی کے زمانے میں نازل ہوں گے اور انہیں کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

مہدوی فرقے کے اصول واحکام:

مہدوی فرقے کے بطلان اور اہل سنت وجماعت سے علیحدہ ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اس فرقے نے اپنے اصول وفروع میں قرآن وحدیث پر اعتماد نہیں کیا ہے، [1] بلکہ ان کا دین ان کے مہدی اور ان کے خلفاء کا مقرر کردہ دین ہے، اسی لیے ان کا کلمہ بھی مسلمانوں کے کلمہ سے الگ ہے، اور ان کے اصول واحکام بھی مسلمانوں سے جدا ہیں۔

کلمہ:

شیعہ اور روافض کے علاوہ تمام مسلمانوں کا مکمل کلمہ "لا الٰہ الا اللّٰہ ، محمد رسول اللّٰہ" یا "اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدا عبدہ رسولہ" ہے، اسی کلمے کا اقرار کر لینے کے بعد کوئی شخص اسلام میں داخل ہوتا ہے اور اسی کلمہ کے اظہار سے کسی شخص پر مسلمان ہونے کا حکم لگتا ہے، لیکن مہدوی حضرات کے نزدیک مسلمان ہونے کے لیے اتنا کافی نہیں ہے، بلکہ اس کے ساتھ مہدویت کا اقرار بھی ضروری ہے، چنانچہ اُن کے بچوں کو جو کلمہ سکھایا جاتا ہے وہ اس طرح ہے:

"اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسلہ وأصدّق

---

[1] بہت سے مسائل میں مہدوی حضرات اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اس بارے میں ان کے کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے، چنانچہ ان کے مشہور عالم عبد الملک سجاوندی صاحب لکھتے ہیں کہ "خاتم الولایہ" پر قرآن اور حدیث میں کہیں دلیل موجود نہیں ہے، یہ باتیں صوفیوں کی کتابوں سے لی گئی ہیں۔ (منہاج التقویم، ص: ۱۳۱، ۱۳۲، فرق الہند، ص: ۲۵۹) اور حقیقت بھی یہی ہے کہ شریعتِ محمدیہ میں ختم ولایت کا کوئی تصور نہیں، بلکہ یہ صوفیوں کی گمراہی ہے۔

ان المهدي قد جاء ومضى"

(تعليم الاسلام مهدويه صفحه: 8، تالیف حضرت محمد نعمۃ اللہ صوفی)

اصول وفرائض

اسی طرح عام مسلمانوں سے ہٹ کر مہدویوں نے اپنے لیے کچھ علیحدہ اصول بنالیے ہیں، نیز ان اصول کو فرائض کا نام بھی دیتے ہیں۔ ان کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ یہ اصول اللہ کے مقرر کردہ نہیں ہیں، بلکہ ان کے مہدی نے مقرر کیے ہیں۔

(دیکھئے کتاب تعلیم الاسلام صفحہ: 8، 9)

بلکہ اس فرقے کے ایک بڑے مجتہد قاسم شاہ اپنی کتاب جامع الاصول ص: 4 پر لکھتے ہیں کہ "ان امور کا تارک نماز وروزہ کے تارک کے مانند ہے۔ (بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ کہ) اور جس نے یقین کے ساتھ ان امور کا انکار کیا وہ کافر ہے۔

گویا ان کے نزدیک مہدی کو شریعت سازی کا حق بھی حاصل ہے، جب کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک یہ حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے یا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے رسول اللہ ﷺ کا ہے، بلکہ قرآن کی رو سے ایسا شخص ظالم اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دردناک عذاب کا مستحق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَ لَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۲۱ ﴾

(الشوری: ۲۱)

"کیا ان لوگوں کے ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے ایسا طریقہ مقرر کیا ہو جس کا اللہ تعالیٰ نے اذن نہیں دیا؟ اور اگر فیصلے کی بات طے شدہ نہ ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا، یقیناً ان ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

مہدویوں کے اصول وفرائض درج ذیل ہیں:

(ا) ہجرت:

ہجرت دینِ اسلام میں ایک مشروع چیز ہے اور اس کی بڑی اہمیت بھی ہے، لیکن یہ اسی صورت میں ہے کہ بندے کو اس کی ضرورت وحاجت ہو، یعنی ہر وہ جگہ جہاں ایک مسلمان کا دین اور اخلاق محفوظ نہ ہو وہاں سے ہجرت کر جانا اس کے لیے ضروری ہے، لیکن اگر دین و اخلاق کو خطرہ نہیں ہے تو مسلمان جہاں کہیں بھی رہ کر اللہ کے احکام پر عمل کر سکتا ہے کرتا رہے، اس حال میں اس کے لیے ہجرت مشروع نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا)) (صحيح بخاری:2828، صحيح مسلم: 1353)

''مکہ فتح ہو جانے کے بعد ہجرت نہیں ہے، لیکن جہاد اور خلوص نیت باقی ہے۔ اور جب تمہیں (جہاد کے لیے) بلایا جائے تو باہر نکل آؤ۔''

اسی طرح حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ، وَآتَى الزَّكَاةَ، وَمَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، هَاجَرَ، أَوْ مَاتَ فِي مَوْلِدِهِ.)) (سنن النسائي:3133)

''جس نے نماز کا اہتمام کیا، زکاۃ ادا کی اور اس حال میں انتقال کیا کہ وہ اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے ،خواہ وہ ہجرت کرے یا اپنی جائے پیدائش یعنی بغیر ہجرت کیے انتقال کر جائے۔''

لیکن مہدوی حضرات کے یہاں ہجرت کا کوئی اور ہی مفہوم اور اس کی کیفیت کچھ اور ہی ہے، چنانچہ وہ حضرات ہجرت سے مراد یہ لیتے ہیں کہ جس جگہ مہدوی حاکم نہ ہو وہاں سے ہجرت کر جانا چاہئے، یہ ہجرت ان کے یہاں اہمیت میں دین کی بنیادی چیز ہے اور ہر شخص پر فرض عین کی حیثیت رکھتی ہے، چنانچہ ان کی جماعت کے ایک عظیم مجتہد شاہ قاسم اپنی کتاب ''جامع الاصول'' میں لکھتے ہیں:

''اور وطن سے ہجرت جہاں حالتِ کسب میں ساکن ہے فرض ہے، ان امور کا تارک نماز وروزہ کے تارک کے مانند ہے، اور جس نے یقین کے ساتھ ان امور کا انکار کیا وہ کافر ہے۔''

گویا مہدویوں پر ہجرت ایک عظیم فریضہ ہے اور اس سے روگردانی کسی بھی حالت میں جائز نہیں۔

اس فریضے کی ادائیگی کے لیے حیلہ سازی:

لیکن چونکہ اس وقت کہیں بھی مہدویوں کی حکومت نہیں ہے تو سوال اٹھتا ہے کہ اس فریضے پر کیسے عمل کیا جاسکتا ہے؟ اس کے لیے انہوں نے ایک حیلہ ڈھونڈ ھ لیا ہے کہ یہ فریضہ ادا کرنے کے لیے کوئی ضروری نہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک بلکہ ایک گاؤں اور محلے سے ہی ہجرت کی جائے، بلکہ نیت سے ایک بالشت کی ہجرت بھی کافی ہے، لہٰذا ہر شخص اپنے گاؤں اور محلے میں رہتے ہوئے بھی ہجرت کرسکتا ہے، اس طرح کہ اپنے گھر سے نکل کر ہجرت کی نیت سے بازار یا دکان پر چلا جائے، یا ہجرت کی نیت سے دو ایک قدم چل لے تو اس کی ہجرت ادا ہو جائے گی۔

گویا ان کے یہاں ہجرت اور بچوں کے کھیل میں کوئی فرق نہیں ہے، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو راستہ شرع سے ہٹ کر بنایا جائے گا اس میں ایسی ہی مضحکہ خیز تعلیمات ہوں گی۔

دلیل:

مہدوی حضرات نے اپنے اس عمل کے لیے ایک حدیث ڈھونڈ ھ نکالی:

"من فر بدينه من أرض الى أرض وإن كان شبرا من الأرض استوجب له الجنة وكان رفيق ابيه إبراهيم ونبيه محمد ﷺ."

''جو شخص اپنے دین کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کرے خواہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اس کے لیے جنت واجب ہے اور جنت میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام اور اپنے نبی محمد ﷺ کے ساتھ ہوگا۔''

جبکہ اولاً تو یہ حدیث آپ کو حدیث کی کی کتاب میں نہیں ملے گی، بلکہ بعض تفسیر کی کتابوں میں پائی جاتی ہے، جیسے تفسیر بیضاوی وغیرہ۔ [1]

ثانیاً یہ حدیث سخت ضعیف بلکہ موضوع ہے۔ (دیکھئے الضعیفہ للالبانی 13 / 251)

(۲) صحبتِ صادقاں:

اس سے مراد یہ لیتے ہیں کہ ہر مہدوی پر یہ فرض عین ہے کہ کسی مہدوی شیخ کامل کی صحبت اختیار کرے، جیسے ان کے مہدی کے خلفا اور ان کے خلفا کے شاگرد۔ پھر دلیل میں سورہ توبہ کی یہ آیت پیش کرتے ہیں۔

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴾

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سچوں کے ساتھ رہو۔''

حالانکہ اس آیت کا یہ مفہوم قطعاً نہیں ہے کہ ہر شخص کو اس کا مکلف بنایا جائے کہ وہ کسی مرد کامل کی صحبت اختیار کرے، بلکہ اس کا معنی یہ کہ اے ایمان والو! سچ ہی بولو اور سچائی کا اہتمام کرو، ایسا کرو گے تو تمہارا شمار اہلِ صدق میں ہوگا، جس کی وجہ سے تمہیں نجات ملے گی، جس طرح سچ بولنے ہی کے سبب ان تین لوگوں کو نجات ملی جو غزوۂ تبوک میں بلا کسی عذرِ شرعی کے رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔

شاید مہدوی حضرات ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ اپنے ماننے والوں کو علمائے اہل سنت سے دور رکھیں تاکہ وہ ان سے متاثر ہو کر مہدویت نہ چھوڑ دیں۔

(۳) ذکر خدا:

اس سے مہدوی حضرات کیا مراد لیتے ہیں؟ اس میں دو چیزیں شامل ہیں۔

اول یہ کہ ہمہ وقت اللہ کے ذکر میں رہنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

---

[1] تفسیر بیضاوی کی احادیث کی تخریج حافظ مناوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو ثعالبی نے حضرت حسن سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ (الفتح السماوی: ۲/ ۵۱۵) اور ثعالبی ان مفسرین میں ہیں جن کی تفسیر میں موضوع حدیثوں اور باطل قصوں کی بھرمار ہے۔ (دیکھیے التفسیر والمفسرون: ۲/ ۲۳۳)

﴿ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ ﴾

(النساء : ۱۰۳)

''جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہونے کی حالت میں، بیٹھنے کی حالت میں اور پہلو پر لیٹے ہوئے۔''

اس آیت سے متعلق مہدوی حضرات کہتے ہیں کہ یہ آیت خصوصا مہدویوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ حکم دے رہا ہے کہ مومن کامل کو چاہئے کہ رات و دن اللہ کے ذکر میں مشغول رہے اور ایک لحظہ کے لیے بھی اس سے غافل نہ ہو۔

(حیات پاک ص:237،238،فرق الہند ص:260)

حالانکہ اس آیت سیاق وسباق کہیں یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ مہدویوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور نہ ہی دنیا کے کسی مفسر نے اس کا یہ مفہوم لیا ہے۔

ثانیاً یہ آیت نمازِ خوف کے حکم اور اس کا طریقہ بتانے کے بعد وارد ہوئی ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ نمازِ خوف میں ارکان وغیرہ کی تخفیف کی وجہ سے پوری نماز نہیں پڑھی جا سکی ہے، لہٰذا اس کمی کو پورا کرنے کے لیے نمازِ خوف کے بعد اللہ کا ذکر بکثرت کرو۔ (ابن کثیر)

اس حکم کا یہ مقصد نہیں ہے کہ بندہ ہر وقت سوتے جاگتے لازمی طور پر اللہ کا ذکر کرتا رہے، یہ تو تکلیف مالا یطاق ہوگی اور ہر کس و ناکس کے بس سے باہر کی چیز ہوگی۔

نیز اگر اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی کو دیکھیں تو وہ اس سے قطعاً مختلف تھی، بلکہ وہ لوگ بسا اوقات دل بہلانے کے لیے مذاق بھی کر لیا کرتے تھے۔

((عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ كَثِيرًا، كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ، أَوِ الْغَدَاةَ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ، وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ)) (صحیح مسلم:670، سنن

النسائي:1359، مسند أحمد:20844)

''حضرت سماک بن حرب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجلس میں بیٹھا کرتے تھے؟ ان کا جواب تھا: جی ہاں، بارہا ایسا ہوا ہے، آپ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک اپنی جائے نماز پر بیٹھے رہتے، پھر جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ ﷺ اٹھتے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے سامنے باتیں کرتے رہتے، کبھی جاہلیت کی باتیں کرتے (اور کبھی اشعار پڑھتے) اور باہم ہنستے۔ البتہ آپ ﷺ صرف مسکرا دیتے۔''

مشہور تابعی حضرت بکر بن عبد اللہ المزنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ باہم مذاق میں ایک دوسرے پر تربوز کا چھلکا پھینکتے، لیکن جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا (جیسے جنگ وغیرہ) تو وہی لوگ مردِ میدان ہوتے تھے۔ (الادب المفرد:266)

دوم۔ مہدوی حضرات اس سے ذکر کا ایک خاص طریقہ مراد لیتے ہیں، یعنی گمراہ صوفیوں کی طرح اپنی سانس روک کر اللہ کا ذکر کرنا۔

جبکہ ایسا کرنا جہاں ایک طرف اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقے کے خلاف ہے، تو دوسری طرف ہر شخص کے بس سے باہر کی چیز ہے۔

(۴) ترکِ دنیا۔ یعنی دنیا سے کنارہ کشی:

یہ اصول بھی مہدویوں کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے جس کا نہ ماننا کفر ہے، مہدوی حضرات اس کا مفہوم یہ لیتے ہیں کہ مہدویوں کو دنیا ترک کر کے صرف اور صرف اللہ کے کام میں لگ جانا چاہیے اور ہر مہدوی پر ضروری ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے اسے فقراء اور مساکین پر تقسیم کر دے، چنانچہ ان کے ایک عظیم مجتہد شاہ قاسم لکھتے ہیں کہ ''اور ترکِ حیات دنیا مع ترکِ علائق فرض ہے۔'' (جامع الاصول ص:4)

جبکہ یہ شریعت محمدیہ کے خلاف اور گمراہ صوفیوں کا طریقہ ہے، اور یہ طریقہ ان حضرات

نے ہندو جوگیوں اور گمراہ مسیحیوں سے لیا ہے، نبی ﷺ کا ارشاد تو یہ ہے کہ: ان الرھبانية لم تكتب علينا ''ہمارے لیے رہبانیت مشروع نہیں ہے۔''

(مسند احمد: 25893، صحیح ابن حبان: 9، الصحیحہ: ۴/ ۳۸۷، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا)

اسی لیے علمائے اہلِ سنت کا اتفاق ہے کہ اسلام میں رہبانیت جائز نہیں ہے۔

(الموسوعه الفقهية الكويتية 174/23)

ایک مضحکہ خیز بات یہ کہ چونکہ رہبانیت فطرت انسانی کے خلاف ہے، اس لیے جب خود مہدویوں کے لیے اس پر عمل مشکل ہو جاتا ہے تو ان لوگوں نے اس سے بچنے کا ایک حیلہ تلاش کرلیا ہے، وہ اس طرح کہ جو مہدوی اپنی جوانی میں ایسا نہیں کر پاتا (اور حقیقت ہے کہ بڑی اکثریت نہیں کر پاتی) تو اس کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ جب بڑھاپے کو پہنچ جائے تو موت سے پہلے ساری دنیا سے قطع تعلق ہو کر مسجد کی طرف ہجرت کر لے اور کسی بزرگ کی صحبت میں رہ کر زندگی کے باقی دن گزار دے۔ (فرق الہند)

(۵) اللہ پر توکل:

توکل کا معنی یہ لیتے ہیں کہ ایک مہدوی کو چاہئے کہ اللہ پر توکل کر کے تمام ذرائع واسباب ترک کر دے اور صرف اللہ تعالیٰ ہی سے روزی کی امید رکھی جائے۔

جبکہ یہ نظریہ شرعی توکل کے قطعاً منافی ہے، تمام انبیاء علیہم السلام، نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقے کے خلاف ہے، چنانچہ شرعی توکل تو یہ ہے کہ بندہ ان تمام وسائل کا استعمال کرے جن کی اجازت شریعت نے دی ہے، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کرے، چنانچہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی اونٹنی باندھ کر توکل کروں یا اسے چھوڑ کر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اعقلها وتوكل'' پہلے اسے اچھی طرح سے باندھو پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔ (سنن الترمذی: 2517 بروایت انس رضی اللہ عنہ)

(۶) عزلت، یعنی لوگوں سے کنارہ کشی:

اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ غیر مہدویوں سے دور رہیں، اور ان کے ساتھ اختلاط

اور بود و باش اختیار نہ کریں۔

شاید اس سے مہدویوں کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ غیر مہدوی کافر ہیں لہذا ان کے ساتھ بود و باش جائز نہیں ہے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگر کوئی مہدوی غیر مہدوی کے ساتھ بود باش اختیار کرے گا تو اس کے سامنے حقائق واضح ہوجائیں گے، پھر خطرہ ہے کہ وہ مہدویت کو چھوڑ کر ان کے ساتھ ہوجائے۔ جیسا کہ الحمدللہ آج یہ چیز مشاہدے میں آرہی ہے۔

(۷) اللہ کا دیدار:

مہدویوں کے عقیدے کے مطابق اسی دنیا میں اللہ کا دیدار واجب ہے، اس بارے میں اصل تو یہ ہے کہ اللہ کا دیدار حالت بیداری میں انہیں آنکھوں سے کیا جائے، اگر ایمانی کمزوری کی وجہ سے ان آنکھوں سے اللہ کا دیدار نہ ہوسکے تو دل کی آنکھوں سے دیدار ہونا چاہئے، اور اگر ایمان بالکل ہی کمزور ہے کہ دل کی آنکھوں سے بھی اللہ کا دیدار نہ کرسکے تو خواب میں دیدار الٰہی ضروری ہے۔ (حیات پاک ص:238)

مہدیوں کے نزدیک اس فرض کی اہمیت اس قدر ہے کہ ان کا ایک مجتہد لکھتا ہے: ''اس دنیا میں اللہ کا دیدار چشم سر سے یا چشم دل سے یا خواب میں ہونا مہدی کے فرمان سے لازمی ہے (گویا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان سے نہیں بلکہ ان کے مہدی کے حکم سے) کہ جس نے انکار کیا اس کا یقین کے ساتھ تو وہ کافر ہے۔ (جامع الاصول ص:4)

اس کے برخلاف اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں ان آنکھوں سے اللہ کا دیدار ممکن نہیں ہے۔ (شرح العقیدۃ الطحاویہ 2/ 222)، کیونکہ جب موسی علیہ السلام کو اللہ کا دیدار نہ ہوسکا تو عام لوگوں کو کیسے ہوسکتا ہے۔

﴿ وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ ﴾ (الأعراف: ١٤٣)

''اور جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں تو عرض کیا کہ اے میرے رب! اپنا دیدار مجھ کو کرادیں کہ میں آپ کو ایک

نظر دیکھ لوں، ارشاد ہوا کہ تم مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔''

ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((تعلموا انه لن يرى أحد منكم ربه حتى يموت)) (صحيح مسلم:2929، سنن الترمذی:2239، مسند احمد:23672)

''یادرکھو! تم میں سے کوئی اپنے رب کا دیدار مرنے سے قبل نہیں کرسکتا۔''

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ (حضرت) محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو وہ بہت بڑا جھوٹ بول رہا ہے۔(صحیح بخاری:3234، صحیح مسلم:177)

ان امور کو سامنے رکھیں تو بلا جھجک یہ کہا جاسکتا ہے کہ مہدوی فرقہ ایک ہوا پرست جماعت ہے، قرآن وحدیث سے منحرف ایک فرقہ ہے اور غالی رافضیت اور بگڑی ہوئی صوفیت سے ملا جلا ایک نیا مذہب ہے۔

نوٹ:...... بعض مہدویوں نے ان اصولوں کو آٹھ شمار کیا ہے، آٹھویں چیز ''عشر'' رکھا ہے۔(دیکھیے تعلیم الاسلام مہدویہ ص:9)

مہدویوں کے احکام [1]:

فرائض واصول کی طرح مہدویوں نے عام مسلمانوں سے ہٹ کر اپنے لیے کچھ اعمال (عبادت) ایجاد کرلیے ہیں اوراس بارے میں بھی اپنے آپ کو اہل سنت وجماعت سے جدا کر لیا ہے، ان امور کا نام انہوں نے احکام یا فروع رکھا ہے۔اس کے دو مظہر میں آپ لوگوں کے سامنے رکھتا ہوں۔

1:...... ان کے یہاں فرض نمازیں صرف پانچ ہی نہیں ہیں بلکہ ایک اور نماز فرض ہے جسے ان کے مہدی نے ان پر فرض کیا ہے۔

چنانچہ ان کا ایک مولف بچوں کے لیے ایک تعلیمی نصاب میں لکھتا ہے:

[1] یہ ساری باتیں مہدیوں کے مہدی کی سیرت ''حیات پاک'' میں موجود ہیں، البتہ میں نے یہاں ''فرق الہند'' ص: ۲۷۳ اور اس کے بعد، تالیف ڈاکٹر محمد کبیر چودھری سے لی ہے۔

سوال:......کیا مہدی موعود علیہ السلام نے پانچ نمازوں کے کوئی نماز بھی فرض بتائی ہے؟
جواب:......ہاں، روزانہ کی پانچ نمازوں کے سوائے رمضان شریف کی ستائیسویں شب (قدر) میں دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرض بتائی ہیں، جس کو دوگانہ شب قدر کہتے ہیں۔

2:......اعمالِ خمسہ کا اہتمام بھی مہدویوں کے نزدیک بہت اہم ہے، ان کے اعمالِ خمسہ یہ ہیں:

(ا) عشر:

ہر مہدوی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی ہر کمائی کا دسواں حصہ نکالے، جس طرح شیعوں کے یہاں خمس کی بدعت ہے، وہی چیز مہدویوں کے یہاں عشر کے نام پر ایجاد ہے۔

جب کہ اہلِ سنت و جماعت کے یہاں ''عشر'' صرف زرعی پیداوار کی بعض صورتوں پر ہے، برخلاف اس کے مہدویوں کے یہاں زکاۃ سے ہٹ کر اپنی ہر کمائی سے ''عشر'' دینا ہے۔

(ب) سویہ:

یعنی مہدی کے جتنے پیروکار ہیں ان میں مال برابر سرابر تقسیم کیا جائے۔

جبکہ یہ اصول شرع کے خلاف ہے، واضح رہے کہ اسلام دینِ عدل ہے نہ کہ ہر اعتبار سے دینِ مساوات۔

(ج) نوبہ، یا بار بار:

اس سے مقصود یہ ہے کہ دائرہ اور خانقاہ میں بیٹھ کر ایک خاص طریقے سے سانس کو روک کر اللہ کا ذکر کیا جائے، مزید یہ اس ذکر سے رات کا کوئی بھی حصہ خالی نہیں رہنے پائے۔

یہی وجہ ہے کہ اس کام کے لیے خانقاہ میں موجود حضرات عموما تین حصوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں اور ہر گروپ رات کا ایک حصہ اللہ کے ذکر میں گزارتا ہے، اس طرح پوری رات اللہ کے ذکر میں گزرتی ہے۔

یہ بدعت مہدیوں کو اس لیے ایجاد کرنی پڑی کہ انہوں نے ذکرِ الٰہی کا جو مخصوص طریقہ ایجاد کیا ہے وہ ہر شخص کے لیے ممکن نہیں ہے۔

اس کے برخلاف نبی ﷺ نے کا طریقہ جو سب سے افضل طریقہ وہ اس کے بالکل برعکس تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے اُن لوگوں سے فرمایا جو ساری رات قیام کی خواہش رکھتے تھے:

((أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)) (صحيح بخاری : ٥٠٦٣ تخريج ابن حبان للارناؤوط : ١٤، ٣١٧ بروايت انس بن مالكt)

''البتہ یادرکھو! اللہ کی قسم، میں تم میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا اور اس کی خشیت رکھنے والا ہوں، اس کے باوجود میرا طریقہ یہ ہے کہ میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، میں (رات میں) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور میں نے عورتوں سے شادی بھی کی ہے، (تو یہ میری سنت ہے)، لہٰذا جو میری سنت سے اعراض کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

(د) اجماع:

اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ باہر یا سفر میں آتے جاتے وجوبی طور پر ایک دوسرے کا تعاون کرنا۔

مہدویوں کے یہاں اس کی بھی بڑی اہمیت ہے، حتی کہ وہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی اس میں کوتاہی کرتا تھا تو ان کے مہدی صاحب بہت ناراض ہوتے تھے۔

(حیات پاک ص:244)

اس میں کوئی شک نہیں کی اسلام میں اجتماعیت کی بڑی اہمیت ہے لیکن اسے دین کے واجبات میں رکھا جائے اور اس کے تارک کو مطعون کیا جائے، یہ بات شریعت سے موافقت نہیں رکھتی۔

(ھ) تحیۃ الوضوء:

مہدوی حضرات کے یہاں ایک اور نماز اپنے مخصوص طریقے سے بڑی اہمیت رکھتی ہے،

وہ ہے تحیۃ الوضوء۔جس کا طریقہ یہ ہے جب بھی بندہ وضوء کرے تو اسے چاہیے کہ وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھے، پھر سجدے میں جا کر دیر تک آہستہ آہستہ دعا کرتا رہے۔

اس بارے میں مہدوی حضرات نے دو حیثیت سے غلطی کی ہے اور بدعت میں واقع ہوگئے ہیں۔

1: تحیۃ الوضوء جو ایک مستحب چیز ہے اسے تاکیدی سنت بنا دیا ہے۔

2: ثانیاً:......اس کے ساتھ اتنا اضافہ بھی کر دیا گیا کہ اس نماز کے بعد نہیں، یا اس نماز ہی میں سلام سے پہلے نہیں بلکہ الگ سے ایک سجدہ کرکے اس میں دیر تک دعا کرتا رہے، جو شریعت پر ایک زائد چیز ہے، اور یہی چیز بدعت ہے۔

کیونکہ کسی نماز کے بعد پھر سے سجدہ کرنا اور اس میں دیر تک دعا کرتے رہنا کتاب وسنت اور سلفِ امت سے ثابت ہیں ہے، اور دوسری بات یہ کہ اس می کوئی شک نہیں کہ سجدہ بڑی اہم عبادت ہے لیکن سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر کے علاوہ منفرد سجدہ نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے۔

(و) سلام الوداع یا الوداعی سلام

مہدویوں میں ایک اور بدعت بلکہ منکر چیز ''سلام الوداع'' ہے، اس کا طریقہ یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب عشا کی نماز سے فارغ ہوجاتے اور گھر جانا چاہتے تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم صف بستہ کھڑے ہوجاتے اور آپ ﷺ ایک ایک سے سلام کرتے اور انہیں الوداع کہتے۔ یہی طریقہ ان کے امام مہدی کا بھی تھا۔

حالانکہ ایسی کوئی حدیث کتابوں میں موجود نہیں ہے اور نہ ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس پر عمل رہا ہے، معلوم نہیں کہ یہ ان کے مہدی کی حدیثِ رسول ﷺ سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے، یا پھر مہدی اسے خود ہی ایجاد کیا اور اسے قوت دینے کے لیے نبی ﷺ کی طرف منسوب کردی ہے۔ کیونکہ اگر دیکھا جائے تو اس طرح صف بستہ کھڑا ہونا فرمان نبوی ﷺ اور خود اسوۂ نبوی ﷺ کے خلاف ہے، چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((من أحب أن يمثل له الناس قياما فليتبوأ مقعده من النار))

(سنن ابوداود: 5229، سنن الترمذی:2755 بروایت معاویہ رضی اللہ عنہ، تفصیل کے لیے دیکھئے فرق الهند المنتسبة للاسلام صفحه 317 اوراس کے بعد)

''جسے یہ پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے سیدھے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

بعض وہ مسائل جن میں مہدوی حضرات تمام اہلِ سنت سے مختلف ہیں:

(1) ایمان کی تکمیل کے لیے مہدی پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی لیے ان کا کلمہ بھی عام مسلمانوں کے کلمہ سے جدا ہے، جیسا کہ یہ بات گزر چکی ہے۔

(2) ولایت نبوت سے افضل ہے۔ یہ عقیدہ ملحد اور گمراہ صوفیوں کا رہا ہے کہ ولی کا مقام نبی سے اونچا ہوتا ہے، چنانچہ کوئی ملحد صوفی کہتا ہے:

مقام النبوة في برزخ فويق الرسول ودون الولی

(الطبقات الكبری للشعرانی 68/1)

''برزخ میں نبوت کا مقام رسول سے تھوڑا اوپر اور ولی سے نیچے ہے۔'' (نعوذ باللہ)

یہی عقیدہ اس گمراہ مہدوی فرقے کا بھی ہے، چنانچہ ان کے ایک مجتہد قاسم شاہ اپنی کتاب ''جامع الاصول'' ص:2، 3 پر لکھتے ہیں کہ: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولایت نبوت سے افضل ہے۔''

پھر یہی مؤلف چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں کہ: ''ولایت کی مثال آفتاب ہے اور نبوت کی مثال چاند ہے۔''

پھر آگے لکھتے ہیں کہ: ''جس نے انکار کیا ان دونوں مثالوں سے یقین کے ساتھ وہ منافق اور مبتدع ہے۔''

جبکہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کا مقام ولی سے بہت اونچا ہے، حتی کہ تمام ولی مل کر بھی ایک نبی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے۔ (دیکھئے عقیدہ طحاویہ فقرہ رقم:98)

اور رسول کا مقام تو نبی سے بھی اوپر ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں متعدد انبیاء علیہم السلام کے ذکر کے بعد فرمایا:

﴿ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴾

''اور ہم نے ان تمام کو تمام دنیا والوں پر فضیلت دی ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ خَيْرٍ، أَوْ قَالَ: أَفْضَلَ، مِنْ أَبِي بَكْرٍ))

''نبیوں اور رسولوں کے بعد ابوبکر سے افضل کوئی اور نہیں جس پر سورج کا طلوع و غروب ہو۔'' (فضائل الصحابة لأحمد:662 ، بروایت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ نبوت اور رسالت کے مقام کو کوئی بھی نہیں پا سکتا۔

بلکہ یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر اہلِ سنت و جماعت کا اجماع ہے، چنانچہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''امت کا اس پر اجماع ہے کہ انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء، صالحین اور تمام لوگوں سے افضل ہیں۔'' (مجموع الفتاوی 11/ 321)

(3) مہدیوں کے مہدی شیخ محمد جونپوری حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بلکہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں، حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں یا کم از کم ان کے مساوی ضرور ہیں۔

یہ بات ان کی ایک مشہور اور معتبر کتاب جامع الاصول ص:3 پر صراحت کے ساتھ لکھی ہوئی ہے: ''اور وہ دونوں دراصل مساوی ہیں۔''

اسی طرح ان کی ایک اور بڑی مشہور اور معتبر کتاب ''شواھد الولایہ'' ص:18 پر لکھا ہے: ''کیونکہ خلفائے راشدین سب کے سب افضل تابعین کاملین سے ہیں، لیکن مہدی ان سے بھی افضل ہیں۔''

شیخ محمد جونپوری کے پانچویں خلیفہ عبد الملک سجاوندی اپنی مشہور کتاب ''خصائص امام'' میں لکھتے ہیں: ''ان کے ساتھ جو گھر سے نکلا اور بغیر اجازت واپس ہو گیا تو وہ منافق ہے، مذکورہ

بالاخصوصیت صدیق اکبر کو بھی حاصل نہیں ہے، جب انہیں نہیں تو اولین وآخرین کسی کو بھی حاصل نہیں ہے، پس معلوم ہوا کہ میراں صاحب (محمد جونپوری) سے افضل کائنات میں کوئی نہیں ہے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ بھی، اس لیے کہ وہ نبی کا باطن اوران کی ولایت ہیں اورظاہر ہے کہ باطن ظاہر سے افضل ہوتا ہے۔''

اس کفریہ کلام پر کوئی حاشیہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس میں اس شخص نے محمد جونپوری کو نبی ﷺ فداہ ابی وامی پر فوقیت دے دی، جبکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ وَلَا فَخْرَ))

(سنن الترمذی:3148، سنن ابن ماجه:4308)

''قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں، یہ کوئی فخر کے طور نہیں کہہ رہا ہوں، قیامت کے دن حمد باری تعالیٰ کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا، یہ بات فخر کے طور پر نہیں ہے، آدم علیہ السلام سے لے کر ان کے بعد کے تمام انبیاء علیہم السلام سب کے سب میرے ہی جھنڈے تلے ہوں گے، اور کوئی فخر نہیں، میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور کوئی فخر نہیں۔اور سب سے پہلے میری ہی قبر کھلے گی اور کوئی فخر نہیں۔''

شیخین کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا:

''هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الجَنَّةِ مِنَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالمُرْسَلِينَ'' (سنن الترمذی:3664، مسند البزار:7224)

''یہ دونوں تمام اولین وآخرین کے جنت کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہیں سوائے انبیاء ورسل (علیہم السلام) کے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے شاگردوں سے کہتے تھے کہ کیا تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ اس امت میں

اس کے نبی ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ لوگوں نے جواب: ہاں، بتلائیے، فرمایا: ابوبکر، پھر پوچھا: کیا تم جاننا چاہتے ہو کہ اس امت کے نبی ﷺ کے بعد جو سب سے افضل ہے اس کے بعد کس کا مقام ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں! ضرور بتلائے، کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

(مسند احمد 1/106، السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۲۰۳)

ان تمام دلائل و حقائق کے خلاف مہدویوں کے نزدیک جونپوری صاحب سب سے افضل ہیں۔

(4) دین کی تکمیل مہدی نے کی ہے۔ مہدیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ذریعے جو دین کی تکمیل ہوئی تھی وہ صرف لفظی حد تک تھی، البتہ حقیقی تکمیل اور دین کا معنوی کمال محمد جونپوری نے کیا ہے۔

یہ بات ان کی کتابوں ''ختم سبل الہدی ص: 65 اور ''بینۃ اللّٰہ'' ص:159 پر بڑی صراحت کے ساتھ موجود ہے۔

بلکہ مہدوی حضرات کا یہاں تک کہنا ہے کہ چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان معانی کو سمجھ نہ سکتے تھے اور نہ ہی اس بوجھ کو اٹھا سکتے تھے اس لیے اس کے بیان کو مؤخر کیا گیا اور یہ کام محمد جونپوری نے کیا۔ چنانچہ بینۃ اللہ کا مولف ایک جگہ لکھتا ہے ''یہ زمانہ ابتدائی نبوت کا تھا اور لوگ اس بوجھ کو اٹھانے کے قابل نہ تھے، کیونکہ اس کے (یعنی احسان کے) احکام سخت تھے اور اس کے برداشت کرنے کی ان میں قوت نہ تھی اس لیے اللہ کے فرمان پر (نبی ﷺ نے دین کی تکمیل کا) یہ کام اپنے فرزند مظہر ولایت محمدی مہدی (یعنی محمد جونپوری) کے لیے اٹھا رکھا۔ (بینۃ اللہ ص: 159، 160، مزید تفصیل کے لیے دیکھئے کتاب مطالعہ مہدویت ص:66)

جبکہ اہلِ سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ دین اسلام ہر اعتبار سے کامل ہو چکا تھا، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط ﴾ (المائدة: 3)

''آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا، اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: حق سبحانہ وتعالیٰ نے امت محمد یہ پر یہ سب سے بڑی نعمت کی ہے کہ اس نے ان کا دین مکمل کر دیا، اب انہیں کسی دوسرے دین کی حاجت نہیں اور نہ کسی اور نبی کی ضرورت ہے، اسی وجہ سے محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء مبعوث فرمایا اور قیامت تک کے آنے والوں جنوں اور انسانوں کا نبی بنایا، اب وہی چیز حلال ہے جو آپ ﷺ حلال فرما گئے، وہی حرام ہے جو آپ ﷺ حرام فرما گئے اور وہی دین ہے جو آپ ﷺ مقرر فرما گئے۔ (مختصر تفسیر ابن کثیر ص: 285)

اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مفسر قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس آیت میں دین سے مراد اسلام ہے، اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور مومنین کو یہ خبر دے رہا ہے کہ ان کے لیے اسلام کو مکمل کر دیا ہے اور اب وہ اس میں کسی اضافے کے محتاج نہیں ہیں، اسے پورا کر دیا ہے، اب اس میں سے کچھ کم نہ کرے گا اور اسے مسلمانوں کے لیے پسند کر لیا ہے اب کبھی بھی اسے ناپسند نہ کرے گا۔ (تفسیر الطبری)

نبی کریم ﷺ کا بڑا واضح فرمان ہے:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ، فَهُوَ رَدٌّ))

(صحیح البخاری: 2697، صحیح مسلم: 1718 بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا)

''جو ہمارے اس کام میں کوئی ایسی چیز ایجاد کرے جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔''

یہ عقیدہ کس قدر مضحکہ خیز ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے تقریباً ہزار سال بعد تک امت کا دین ناقص رہا، اور وہ زمانہ نبی کریم ﷺ خیر القرون قرار دیا تھا اس زمانے کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین اور آئمہ کرام رحمہم اللہ کا ایمان ناقص رہا ہے۔

(5) رسول اللہ ﷺ نے لوگوں تک صرف قرآن مجید کے الفاظ پہنچائے۔ مہدویوں کے

مضحکہ خیز عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو صرف قرآن مجید کے الفاظ کی تعلیم دی تھی، البتہ معانی کی تعلیم کے لیے اللہ تعالیٰ نے محمد جونپوری کو بھیجا ہے اور وہی قرآن کی مراد کو سمجھتے ہیں، چنانچہ مہدویوں کی مشہور کتاب "بينة اللّٰه" کا مؤلف لکھتا ہے: "حق تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر بذریعہ جبرائیل کلام اللہ کی تعلیم دی اور مہدی کو مبعوث فرما کر آپ کو بیان قرآن کی تعلیم بلا واسطہ دی۔"[1] (بينة اللّٰه ص:141)

گویا تقریباً ایک ہزار سال تک امت کے علماء، فقہاء اور محدثین جن میں کبار صحابہ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، ان لوگوں نے قرآن مجید کے صرف الفاظ پڑھا ہے اور اس کے معانی کو نہیں حقیقی طور پر نہ سمجھ سکے، لہٰذا اب تک جتنی تفسیریں، حدیثوں کی شرحیں اور عقیدہ وفقہ کی کتابیں لکھی گئیں سب ناقص اور قابل اصلاح تھیں، جس کی اصلاح اور تکمیل کے لیے محمد جونپوری آئے۔ ياللعجب ولضيعةا لادب۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿١٦﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾﴾ (القيامة : ١٦ تا ١٩)

"اے نبی اس وحی کو جلدی جلدی یاد کر لینے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیجیے، اس وحی کو آپ کے دل میں جمع کرنا اور زبان سے پڑھوا دینا ہمارے ذمے ہے، پھر جب ہم پڑھوا چکیں تو پھر اسی طرح پڑھا کریں، پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہمارے ذمے ہے۔"

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما "ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ" کی تفسیر میں کہتے ہیں: ثم نبینہ بلسانک "اے نبی! پھر آپ کی زبان سے اس کا بیان بھی کرا دوں گا۔

(صحيح البخاری، كتاب التفسير)

---

[1] ذرا اس کفر پر غور کریں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کو قرآن کے الفاظ حضرت جبرائیل کے واسطے سے ملے جب کہ محمد جونپوری کو قرآن کے معانی خود اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ سکھلائے۔ نعوذ باللہ

ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: یہاں وحی کے نزول و بیان کی تین حالتیں بیان ہوئی ہیں:

1: اللہ تعالیٰ اس وحی کو آپ ﷺ کے سینے میں جمع کردے گا، یا محفوظ کردے گا۔

2: پھر بطورِ تلاوت آپ ﷺ کی زبان پر جاری کردے گا، یعنی اس کی تلاوت آپ ﷺ کے لیے آسان ہو جائے گی۔

3: اس کی تفسیر بھی کردے گا اور جو مشکل مسائل ہوں گے انہیں واضح کردے گا۔

ان آیات یہی مفہوم دنیا کے تمام مفسرین نے لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے نبی کو قرآن پڑھانے کی اور یاد کرانے کی ذمہ داری لی ہے اسی طرح اس کے معانی و مفہوم کو واضح کرنے اور اس میں جو حلال و حرام ہے اسے بھی بتلانے کی ذمہ داری لی ہے۔

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ؕ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ﴾ (النحل : 44)

''اور آپ کی طرف یہ ذکر یعنی قرآن اس لیے نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو واضح طور پر بتادیں کہ ان کی طرف کیا چیز نازل کی گئی ہے، تاکہ وہ اس پر غور کریں۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ''فتفصل لهم ما اجمل وتبين لهم ما أشكل'' یعنی لہٰذا آپ اس قرآن میں جو اجمال ہے اسے تفصیل سے بیان کردیں اور قرآن میں جو مشکل مقامات ہیں ان کی تفسیر بیان کردیں۔

سورہ جمعہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ﴾ (الجمعة : 2)

''(یہ رسول امی) انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے، ان کی زندگی سنوارتا ہے، اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔''

اب سوال اٹھتا ہے کہ اگر اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کے سامنے قرآن کا مفہوم بیان نہیں کیا تو اس آیت میں تلاوت کے ساتھ کتاب وحکمت کی تعلیم کا کیا مفہوم ہوسکتا ہے۔

(6) علم کا حاصل کرنا گمراہی ہے۔ مہدویوں کے مدعی مہدویت کا ایک عجیب وغریب عمل یہ بھی رہا ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو علم حاصل کرنے سے روکتے تھے اور ان کا کہنا تھا کہ ''احسان'' جس کو سمجھانے کے لیے ان کی بعثت ہوئی تھی ، اسے وہی سمجھ سکتا ہے جو جاہل ہوگا، چنانچہ مہدویوں کی ایک معتبر کتاب ''متن شریف'' یا ''انصاف نامہ'' ہے، اس کتاب کے مولف مہدویوں کی اصطلاح میں ایک جلیل القدر تابعی بندگی میاں ولی جی صاحب ہیں ، اس کتاب میں ہے کہ ''حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص بہت پڑھتا ہے ، بہت ذلیل ہوتا ہے، اور دنیا طلب کرتا ہے اور اگر دنیا طلب نہیں کرتا تو (بھی) اس میں غرور بہت ہوتا ہے، (اس لیے) جو کچھ بندہ کہتا ہے ویسا ہی کرو۔'' (صفحہ:215)

اسی کتاب میں صفحہ:209 پر لکھا ہوا ہے: بندگی میاں نعمت نے حضرت مہدی کے حضور کہا کہ اگر حکم ہو تو کچھ پڑھوں (یعنی مطالعہ کروں)، حضرت مہدی نے منع کیا اور فرمایا: اگر تم کچھ علم پڑھے ہوتے تو مہدویت قبول نہ کرتے۔ [1]

مزید لکھتے ہیں: ایک خادم نے پوچھا کہ میراں جی! اگر اجازت ہو تو قیلولہ کے وقت کچھ پڑھ لیا کروں؟ مہدی نے فرمایا: اس وقت بھی مت پڑھو، بلکہ جاؤ سوجاؤ۔ (صفحہ:209، مزید تفصیل کے لیے دیکھئے کتاب مطالعہ مہدویت ص:73، 74)

حتی کہ ان کے بزرگان لوگوں کو قرآن مجید کی تلاوت سے بھی روکا کرتے تھے، چنانچہ اسی مذکورہ کتاب یعنی ''متن شریف'' صفحہ:209 پر لکھا ہے کہ: ''ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ فلاں شخص قرآن بہت پڑھتا ہے تو کیا اسے کچھ فائدہ ہوگا؟ بندگی میاں نے فرمایا: اگر قرآن کو "یتلونه حق تلاوته" (یعنی ایسی تلاوت کرتے ہیں جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے)

---

[1] اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مہدوی فرقے کو حق وہی مانے گا جو دین اسلام (قرآن وحدیث) کی تعلیمات سے جاہل ہوگا۔

کے طور پر پڑھا جائے تو بھی بندے اور خدا کے درمیان نور کا پردہ پیدا ہو جاتا ہے،(اس کے برخلاف) ذکرِ خدا سے نور کا پردہ پھٹ جاتا ہے۔

سچ کہا ہے اقبال نے ؎

مست رکھو ذکر وفکر صبحگاہی میں اسے
پختہ تر کردو مزاجِ خانقاہی میں اسے

جبکہ قرآن وحدیث میں علم کے حصول کا حکم، اس کی ترغیب اور اس کے فضائل کثرت سے بیان ہوئے ہیں، علم کی اہمیت میں یہی کیا کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو زیادہ علم حاصل کرنے کی دعا سکھلائی ہے:

﴿ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴾ (طٰہٰ : 114)

''اور دعا کیجیے کہ اے اللہ! مجھے زیادہ علم سے نواز۔''

اسی حکم الٰہی کو عملی جامہ پہناتے ہوئے آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا.''

(سنن الترمذي:3599، سنن ابن ماجة:251 ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

''اے اللہ مجھے جو علم دے اس سے مجھے فائدہ پہنچا اور مجھے وہ علم دے جو میرے لیے مفید ہو اور میرے علم میں اضافہ فرما۔''

کثرت علم پر ابھارتے ہوئے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

''فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ'' (الطبراني الأوسط:3972)

''اضافی علم اضافی عبادت سے بہتر ہے۔''

(7) بدعت کی انوکھی تعریف۔ اہل سنت وجماعت کے نزدیک بدعت وہ عمل ہے جو دین میں نیا ایجاد ہوا ہو اور اس کا مقصد اللہ کی عبادت وتقرب ہو۔

یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہر وہ دینی کام جس پر قرآن وحدیث اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی

دلیل موجود نہ ہو وہ بدعت ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴾

(النساء : 115)

''جو شخص راہ راست کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنین کی راہ چھوڑ کر کوئی اور راہ اختیار کرے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر کا اس نے رخ کر لیا ہے، پھر اسے جہنم میں جھونک دیں گے جو بہت ہی بری بازگشت ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ، فَهُوَ رَدٌّ))

(صحيح البخاري:2697، صحيح مسلم:1718، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا)

''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات ایجاد کی تو وہ مردود (بدعت) ہے۔''

لیکن اہلِ سنت کے برخلاف مہدویوں کے یہاں بدعت وہ چیز ہے جو ان کے امام محمد جونپوری اور ان کے ساتھیوں کے عمل کے خلاف ہو، چنانچہ ان کی مشہور کتاب ''متن شریف'' میں ہے کہ ''جو کچھ مہدی اور یاران مہدی کی روش کے خلاف ہے وہ بدعت ہے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا: ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں ہے۔ (متن شریف ص:342، تفصیل کے لیے دیکھئے مطالعہ مہدویت صفحہ:75)

گویا مہدویوں کے نزدیک رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی روش کے خلاف چلنا بدعت نہیں ہے، اور محمد جونپوری صاحب کی روش کی مخالفت بدعت ہے۔

حقیقی مہدی اور جونپوری مہدی میں وجہ اختلاف

مہدی موعود کے بارے میں نبی ﷺ نے جو تفصیلات بیان فرمائی ہیں اگر ان پر سنجیدگی سے غور کر لیا جائے تو کسی بھی مدعی نبوت کی حقیقت کو سمجھنے میں کوئی الجھن پیش نہیں آتی، لیکن

چونکہ جو لوگ مہدویت کے دعویدار ہوتے ہیں یا جو لوگ ان کی تایید کے لیے کھڑے ہوتے ہیں وہ اس بارے میں دلائل سے زیادہ جذبات سے کام لیتے ہیں، یا علمی دلائل کی بجائے عصبیت اور ہوا پرستی میں مبتلا ہوجاتے ہیں، اس لیے ان کے سامنے حقائق نہیں آپاتے، یہی حال شیخ محمد جونپوری مدعی مہدویت اور ان کے اندھے مقلدین کا ہے۔ہم ذیل میں حقیقی مہدی موعود کی جوصفات صحیح احادیث میں وارد ہیں ان کا ذکر کرکے اس کا تقابل محمد جونپوری سے کرتے ہیں۔

حقیقی مہدی:

ا:...... کسی بھی حدیث میں یہ وارد نہیں ہے کہ حقیقی مہدی اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کریں گے، بلکہ لوگوں کے اصرار پر وہ قومِ مسلم کی قیادت سنبھالیں گے تاکہ قوم کو اس کی کھوئی ہوئی عزت واپس دلائیں۔

جب کہ شیخ محمد جونپوری نے ایک سے زائد بار مہدویت کا دعوی کیا، بلکہ جو شخص انہیں مہدی نہیں مانتا تھا اسے نہ صرف گمراہ بلکہ اس پر کفر کا حکم لگاتے تھے۔

۲:...... صحیح احادیث سے پتا چلتا ہے کہ حقیقی مہدی قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے، اس وقت جب کہ قیامت کی بڑی نشانیوں کا سلسلہ شروع ہونے والا ہوگا، اسی لیے بہت سے علماء نے امام مہدی کے ظہور کو قیامت کی بڑی نشانیوں میں شمار کیا ہے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ، يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَجًا)) [تخريج سنن ابى داؤد للارناؤوط : 6/343، مستدرك الحاكم : 557/4، 558، الصحيحة للالبانی : 711، بروایت ابو سعید الخدری]

”میری امت کے آخری دور میں مہدی نکلے گا، جسے اللہ تعالیٰ بارشوں سے نوازے گا، زمین اپنے سبزے نکال باہر کرے گی، وہ لوگوں کے مابین مال کو صحیح

طور پر تقسیم کریں گے،مویشی جانوروں کی کثرت ہوگی،اور امت کی عظمت لوٹے گی،وہ اس دنیا میں سات یا آٹھ سال رہیں گے۔"

جب کہ محمد جونپوری کی بعثت کو گزرے آج 500 سو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک بھی قیادت کی بڑی نشانیوں کا سلسلہ شروع نہیں ہوا،جبکہ قیامت کی بڑی نشانیوں کی یہ خصوصیت ہے کہ ان کا ظہور پے در پے ہوگا۔جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"الْآيَاتُ خَرَزَاتٌ مَنْظُومَاتٌ فِي سِلْكٍ، فَإِنْ يُقْطَعِ السِّلْكُ يَتْبَعْ بَعْضُهَا بَعْضًا" [مسند احمد : 7040 ، الحاكم : 473/4، الصحيحه للالبانى : 1726، بروايت ابن عمرو رضی اللہ عنہما]

"قیامت کی (بڑی) نشانیاں ایک دھاگے میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں،جب دھاگہ ٹوٹے گا تو پے در پے ایک دوسرے کے بعد آجائیں گی۔"

۳:......حقیقی مہدی کا نام محمد اور ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا،حدیث میں ہے :

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمْلِكَ النَّاسَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يواطىء اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي، فَيَمْلَؤُهَا قسطا وعدلا)) [صحيح ابن حبان : 6824 ، صحيح موارد الظمآن : 1574، بروايت عبد اللّٰه بن مسعود رضی اللہ عنہ]

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگوں کا حاکم میرے خاندان کا ایک ایسا شخص نہ بن جائے جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے باپ کا نام میرے والد کے نام جیسا ہو۔"

جب کہ محمد جونپوری کا نام محمد عبداللہ تھا،جس کا اقرار وہ خود کرتے ہیں، بلکہ وہ تو یہ بھی کہتے ہیں تھے کہ نبی ﷺ کا نام محمد بن عبداللہ نہیں تھا، بلکہ محمد عبداللہ تھا۔[شواہد الولایہ:177]

بلکہ مہدویوں کے فرقے کے مجتہد بندگی میاں شاہ قاسم تو لکھتے ہیں کہ "مہدی کا حقیقی نام سید مبارک ہے۔" (جامع الاصول ص:4)

اور جہاں تک ان کے والد کا نام ہے تو محمد جونپوری کے ہمعصر جتنے مورخین ہیں ہر ایک نے ان کا نام ''یوسف'' یا ''سید خان'' بتلایا ہے، جیسا کہ اس وقت کی معتبر تاریخ کی کتابوں میں یہی دو نام مذکور ہیں، حتیٰ کہ مناظرے میں علماء جب ان سے یہ سوال کرتے کہ رسول ﷺ نے جس مہدی کے آمد کی خبر دی ہے ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا تو وہ غصے میں آجاتے اور کہتے ''کیا اللہ تعالیٰ سید خان کے بیٹے کو مہدی نہیں بنا سکتا''، اور کبھی کہتے ''جاو اللہ تعالیٰ سے پوچھو کہ اس نے سید خان کے بیٹے کو مہدی کیوں بنایا ہے۔''

[ہدیہ مہدویہ: 55، حیات پاک: 163 فرق الہند: 302]

شیخ محمد جونپوری کے ہم شہر علامہ علی المتقی جونپوری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب البرہان میں ان کے والد کا نام سید خان ہی لکھا ہے۔

بلکہ حق تو یہ ہے کہ محمد جونپوری کا نسب نامہ ہی ثابت نہیں ہے اور مہدوی حضرات جو نسب نامہ بیان کرتے ہیں وہ موسیٰ کاظم کے بیٹے نعمۃ اللہ نامی پر ختم ہوتا ہے، جب کہ انساب کی کسی کتاب میں موسی کاظم کے کسی بیٹے کا نام نعمۃ اللہ نہیں ملتا۔

۴:...... حقیقی مہدی کی ابتدائی زندگی بالکل عام لوگوں جیسی ہوگی، بظاہر ان میں کوئی ایسی نمایاں خوبی نہ ہوگی جو انہیں ان کے ساتھیوں سے ممتاز کرتی ہو۔ حدیث میں وارد ہے :

"الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ، يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ" [مسند احمد : 84/1 – سنن ابن ماجه : 4085، الصحيحة : 2371، بروايت على رضی اللہ عنہ]

''مہدی ہم میں سے یعنی اہل بیت سے ہوگا، اللہ تعالیٰ ایک رات میں اس کی اصلاح کر دے گا۔''

علامہ سندھی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ: امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا کہ رات بھر میں ہی اللہ تعالیٰ اسے توبہ کی توفیق دے گا اور اسے رشد و ہدایت سے نواز دے گا، حالانکہ وہ اس سے قبل اس لائق نہ ہوگا۔ [شروح سنن ابن ماجہ: 2/1504]

جب کہ محمد جونپوری صاحب کے تذکرے میں ہے کہ وہ بہت بڑے صوفی تھے، عالم

تھے، سات سال کی عمر میں قرآن مجید کو حفظ کرلیا تھا، سولہ سال کی عمر میں دیگر دینی علوم سے فراغت حاصل کرلی تھی، انہیں اسد العلماء کے خطاب سے نوازا گیا تھا، وغیرہ وغیرہ۔

۵:...... حقیقی مہدی کا خروج مدینہ منورہ سے ہوگا، اور ایسا کسی مسلمان خلیفہ یا حاکم کے انتقال کے بعد بڑے اختلاف کے نتیجے میں ہوگا، ابتدا میں وہ بیعت خلافت کے لیے تیار نہ ہوں گے، بلکہ مدینہ منورہ سے بھاگ کر مکہ مکرمہ چلے جائیں گے، لیکن لوگ وہاں بھی ان کا پیچھا کریں گے اور ان کی قیام گاہ سے نکال کر مسجد حرام لائیں گے اور رکن و مقام کے درمیان میں ان کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کریں گے۔[سنن ابوداود: 4286، مسند احمد: 26689، بروایت ام مسلمہ رضی اللہ عنہا۔ رکن و مقام کے مابین بیعت کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں بھی آیا ہے، مسند احمد: ۷۰۱۰، ابن حبان: ۶۸۲۷، الصحیحہ: ۲۷۴۳]

جبکہ مہدویوں کے مہدی ہند سے نکلے، انہوں نے مہدویت کا دعویٰ کیا اور لوگوں سے بیعت لینے کی پیش کش کی۔

مہدوی حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ محمد جونپوری کی بھی بیعت حرمِ محترم میں لی گئی، لیکن ان کا یہ دعویٰ محلِ نظر ہے کیونکہ اس کا ذکر مکہ مکرمہ کے کسی عالم اور مؤرخ نے نہیں کیا ہے، واضح رہے کہ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں تھا، اگر محمد جونپوری صاحب وہاں موجود لوگوں کے سامنے بیعت کا اعلان کیے ہوتے، یا اپنی مہدویت کا اعلان کئے ہوتے تو اسے بالکل عام ہوجانا چاہئے تھا، کیونکہ وہ حج کا زمانہ تھا اور دنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے لوگ وہاں موجود رہے ہوں گے۔

نیز یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دوسرے باطنی فرقوں کی طرح محمد جونپوری صاحب نے بھی رات کی تاریکی میں خفیہ طور پر اپنے ساتھیوں سے بیعت لی ہو، تاکہ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق ٹھہریں۔ واللہ اعلم [فرق الهند المنتسبه للاسلام : 237]

٦:......مہدی موعود کے بارے میں وارد حدیثوں سے پتا چلتا ہے کہ مہدی کا ساتھ دینے کے لیے اور ان کی مدد کے لیے دنیا کے کونے کونے سے لوگ مکہ مکرمہ کا رخ کریں گے، بلکہ

عراق، شام اور خراسان سے آنے والی جماعتوں کا خصوصی ذکر ملتا ہے۔

[دیکھیے سنن ابوداود: 4286، مسند احمد: 4286]

جبکہ محمد جونپوری کی بیعت صرف ان کے شاگردوں نے کی، یا صرف ہندوستان کے کچھ لوگوں نے، البتہ عراق و شام وغیرہ سے لوگوں کی آمد کا، یا کسی بھی جگہ سے آنے والے وفود کا ذکر نہیں ملتا۔

۷:......مہدی موعود سے لڑائی کے لیے پہلے پہل جو فوج اٹھے گی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اسے مقام بیداء میں دھنسا دے گا، یہ مہدی کی سب سے پہلی کرامت ہوگی، چنانچہ آٹھ سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی حدیث میں ہے کہ ایک شخص جو بیت اللہ میں پناہ گزیں ہوگا اس سے قتال کے لیے ایک فوج بھیجی جائے گی، جب یہ فوج مدینہ منورہ سے مکہ کی طرف چند میل آگے بڑھے گی تو اسے بیداء کے مقام پر دھنسا دیا جائے گا۔ (یہ حدیث بخاری و مسلم وغیرہ میں حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے "المھدی المنتظر فی ضوء الاحادیث الصحیحۃ" ص: 338-341)

امام ابوداود اور امام ابن حبان وغیرہ نے اس اس حدیث کا مصداق مہدی موعود کو لیا ہے۔

شیخ محمد جونپوری میں یہ علامت نہیں پائی جاتی، ان کے ساتھ ایسا کچھ نہیں ہوا، بلکہ انہیں ہر جگہ سے بھگایا گیا اور شہر شہر بھٹکتے رہے، بالآخر عرب جانے کا فیصلہ کیا لیکن افغانستان اور خراسان کی سرحد پر انہیں روک لیا گیا اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔

۸:......حضرت مہدی موعود کے زمانے میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ))

[صحیح بخاری: 3449، صحیح مسلم: 155، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ]

"اس وقت تمہارا حال کیسا ہوگا جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا"

ایک اور حدیث میں ہے:

عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امام مہدی کہیں گے کہ آیئے ہمیں نماز پڑھایئے تو وہ جواب دیں گے، نہیں آپ ہی پڑھائیں، آپ لوگ ایک دوسرے کے امام ہیں۔'' (مسند الحارث بن ابی اسامہ، المنار المنیف ص:147، ابونعیم فی اخبار المہدی، (الحاوی 2/134 بروایت جابر رضی اللہ عنہ)

یہ ایسی علامت ہے جسے جان کر مہدویوں کو اپنی گمراہی سے توبہ کر لینی چاہیئے، کیونکہ ان کے مہدی کو یہ شرف حاصل نہ ہوسکا، نیز ان کے انتقال کو آج صدیاں گزر گئیں لیکن عیسی ابن مریم علیہ السلام کا نزول ابھی تک نہیں ہوا ہے۔

۹:......حقیقی مہدی کے زمانے میں دجال کا خروج ہوگا اور مہدی حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کا خاتمہ کریں گے۔

یہ علامت بھی جونپوری مہدی کے لیے حاصل نہیں ہے۔

۱۰:......ان کے زمانے میں ظلم کا خاتمہ ہوجائے گا، امن کا دور دورہ ہوگا، محتاجی اور غربت کا نام ونشان باقی نہ رہے گا اور زمین کے برکتیں ظاہر ہوجائیں گی، ارشادِ نبوی ھے:

((الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ))

[صحيح سنن ابوداود : 4285 وحسنه الالبانی وشرح السنة بغوی : 5/86 وحسنه الأرناؤوط، مستدرك الحاكم : 557/4 ، بروایت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ]

''مہدی میری نسل سے ہوگا، چوڑی پیشانی والا اور ابھری ہوئی ناک والا ہوگا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے ویسے ہی بھر دے گا جس طرح کہ وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔''

مہدویوں کے مہدی نہ چوڑی پیشانی والے تھے، نہ ہی ان کی ناک اٹھی ہوئی تھی اور نہ ہی وہ عدل وانصاف کا بول بالا کر پائے۔

۱۱:......مہدی کی حکومت عام ہوگی اور سات سال رہے گی اور جن روایتوں میں آٹھ سال کا ذکر وہ راوی کا سہو ہے۔

پچھلی حدیث اس پر شاہد ہے۔

جب کہ مہدویوں کے مہدی کو ایک دن کے لیے بھی حکومت نہ مل سکی اور ان کے دعوائے مہدویت کی مدت دس یا گیارہ سال رہی۔

۱۲:......حقیقی مہدی کے زمانے میں امت محمدیہ کو غلبہ ہوگا، امت مرحومہ کی کھوئی ہوئی عزت وعظمت واپس ہوگی، زمین کی برکتیں ابل پڑیں گی اور بارش خوب ہوگی۔

((يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ، يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَجًا.)) [تخريج سنن ابى داؤد للارناؤوط : 343/6، مستدرك الحاكم : 557/4، 558، الصحيحة : 711، بروايت ابو سعيدؓ]

''میری امت کے آخری ایام میں مہدی کا ظہور ہوگا، اللہ تعالیٰ انہیں خوب بارش سے نوازے گا، زمین اپنی نباتات (پھل، پھول اور غلہ) اگائے گی، لوگوں میں مال برابر سرابر تقسیم کریں گے، چوپایوں کی کثرت ہوگی، امت کو عظمت حاصل ہوگی وہ سات سال یا آٹھ سال رہیں گے۔''

جب کہ مہدویوں کے مہدی کے زمانے میں اور ان کے بعد بھی امت کو غلبہ نہیں ملا، بلکہ وہ تو خود بھاگے بھاگے پھرتے رہے۔

۱۳:......حقیقی مہدی کی حکومت سب سے پہلے جزیرہ عربیہ پر قائم ہوگی، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَذْهَبُ، أَوْ لَا تَنْقَضِي، الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي)) [صحيح سنن ابو داود : 4282 ،

سنن الترمذی : 2230، مسند احمد : 6/74، بروایت ابن مسعود t]

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ عرب کا حاکم میرے اہلِ بیت کا ایک شخص نہ بن جائے جس کا نام میرے نام کی طرح ہوگا۔''

جب کہ محمد جونپوری کو عرب میں داخلہ بھی نصیب نہ ہوا۔

کتابیات

۱۔ قرآن کریم
۲۔ ”الاحتجاج بالاثر علی من انکر المهدی المنتظر“ شیخ حمود عبد الله التویجری، مکتبۃدار العلیان الحدیثه، بریدۃالقصیم، سعودیه۔
۳۔ الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان ، علّامه بلبان بتحقیق الارناؤط، المکتب الاسلامی بیروت۔
٤۔ الاذاعة لما کان و یکون بین یدی الساعة ، علّامه نواب صدیق حسن خان، مطبعۃ الحسینی، طبع اول، دار الکتب العلمیه، بیروت۔
٥۔ اسبال المطر علی قصب السکر، علّامه محمد بن اسماعیل ، امیر یمانی بتحقیق مولانا محمد رفیق اثری آف ملتان۔ طبع دار السلام الریاض سعودی عرب۔
٦۔ اشراط الساعة ، شیخ یوسف عبد اللّٰه الوابل ،دار ابن الجوزی ، الدمام ، سعودی عرب۔
۷۔ اسنی المطالب فی احادیث مختلفة المراتب محمد درویش الحوت ، طبع احیاء التراث الاسلامی قطر۔
۸۔ امعان النظر شرح نخبة الفکر، قاضی محمد اکرم سندھی طبع شاہ ولی اللّٰه اکیڈمی حیدرآباد سندھ، پاکستان۔
۹۔ الاحادیث الواردۃ فی المهدی، ڈاکٹر عبد العلیم بستوی (مکه مکرّمه)۔
۱۰۔ تبدید الظلام و تنبیه النیام الی خطر التشیع علی المسلمین والاسلام، شیخ ابراهیم سلیمان الجبهان، طبع الریاض۔
۱۱۔ تفسیر ابن کثیر، طبع الشعب مصر و بیروت۔
۱۲۔ تفسیر طبری (جامع البیان) بتحقیق علّامه احمد شاکر، طبع مصر۔
۱۳۔ تفسیر قرطبی (الجامع لاحکام القرآن)،طبع مصر۔

۱۴۔ تفہیمات علی شرح نخبة الفکر،مولانا فضل الرحمن کلیم کاشمیری سیالکوٹ، طبع پاکستان۔
۱۵۔ جامع الاصول، ابن الاثیر، دار الافتاء الریاض، السعودیہ۔
۱۶۔ الحاوی للفتاویٰ، للسیوطی، طبع بیروت۔
۱۷۔ حیاة علی الرضاء، ڈاکٹر محمد علی البار، دار المناھل، بیروت۔
۱۸۔ حدیث کی تشریعی حیثیت، شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی، طبع لاہور، پاکستان
۱۹۔ الرد علی من کذب بالاحادیث الصحیحة الوارده فی المھدی للعّبادعبد المحسن، مطابع الرشید، مدینہ منورہ، طبع الحلبی، قاھرہ مصر۔
۲۰۔ الزواجبر للھیتمی۔ طبع بیروت۔
۲۱۔ السنن الکبریٰ، امام نسائی، طبع بیروت۔
۲۲۔ سنن نسائی، طبع بیروت، دار الفکر۔
۲۳۔ سنن ابی داؤد، بتعلیقات عزت الدعاس و عادل السید، طبع حمص شام و مع عون المعبود
۲۴۔ سنن ترمذی مع التحفہ، طبع مدنی، فوٹو بیروت۔
۲۵۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی، المکتب الاسلامی بیروت۔
۲۶۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة للالبانی، المکتب الاسلامی بیروت۔
۲۷۔ سنن ابی ماجہ، بتحقیق محمد فواد عبد الباقی، طبع بیروت، دار الفکر۔
۲۸۔ السنة و مکانتھا فی التشریع الاسلامی، ڈاکٹر مصطفیٰ الرفاعی، المکتب الاسلامی، بیروت۔
۲۹۔ شرح مسلم، للنووی، طبع بیروت۔
۳۰۔ صحیح الجامع الصغیر، للالبانی، المکتب الاسلامی، بیروت۔
۳۱۔ صحیح سنن ترمذی، للالبانی، مکتب التربیہ والتعلیم لدول الخلیج، الریاض، سعودیہ
۳۱۔ صحیح سنن نسائی، مکتب التربیہ و التعلیم لدول الخلیج، الریاض، سعودیہ۔
۳۲۔ صحیح سنن ابن ماجہ، مکتب التربیہ و التعلیم لدول الخلیج، الریاض،

سعودیه۔
۳۳۔ صحیح بخاری شریف مع فتح الباری ، دار الافتاء الریاض، و قاهره۔
۳٤۔ صحیح مسلم شریف مع النووی و ترقیم محمد فواد عبد الباقی، بیروت ۔
۳٥۔ ضعیف الجامع الصغیر المکتب الاسلامی بیروت۔
۳٦۔ ضعیف ابن ماجه للالبانی، المکتب الاسلامی بیروت۔
۳۷۔ عقیده اهل السنة و الاثر فی المهدی المنتظر ، للعباد عبد المحسن حمد ، مطابع الرشید، مدینه منوره۔
۳۸۔ عقیدة اهل الاسلام فی نزول عیسیٰ علیہ السلام ، شیخ عبد اللّٰه الغماری مکتبة القاهره ، مصر۔
۳۹۔ عقد الدرر فی اخبار المنتظر و هو المهدی بتحقیق شیخ مهیب البورینی، مکتبة المنار، الزرقاء، الاردن۔
٤۰۔ العرف الوردی فی اخبا رالمهدی، امام سیوطی(ضمن الحاوی للفتاوی للسیوطی)
٤۱۔ العلل المتناهیه للا حادیث الواهیة علّامه ابن الجوزی ، بتحقیق الشیح ارشاد الحق اثری،طبع اداره علومِ اثریه ، فیصل آباد۔
٤۲۔ عون المعبود شرح ابو داؤد ، طبع مدنی، فوٹو بیروت۔
٤۳۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری ، حافظ ابن حجر ، دار الافتاء الریاض ، و قاهره
٤٤۔ الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة، امام شوکانی ، بتحقیق علّامه عبد الرحمن المعلمی ، طبع قاهره ، مصر ۔
٤٥۔ الفتح الربانی(ترتیب وشرح مسند امام احمد الشیبانی)شیخ احمد عبد الرحمن البنا ، طبع دار الشهاب، القاهره
٤٦۔ القول المسدد فی الذب عن مسند الامام احمد، حافظ ابن حجر عسقلا نی مع مشکوٰة ، بتحقیق علّامه البانی ، المکتب الاسلامی ، بیروت ۔
٤۷۔القیامة الصغریٰ ، عمر سلیمان الاشقر ۔
٤۸۔ القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر علّامه ابن حجر هیتمی مکی،

تحقیق و تعلیق مصطفیٰ عاشور، مکتبۃ القرآن، قاھرہ۔
٤٩۔ لا مھدی ینتظر، شیخ عبد اللّٰہ بن زید آلِ محمود، طبع الدوحہ، قطر۔
٥٠۔ مجموع فتاوی اللجنۃ الدائمہ، دار الافتاء، الریاض۔
٥١۔ مجموع فتاوی و مقالات متنوعہ، سماحۃ الشیخ ابن باز، جمع و ترتیب ڈاکٹر محمد سعد الشویعر، دار الافتاء الریاض۔
٥٢۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الدار السلفیہ بمبئی، انڈیا۔
٥٣۔ مجمع الزوائد للھیثمی، طبع بیروت، دار لکتاب۔
٥٤۔ مقدمہ ابن الصلاح، فاروقی کتب خانہ ملتان۔
٥٥۔ المنار المنیف فی الصحیح و الضعیف علّامہ ابن قیم، طبع حلب، الشام۔
٥٦۔ المھدی حقیقۃ لا خرافۃ، شیخ محمد اسماعیل المقدم، مکتبۃ التربیۃ الاسلامیۃ، القاھرہ
٥٧۔ مقدمہ ابن خلدون، دار القلم بیروت۔
٥٨۔ مختصر سنن ابی داؤد للمنذری، طبع بیروت۔
٥٩۔ معالم السنن، خطابی طبع بیروت۔
٦٠۔ مشکوٰۃ المصابیح، للخطیب بتحقیق الالبانی، المکتب الاسلامی بیروت۔
٦١۔ موارد الظمآن فی زوائد صحیح ابن حبان، للھیثمی طبع بیروت۔
٦٢۔ مسند احمد، بتحقیق علّامہ احمد شاکر، دار المعارف، مصر۔
٦٣۔ نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر، حافظ ابن حجر عسقلانی، مکتبۃ الخافقین۔
٦٤۔ نظم المتناثر من الحدیث المتواتر علّامہ محمد بن جعفر الکتانی، دار المعارف، حلب، شام۔
٦٥۔ الھدی الساری، مقدمہ فتح الباری، حافظ ابن حجر عسقلانی، دار الافتاء الریاض و قاھرہ
٦٦۔ ہفت روزہ الاعتصام جلد ٥٠، شمارہ ٣، جلد ٥١، شمارہ ٢٢ ایضاً ١٦/ جنوری ١٩٩٨ء ١٧/ رمضان

۱۴۱۸ھ۔

٦٧۔ مجلہ الجامعۃ الاسلامیہ شمارہ ۴۵، ذوالقعدہ ۱۳۸۸ھ، ١٩٦٨، مدینہ منورہ۔

کتابیات: مقالہ: فرقہ مہدویہ، تاریخ وعقائد:

٦٨۔ مطالعۂ مہدویہ مولانا عبدالقوی۔

٦٩۔ الفرق المنتسبة للاسلام فی القرن العاشر الهجری، ڈاکٹر محمد کبیر چوہدری.

٧٠۔ دائرہ معارف اسلامیہ طبع لاہور۔

۷۱۔ رودِ کوثر، شیخ اکرام۔

٧٢۔ مسئلہ امام مہدی، شیخ محفوظ الرحمٰن فیضی۔

٧٣۔ جامع الاصول، شاہ قاسم۔

٧٤۔ نزهة الخواطر، شیخ عبدالحیٔ لکھنوی۔

٧٥۔ البرهان فی علامات مهدی آخر الزمان علی المنتقی جونپوری.

٧٦۔ ہزدہ آیات، عبدالغفار سجاوندی۔

٧٧۔ تعلیم الامام مہدویہ، نعمت اللہ صوفی۔

اور متعدد کتب تفسیر وحدیث ان کے علاوہ ہیں۔